﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿۔۔۔اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿۔۔۔عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

# الفضل

ہفت روزہ
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 27/اکتوبر 2017ء | 06 صفر 1439 ہجری قمری ❁ 27/اخاء 1396 ہجری شمسی | شمارہ 43

## غم اور غصہ کا گھونٹ

حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند نہیں جو انسان صبر کر کے پیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو غصے کے گھونٹ سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں جو غصّہ دبانے کے نتیجہ میں انسان پیتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 8 صفحہ 88 حدیث نمبر 34409)

## ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

**چونکہ خدا تعالیٰ کو معلوم تھا کہ انسان کو خدا بنانے کا بنیادی پتھر اوّل دمشق میں ہی رکھا گیا اِس لئے خدا نے اُس زمانہ کے ذکر کے وقت کہ جب غیرت خداوندی اس باطل تعلیم کو نابود کرے گی پھر دمشق کا ذکر فرمایا اور کہا کہ مسیح کا منارہ یعنی اُس کے نور کے ظاہر ہونے کی جگہ دمشق کی مشرقی طرف ہے۔ مطلب یہ تھا کہ مسیح موعود کا نور آفتاب کی طرح دمشق کے مشرقی جانب سے طلوع کر کے مغربی تاریکی کو دُور کرے گا۔**

’’اَب اے دوستو! یہ منارہ اس لئے طیار کیا جاتا ہے کہ تا حدیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار ہو اور نیز وہ عظیم پیشگوئی پوری ہو جائے جس کا ذکر قرآن شریف کی اِس آیت میں ہے کہ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ۔ (سورۃ بنی اسرائیل: 2) اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ مسیح کا نزول منارہ کے پاس ہوگا۔ دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے اس غرض سے ہے کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اوّل دمشق سے شروع ہوئی ہے اور مسیح موعود کا نزول اِس غرض سے ہے کہ تا تین کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ پس اِس ایما کے لئے بیان کیا گیا کہ مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہے۔ اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے وہ دمشق سے ٹھیک ٹھیک شرقی جانب پڑی ہے۔ پس اِس سے ثابت ہوا کہ یہ منارۃ المسیح بھی دمشق سے شرقی جانب واقع ہے۔ ہر ایک طالبِ حق کو چاہیے کہ دمشق کے لفظ پر خوب غور کرے کہ اِس میں حکمت کیا ہے کہ یہ لکھا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کے شرقی طرف نازل ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی قرار داد باتیں صرف امور اتفاقیہ نہیں ہو سکتے بلکہ ان کے نیچے اسرار اور رموز ہوتے ہیں وجہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی تمام باتیں رموز اور اسرار سے پُر ہیں۔ اب ہمارے مخالف گو اس دمشقی حدیث کو بار بار پڑھتے ہیں مگر وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے کہ یہ جو اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کی شرقی طرف کے منارہ کے قریب نازل ہوگا اس میں کیا بھید ہے۔ بلکہ انہوں نے محض ایک کہانی کی طرح اِس حدیث کو سمجھ لیا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ کہانی نہیں ہے اور خدا تعالیٰ لغو کاموں سے پاک ہے۔ بلکہ اس حدیث کے ان الفاظ میں جو اوّل دمشق کا ذکر فرمایا اور پھر اس کے شرقی طرف ایک منارہ قرار دیا ایک عظیم الشان راز ہے اور وہ وہی ہے جو ابھی ہم بیان کر چکے ہیں۔ یعنی یہ کہ تثلیث اور تین خداؤں کی بنیاد دمشق سے ہی پڑی تھی۔ کیا ہی منحوس وہ دن تھا جب پولوس یہودی ایک خواب کا منصوبہ بنا کر دمشق میں داخل ہوا اور بعض سادہ لوح عیسائیوں کے پاس یہ ظاہر کیا کہ خداوند مسیح مجھے دکھائی دیا اور اس تعلیم کے شائع کرنے کے لئے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ بھی ایک خدا ہے۔ بس وہی خواب تثلیث کے مذہب کی تخم ریزی تھی۔ غرض یہ شرکِ عظیم کا کھیت اوّل دمشق میں ہی بڑھا اور پھُولا اور پھر یہ زہر اَور اَور جگہوں میں پھیلتی گئی۔

پس چونکہ خدا تعالیٰ کو معلوم تھا کہ انسان کو خدا بنانے کا بنیادی پتھر اوّل دمشق میں ہی رکھا گیا اِس لئے خدا نے اُس زمانہ کے ذکر کے وقت کہ جب غیرت خداوندی اس باطل تعلیم کو نابود کرے گی پھر دمشق کا ذکر فرمایا اور کہا کہ مسیح کا منارہ یعنی اُس کے نور کے ظاہر ہونے کی جگہ دمشق کی مشرقی طرف ہے۔ اِس عبارت سے یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ منارہ دمشق کی ایک جُز ہے اور دمشق میں واقع ہے جیسا کہ بدقسمتی سے سمجھا گیا۔ بلکہ مطلب یہ تھا کہ مسیح موعود کا نور آفتاب کی طرح دمشق کے مشرقی جانب سے طلوع کر کے مغربی تاریکی کو دُور کرے گا۔ اور یہ ایک لطیف اشارہ تھا کیونکہ مسیح کے منارہ کو جس کے قریب اس کا نزول ہے دمشق کے مشرقی طرف قرار دیا گیا اور دمشقی تثلیث کو اس کے مغربی طرف رکھا اور اس طرح آنے والے زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی کی کہ جب مسیح موعود آئے گا تو آفتاب کی طرح جو مشرق سے نکلتا ہے ظہور فرمائے گا اور اس کے مقابل پر تثلیث کا چراغ مردہ جو مغرب کی طرف واقع ہے دن بدن پژمردہ ہوتا جائے گا۔ کیونکہ مشرق سے نکلنا خدا کی کتابوں سے اقبال کی نشانی قرار دی گئی ہے اور مغرب کی طرف جانا اِدبار کی نشانی۔ اور اسی نشانی کی طرف ایما کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے قادیاں کو جو مسیح موعود کا نزول گاہ ہے دمشق سے مشرق کی طرف آباد کیا اور دمشق کو اُس سے مغرب کی طرف رکھا۔ بڑا دھوکا ہمارے مخالفوں کو یہ لگا ہے کہ انہوں نے حدیث کے لفظوں میں یہ دیکھ کر کہ مسیح موعود اس منارہ کے قریب نازل ہوگا جو دمشق کی شرقی طرف ہے یہ سمجھ لیا کہ وہ منارہ دمشق میں ہی واقع ہے حالانکہ دمشق میں ایسے منارہ کا وجود نہیں اور یہ خیال نہیں کیا کہ اگر کہا جائے کہ اگر مثلاً فلاں جگہ فلاں شہر کے شرقی طرف ہے تو کیا ہمیشہ اس سے یہ مراد ہوا کرتا ہے کہ وہ جگہ اس شہر سے پیوستہ ہے؟ اور اگر حدیث میں ایسے لفظ بھی ہوتے جن سے قطعی طور پر یہی سمجھا جاتا کہ وہ منارہ دمشق کے ساتھ پیوستہ ہے اور دوسرے احتمال کی راہ نہ ہوتی تا ہم ایسا بیان دوسرے قرائن کے مقابل پر قابل قبول نہ ہوتا۔ مگر اب چونکہ حدیث پر غور کرنے سے صاف طور پر سمجھ آتا ہے کہ اس حدیث کا صرف یہ منشاء ہے کہ وہ منارہ دمشق کی شرقی طرف ہے نہ درحقیقت اُس شہر کا ایک حصّہ۔ تو دیانت سے بعید اور عقلمندی سے دُور ہے کہ خدا تعالیٰ کی اُن حکمتوں اور بھیدوں کو نظر انداز کر کے جن کو ہم نے اس اشتہار میں بیان کر دیا ہے بے وجہ اس بات پر زور ڈالا جائے کہ وہ منارہ جس کے قریب مسیح کا نزول ہے وہ دمشق میں واقع ہے۔ بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منارہ سے اُس مسجد اقصیٰ کا منارہ مُراد لیا ہے جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے یعنی مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اور عمارت بھی زیادہ کی گئی اور یہ مسجد فی الحقیقت دمشق سے شرقی طرف واقع ہے۔ اور یہ مسجد صرف اس غرض سے وسیع کی گئی اور بنائی گئی ہے کہ تا دمشقی مفاسد کی اصلاح کرے۔ اور یہ منارہ وہ منارہ ہے جس کی ضرورت احادیثِ نبویہ میں تسلیم کی گئی۔ اور اس منارۃ المسیح کا خرچ دس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔ اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لئے مدد کریں گے مَیں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے۔ اور مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر خرچ کرنا ہرگز ہرگز ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو قرض دیں گے اور مع سُود واپس لیں گے۔ کاش ان کے دل سمجھیں کہ اس کام کی خدا کے نزدیک کس قدر عظمت ہے۔ جس خدا نے منارہ کا حکم دیا ہے اُس نے اِس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مُردہ حالت میں اِسی جگہ سے زندگی کی رُوح پھونکی جائے گی اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا۔ مگر یہ فتح اُن ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی جو انسان بناتے ہیں بلکہ آسمانی حربہ کے ساتھ ہے جس حربہ سے فرشتے کام لیتے ہیں۔‘‘ ......................(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 32 تا 40۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

غیر مسلم دنیا کے نزدیک دنیا کی بدامنی اور فتنہ وفساد کی وجہ صرف اسلام کی تعلیم اور مسلمان ہیں جبکہ حقیقت میں اسلام کی تعلیم ہی حقیقی امن کی ضامن ہے اور دنیا کی سلامتی کی ضامن ہے۔ اسلام کے لفظ میں ہی سلامتی اور امن کا پیغام ہے جو بلا تخصیص، بغیر کسی فرق کے، بغیر کسی امتیاز کے، ہر ایک کو امن اور سلامتی دینا چاہتا ہے۔

## قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے عالمگیر امن وسلامتی کے قیام کے لئے اسلام کی عظیم الشان تعلیم کا خوبصورت اور دلآویز تذکرہ

اگر کوئی مسلمان اس تعلیم پر عمل نہیں کرتا تو یہ اس کے عمل کا قصور ہے نہ کہ تعلیم کا۔ غیر مسلم جو ہیں اسلام کی تعلیم کو بغیر سوچے سمجھے غلط کہتے ہیں اور استہزاء کرتے ہیں۔ حقیقت میں تو وہ لوگ ہیں جو دنیا کے امن کو برباد کر رہے ہیں نہ کہ اسلام کی تعلیم۔ پس اسلام کی تعلیم کو موردِ الزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ سچا امن روحانیت کے بغیر قائم ہو ہی نہیں سکتا۔

دنیا کا بہترین اسلحہ غیر مسلم ممالک میں تیار ہوتا ہے۔ اگر مسلم ممالک استعمال کر رہے ہیں تو ان ممالک سے لے کر اور اگر شدت پسند گروہ اسلام کے نام پر یہ استعمال کر رہے ہیں تو ان سے لے کر ہی کر رہے ہیں اور یہی اپنی تجارتوں کے لئے ان کو اسلحہ بیچتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ بدقسمتی ہے اس زمانے میں کہ آج وہی مسلمان کہلانے والے ان لوگوں سے جو ایک طرف اسلام کو بدنام کر رہے ہیں ان سے اسلحہ لے کر اپنے ہی مسلمانوں کے خلاف بھی لڑ رہے ہیں اور غیروں کے خلاف بھی لڑ رہے ہیں اور یوں دنیا کا امن برباد کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔

فتنہ پرداز قوموں کو لڑانے کا بھی باعث بن جاتے ہیں۔ پس اسلام فتنہ پرداز کو بھی سزا دینے کی تلقین کرتا ہے۔ فتنہ پرداز گھروں کے امن اور سکون کو بھی برباد کرتے ہیں اور قوموں کے امن اور سکون کو بھی برباد کرتے ہیں۔ آجکل دنیا میں جو سیاسی جوڑ توڑ ہے یہ فتنہ ہی ہے۔ اور کیا چیز ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ یہ لوگ جو فتنہ کی آگ سے قوموں کو تباہ کر رہے ہیں اور بڑی ہوشیاری سے امن کے نام پر کر رہے ہیں دراصل یہ قاتل ہیں اور ان کو قتل کی سزا ملنی چاہئے۔ ایسے لوگوں کو قرار واقعی سزا دینی چاہئے۔

اسلام کی تعلیم بھی جب تک اصلی حالت میں دنیا میں قائم رہی امن اور سلامتی بھی دنیا کو ملتی رہی لیکن جب بدقسمتی سے مسلمان اسے بھول گئے تو ظالم بھی سب سے زیادہ مسلمان ہی بن گئے۔ اسلام کے امن وسلامتی کے حوالے سے بڑی تفصیلی تعلیم ہے۔ چند باتوں کا میں نے یہاں ذکر کیا ہے۔ اسلام کی تعلیم ہی وہ تعلیم ہے جو تمام مذاہب کے ساتھ بھی امن اور سلامتی سے رہنا سکھاتی ہے۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جو قوموں کے درمیان امن قائم کرنا بھی چاہتی ہے اور سکھاتی ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے جو ہر سطح پر آپس میں محبت اور پیار سے رہنا سکھاتی ہے۔ اگر اس تعلیم کو نہ سمجھنے والے اور نہ ماننے والے اپنی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے اس تعلیم پر الزام لگاتے ہیں اور اسے محبت، پیار اور بھائی چارے اور امن اور سلامتی کے دائرے سے باہر نکالنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کو یہی کہا جاسکتا ہے کہ اپنے عملوں کو صحیح کرو اور اپنی جہالت اور تعصّب کی آنکھوں کو صاف کرو اور اس میں حقیقی نور داخل کرو جو خدا تعالیٰ کے قرب سے ملتا ہے۔ آج جو دنیا کی حالت ہے اور جس تباہی کی طرف دنیا بڑھ رہی ہے اس میں بہتری پیدا کرنے اور تباہی سے بچانے کے لئے بس ایک ہی راستہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو جو انسانوں کو تباہی سے بچانے کے لئے اپنی رحمت اور سلامتی کے سائے تلے لانے کے لئے ہمیں بلا رہا ہے۔ اب دنیا چاہے جتنے نظام آزمالے کوئی نظام، کوئی قانون، کوئی معاہدہ، کوئی کوشش دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے نہیں بچاسکتی۔

پس مَیں دنیا والوں کو کہتا ہوں کہ اے دنیا والو! جو سلامتی اور امن کی تلاش میں ہو اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرنے کی بجائے آؤ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی آواز کو سنو جسے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو تباہی سے بچانے اور اپنی ناراضگی سے بچانے کے لئے بھیجا ہے۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 30رجولائی 2017ء بروز اتوار سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

میں جب بھی کسی ایسے پروگرام میں شامل ہوتا ہوں جس میں غیر مسلم بھی بلائے گئے ہوں اور وہاں جب اسلام کی خوبصورت اور پُرامن تعلیم پیش کی جاتی ہے تو اکثریت حیران ہوتی ہے کہ کیا حقیقت میں یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ اور یہ ردّ عمل، یہ اظہار کسی ایک ملک کے رہنے والوں کا نہیں ہے بلکہ بلاتخصیص ہر ملک میں یہی اظہار ہوتا ہے۔ اور آجکل جبکہ مختلف ممالک میں ہماری جماعتیں اپنے نظام کے تحت اسلام کی امن اور سلامتی کی تعلیم کے پمفلٹ تقسیم کر رہی ہیں جیسا کہ کل بھی مَیں نے رپورٹ میں بتایا تھا کہ اب لاکھوں کی تعداد میں یہ پمفلٹ تقسیم ہو رہے ہیں۔ تو وہاں ہر ایک کا یہی اظہار ہوتا ہے کہ حیرت ہے کہ میڈیا تو ہمیں اسلام کے متعلق کچھ اور بتاتا ہے اور آپ اس سے بالکل مختلف باتیں کر رہے ہیں۔

میڈیا نے چند شدت پسند گروہوں کے عمل کو لے کر دنیا میں اسلام کو بحیثیت مذہب اس قدر بدنام کر دیا ہے کہ افریقہ کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگ بھی یہی اظہار کرتے ہیں اور امریکہ کے رہنے والے لوگ بھی یہی اظہار کرتے ہیں۔ ساؤتھ امریکہ کے جزائر کے رہنے والے، آسٹریلیا کے لوگ، یورپ کے لوگ جاپان کے لوگ، غرض غیر مسلم دنیا کے نزدیک دنیا کی بدامنی اور فتنہ و فساد کی وجہ صرف اسلام کی تعلیم اور مسلمان ہیں جبکہ حقیقت میں اسلام کی تعلیم ہی حقیقی امن کی ضامن ہے اور دنیا کی سلامتی کی ضامن ہے۔ اسلام کے لفظ میں ہی سلامتی اور امن کا پیغام ہے جو بلا تخصیص، بغیر کسی فرق کے، بغیر کسی امتیاز کے، ہر ایک کو امن اور سلامتی دینا چاہتا ہے۔

اسلام کی تعلیم وہ خوبصورت تعلیم ہے جو ہر قسم کے احساس کمتری و برتری اور فرق کو ختم کر کے کہتی ہے کہ سب انسان برابر ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان فرمایا کہ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر اور گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 760 حدیث 23885 حدیث رجل من اصحاب النبی ﷺ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) بحیثیت انسان سب برابر ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کا خطاب دے کر تمام انسانوں کے لئے بالخصوص امن اور سلامتی کا ضامن بنا دیا۔ جو شخص عالَم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ اس کی تعلیم اور اس کا عمل دنیا کے امن اور سلامتی کو برباد کرنے والا ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلام اُس خدا پر یقین رکھتا ہے جو ربّ العالمین ہے۔ جو کائنات کی ہر چیز کو پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہے۔ جو تمام مذاہب کے ماننے والوں کا ربّ ہے۔ بلکہ جو خدا کو نہیں مانتے ان کی بھی دنیاوی ضروریات مہیا کرنے والا اور انہیں امن دینے والا ہے۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو کہتا ہے کہ ہر مذہب کی بنیادی تعلیم جس خدا کا تصور پیش کرتی ہے حقیقت میں وہ ایک ہی خدا ہے جو کہتا ہے کہ ہر چیز کا مہیا کرنے والا مَیں ہوں۔ مختلف مذاہب نے اپنے مذہب کے نبی کی زبان کے مطابق اس کے مختلف نام رکھ لئے ہیں اور اس وجہ سے بعض سمجھتے ہیں کہ خدا اَور ہے اور اس وجہ سے اختلاف بھی پیدا ہوا ہے۔ اسلام نے واضح طور پر فرمایا کہ لڑنے کی ضرورت نہیں۔ مذہب کے نام پر گردنیں کاٹنے کی ضرورت نہیں۔ خدا ایک ہی ہے جو یہودیوں کا بھی خدا ہے، عیسائیوں کا بھی خدا ہے،

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

# مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر 470**

## مکرم لقمان ابراہیم صاحب (1)

مکرم لقمان ابراہیم صاحب کا تعلق سیریا سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1980ء میں ہوئی اور انہیں 2013ء کی ابتدا میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

میری پیدائش ترکی کی سرحد پر واقع سیرین علاقہ عفرین کی ایک بستی کے ایک کردی گھرانے میں ہوئی۔ میرے والد صاحب علاقے کی مسجد کے خطیب اور امام تھے۔ میری تربیت شروع سے ہی اہل سنّت کے عقائد کے مطابق ہوئی اور میں بھی علاقے کے دیگر لوگوں کی طرح اپنے والد صاحب کے ہر قول اور جملے کو ان کے امام ہونے کی وجہ سے من وعن قبول کرتا تھا۔

### میرا بیٹا نیک انسان بنے گا!

یہ محض خدا کا فضل ہے کہ بچپن ہی سے مجھے سچائی سے محبت اور نیکیوں کی جستجو رہتی تھی۔ انہی عادتوں کی بنا پر مجھے کردی زبان میں تو کالہ کے نام سے پکارتے تھے جس کا مطلب ہے کہ جو سادہ اور خدا پر توکل کرنے والا ہو، جو سچا ہو اور جسے ہیر پھیر نہ آتی ہو۔

ہمیں والد صاحب نے بچپن ہی سے نماز کا طریق اور دیگر اسلامی احکام اور تاریخ سے آگاہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ وہ اکثر اداب وآداب سکھانے کے لئے احادیث نبویہ اور قصص انبیاء بیان کیا کرتے تھے۔ ایک بار انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ کے ہاتھوں پہنچنے والی ایذا کا تذکرہ کیا۔ یہ نہایت دردناک داستان تھی جسے سن کر میں بہت غمگین ہوگیا۔ اس مجلس کے بعد میں سویا تو خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے سفید رنگ کا لمبا جبہ زیب تن کیا ہوا تھا اور اس کے اوپر سبز رنگ کا گاؤن تھا نیز سبز رنگ کا ہی عمامہ پہنا تھا اور ہاتھ میں عصا تھا۔ میں نے دیکھا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوزانو بیٹھا ہوں اور آپ مجھے نصائح فرمارہے ہیں۔ جاگنے پر مجھے آپ کی نصائح تو یاد نہ رہیں تاہم میں آپ کی زیارت کی وجہ سے بہت خوش تھا۔

نہ جانے کیوں میں نے اس رؤیا کے بارہ میں کسی کو نہ بتایا۔ لیکن ایک بار والد صاحب اسی قسم کے امور کے بارہ میں بات کر رہے تھے تو میں نے ڈرتے ہوئے اس رؤیا کا ذکر کر دیا۔ اس پر وہ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ تم ڈرو نہیں اس لئے کہ تمہیں واقعی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے کیونکہ شیطان آپ کا روپ نہیں دھار سکتا۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ میرا بیٹا مستقبل میں نیک متقی اور پارسا انسان بنے گا۔ اسی رؤیا کی بناء پر والد صاحب نے حلب شہر میں مجھے شریعت کے علوم پڑھانے اور پھر جامعۃ ازہر میں تعلیم دلوانے کی خواہش کا اظہار کیا لیکن میری والدہ صاحبہ نے اس کی مخالفت کی اور یوں میں نے انجینئرنگ پڑھی اور پھر فوج میں کچھ عرصہ ملازمت کرنے کے بعد جب سیریا کے حالات خراب ہوئے تو وہاں سے ہجرت کر لی۔

### مروجہ عقائد اور خرافانہ تصورات

عقائد کے حساب سے ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسمانی طور پر آسمان سے نزول کے قائل تھے۔ اسی طرح آخری زمانے کی نشانیوں پر بھی روایتی ایمان تھا۔ چونکہ ان کی تشریحات نہایت عجیب وغریب تھیں یہاں تک کہ ان کے تصور کو یکجا کرنے سے کسی فلم کا سا گمان ہوتا تھا۔ تاہم ان امور کے بارہ میں ہم زیادہ بات نہیں کرتے تھے کیونکہ یہ بات بھی زبان زدعام تھی کہ ان امور کے بارہ میں زیادہ باتیں کرنا کفر کا باعث بنتا ہے۔ شاید اس بات کو پھیلانے کی وجہ یہ تھی کہ علماء کو ان نشانیوں کی حقیقی تفسیر کا علم نہ تھا اور روایتی تفسیر اسے خرافانہ رنگ دیتی تھی اس لئے یہ بات مشہور کردی گئی تھی کہ ان امور کے بارہ میں باتیں کرنے والا کافر ہوجاتا ہے۔ **واللہ اعلم بالصواب۔**

دجال اور اس کے گدھے کا تصور بھی عجیب تھا۔ ہم اکثر سن کر حیران ہوتے تھے کہ ایک گوشت پوست کے گدھے کے منہ اور دُبر سے آگ کیسے نکل سکتی ہے؟

پھر یاجوج وماجوج کا تصور بھی عجیب تھا۔ ایسی مخلوق جس کے بارہ میں مشہور تھا کہ وہ اتنی چھوٹی ہے کہ چنے کا پودا بھی انہیں سایہ دینے کے لئے کافی ہوگا۔ لیکن دوسری طرف ان کی طرف ایسی بات منسوب کی جاتی کہ جو بظاہر ناممکن نظر آتی تھی۔ یعنی یہ کہ وہ تمام سمندروں کا پانی پی جائیں گے حتی کہ زمین پر پانی کا ایک قطرہ بھی نہ رہے گا۔

ہم ان امور کو من وعن تسلیم کرتے تھے اور ان کے بارہ میں کبھی بحث نہ کرتے تھے تاکہیں ایسا نہ ہو یہ باتیں ہمیں اسلام سے ہی نکالنے کا باعث نہ ٹھہر جائیں۔ یا ان کی بنا پر ہم پر فتویٰ تکفیر ہی نہ لگ جائے۔

جوانی میں پہنچ کر ہم نے دیکھا کہ کئی لوگ ان امور پر اعتراضات کرتے ہیں۔ وہ ہمارے والد صاحب کے سامنے بھی ایسے اعتراضات رکھتے تاہم والد صاحب کے پاس ان کے تسلی بخش جواب نہ تھے۔ یہ حالت دیکھ کر ہمارا ایمان بھی دھیرے دھیرے کمزور ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ میں نے دینی امور کے بارہ میں سوچنا بھی چھوڑ دیا اور نماز روزہ کی پابندی بھی محض ایک ظاہری صورت پر ہی رہ گئی۔ میری عمر کے دیگر لوگوں کا حال اس سے بھی بدتر تھا کیونکہ وہ دینی امور میں دلچسپی لینے اور صوم وصلوٰۃ کی پابندی کو جنون خیال کرتے تھے۔

اس صورتحال کی وجہ سے مجھے یہ احساس ہوگیا تھا کہ کہیں نہ کہیں کوئی غلطی ضرور ہے۔ اس وقت ہم ایک مولوی محمد سعید رمضان البوطی کی علمیت کے قائل تھے کیونکہ وہ تمام علماء میں سے زیادہ عقل کی بات کرتے تھے۔ لیکن ان مذکورہ بالا امور کے بارہ میں ان کی خاموشی ہمارے لئے مزید وساوس میں مبتلا کرنے کا باعث تھی۔

### انمول خزانہ

ایم اے کے امتحانات کے بعد میں چھٹیاں گزارنے کے لئے بستی میں اپنے آبائی گھر آ گیا۔ احمد نامی میرا ایک چھوٹا بھائی ہے جو زیادہ پڑھا لکھا تو نہیں لیکن خدا کے فضل سے بہت ذہین اور سمجھدار ہے اور دیگر بہن بھائیوں کی نسبت میرے زیادہ قریب ہے۔ ایک روز میں عصر کے بعد اس کے ساتھ ٹی وی کے سامنے بیٹھا تھا کہ اس نے کہا کہ ایک نیا ٹی وی چینل کھلا ہے جس پر بات کرنے والوں کی باتیں عام معروف طریق سے ہٹ کے ہیں لیکن عقل ومنطق کے عین مطابق لگتی ہیں۔ میں نے کہا کہ ان کو دیکھ اور سن کے فیصلہ کرتے ہیں۔ یہ ایم ٹی اے تھا اور اس وقت اس پر مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کا ایک پروگرام چل رہا تھا جس میں وہ حقیقتِ جنت وجہنم کے بارہ میں گفتگو فرمارہے تھے۔ ان کی باتیں سن کر میں بہت متاثر ہوا۔ نیز ان کے چہرے کے خدوخال اور اس پر پھیلے ہوئے صدق کے آثار نے بھی مجھے بہت متاثر کیا۔ اس پروگرام کے آخر پر جماعت کی ویب سائٹ کا ایڈریس لکھا ہوا تھا جسے جلدی سے میں نے ایک کاغذ پر لکھ کر جیب میں ڈال لیا۔ بستی میں انٹرنیٹ نہیں تھا اس لئے چھٹیاں ختم ہونے پر جب میں واپس دمشق آیا تو رات کو لیپ ٹاپ کھول کر جماعت کی ویب سائٹ تلاش کی اور کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد وہاں سے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کا عربی ترجمہ ڈاؤن لوڈ کرلیا۔ شاید اس کتاب کے فوری مطالعہ کا میرا کوئی ارادہ نہ تھا لیکن جب میں نے اسے پڑھنا شروع کیا تو پھر اسے ختم کرنے سے پہلے چھوڑ نہ سکا۔ اس کتاب نے تو میرا دل موہ لیا تھا۔ میں نے زندگی میں کبھی کسی انسان کی تالیف کردہ کتاب میں اس قدر دلچسپی اور جذب محسوس نہ کیا تھا جس قدر مجھے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کے مطالعہ میں محسوس ہوا۔ میں اس شخص کی طرح خوش تھا جسے علوم کا کوئی انمول خزانہ مل گیا ہو۔

اگلے روز میں ڈیوٹی پر گیا تو سارا دن یہی خیال آتا رہا کہ کب چھٹی ہو اور کب میں واپس جاکر جماعت کی عربی ویب سائٹ سے کوئی اور کتاب ڈاؤن لوڈ کرکے مطالعہ کروں۔ چنانچہ اس شام کو واپسی پر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب ''الہام، عقل، علم اور سچائی'' کا عربی ترجمہ ڈاؤن لوڈ کیا اور چاردن کے مسلسل مطالعہ کے بعد اس ضخیم کتاب کو بھی پڑھ لیا۔ اس کتاب کو پڑھ کر میری خوشی میں مزید اضافہ ہوا۔

اس کے بعد میں نے ویب سائٹ سے قصص الانبیاء کی فائلیں لیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ پڑھا۔ اس میں حضرت سلیمانؑ کے جنوں کی حقیقت کو پڑھتے ہوئے نصف شب کے وقت میری کیفیت عجیب تھی۔ میں کبھی اپنی سادگی بلکہ بے وقوفی پر ہنستا تھا کیونکہ جنوں کے بارہ میں میرا سابقہ عقیدہ نہایت مضحکہ خیز تھا۔ اور کبھی روتا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ صحیح تفسیر پڑھنے کی توفیق نہ دیتا تو میں اسی گمراہی کی حالت میں ہی مرجاتا۔

### علمی خزانہ پھیلانے کی خواہش

علوم ومعارف کے خزانے سے تعارف کے بعد میرے دل میں اس بات کی شدید خواہش پیدا ہوئی کہ میں ان علوم کے بارہ میں دوسرے لوگوں کو بھی بتاؤں۔ لیکن میں تو فوج میں تھا اور سیرین فوج میں دینی امور کے بارہ میں باتیں کرنا قانونا منع تھا اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو جیل بھیج دیا جاتا تھا۔ اس کے باوجود میں نے بعض ایسے دوستوں کو چنا جن کے بارہ میں مجھے یقین تھا کہ وہ بات سنیں گے اور کسی سے اس کا تذکرہ نہیں کریں گے۔ میں نے انہیں قصص الانبیاء سنائے اور کئی غلط مروّجہ تصورات اور تفاسیر کا رد کیا۔ اسی طرح کئی احادیث اور آخری زمانے کی احادیث میں مذکور علامات کی احمدی تشریح بیان کی تو وہ مجھ سے پوچھنے لگ گئے کہ تم نے یہ باتیں کہاں سے سیکھی ہیں؟ اور دینی امور میں تمہارے پاس کونسی ڈگری ہے؟ حقیقت یہ تھی کہ دینی امور کے بارہ میں پڑھتے ہوئے مجھے صرف دو ماہ کا عرصہ ہوا تھا لیکن ان دو ماہ میں احمدیت نے مجھے اس قدر علوم سے واقف بنا دیا تھا کہ لوگ مجھے علّامہ سمجھنے لگ گئے تھے۔

### بھائی کی تحقیق میں شمولیت

میرا یہ مشغلہ بن گیا تھا کہ جہاں بیٹھتا احمدیت کی ویب سائٹ سے اخذ کردہ علوم ومفاہیم کو بیان کرنا شروع کردیتا۔ محض دو ماہ کے مطالعہ کے بعد میں ایک نئی منطق اور نئی روح کے ساتھ دینی امور کے بارہ میں باتیں کررہا تھا۔ اسی خوشی کی حالت میں میں نے اپنے بھائی احمد کو فون کرکے دمشق آنے کو کہا۔ دو دن کے بعد جب وہ آیا تو میں نے اس کے لئے لیپ ٹاپ خریدا اور اسے انٹرنیٹ استعمال کرنا سکھایا اور سمجھا دیا کہ جماعت کی ویب سائٹ سے کتب کیسے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں۔ وہ ایک ہفتہ تک میرے پاس رہا اور دن رات وہ جماعت کی کتب کے مطالعہ میں مصروف رہا۔ رات کو جب ہم بیٹھتے تو مختلف امور کے بارہ میں گفتگو کرتے اور اپنے سابقہ غلط خیالات کی فرسودگی اور اپنی بیوقوفی پر کبھی ہنستے اور کبھی افسوس کرتے۔

واپس جاکر میرا بھائی والد صاحب کے ساتھ نیز گھر میں افراد خانہ کے ساتھ اور بستی کے لوگوں سے نئے مفاہیم کی روشنی میں بات کرنے لگ گیا۔ جبکہ میں دمشق میں ہر کسی سے ان امور کے بارہ میں بات کرنا چاہتا تھا۔ گو ہمارا علم محدود تھا لیکن عقل ومنطق کے مطابق مضبوط دلائل نے ہماری باتوں کو قولِ بلیغ بنا دیا تھا۔ ان ایام میں کوئی عجیب خدائی تائید بھی شامل حال تھی کہ جو بھی سوال ذہن میں آتا، اس کا جواب ڈھونڈنے کے لئے جماعت کی ویب سائٹ کھولتے اور اکثر اسی سوال کا جواب سامنے ہوتا تھا۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کوئی فرشتہ ہمیں اس کتاب کو پڑھنے کی طرف متوجہ کرادیتا تھا جس میں ہمارے سوال کا کافی وشافی جواب ہوتا تھا۔

### والد صاحب کا موقف

کچھ عرصہ کے بعد میں چھٹی پر گھر گیا تو میں نے اپنے والد صاحب کے ساتھ ان مفاہیم کی روشنی میں سب سے پہلے جنّوں کی حقیقت کے بارہ میں بات شروع کردی۔ میرے والد صاحب بستی کے واحد عالم اور امام مسجد تھے اور ان سے دینی امور کے بارہ میں بحث کرنے کی ہمیں کبھی جرأت نہ ہوئی تھی۔ جب میرے ایک بھائی نے مجھے والد صاحب کے ساتھ اس جوش سے بحث کرتے ہوئے دیکھا تو مجھے روکنے کی کوشش کی۔ ایسے میں میرے والد صاحب نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا کہ اسے بولنے دو۔ یہ آیات قرآنیہ کی روشنی میں بات کررہا ہے اور نہایت معقول باتیں کررہا ہے جبکہ تمہیں تو قرآن کی ایک آیت بھی نہیں آتی۔ الحمد للہ کہ جماعتی علوم کی وجہ سے رفتہ رفتہ ہمارے گھر کا چار اردگرد کے علاقے میں بھی ہوگیا اور جب بھی اسلام پر کوئی اعتراض ہوتا یا کسی کو کوئی مسئلہ سمجھ نہ آتا تو وہ ہمارے پاس ہی آتا۔ اور یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ آج تک جاری ہے۔

(مکرم لقمان صاحب کی بیعت اور بعد کے بعض واقعات کا تذکرہ اگلی قسط میں کیا جائے گا۔)

(باقی آئندہ)..................

# آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں غلط نظریات کی تردید

سیّد میر محمود احمد ناصر

## (قسط پنجم)

❁ آجکل کے نام نہاد علماء نے مسلمان ممالک میں اور مسلمان ممالک سے باہر بھی قتل وغارت کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے وہ کلیۃً قرآن کی تعلیم اور ہمارے نبی ﷺ کے اُسوہ سے متضاد ہے۔ قرآن شریف واضح طور پر فرماتا ہے۔ فَاِنِ اعۡتَزَلُوۡكُمۡ فَلَمۡ يُقَاتِلُوۡكُمۡ وَ اَلۡقَوۡا اِلَيۡكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَـكُمۡ عَلَيۡهِمۡ سَبِيۡلًا۔ (النساء:91) اگر مخالف لوگ تم سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں اور تم سے جنگ نہیں کرتے اور تمہارے سامنے صلح کی پیش کش کرتے ہیں تو اللہ نے تمہارے لئے ان کے خلاف کسی اقدام کا جواز نہیں رکھا۔ اور اس سے اگلی آیت میں واضح طور پر فرماتا ہے: فَاِنۡ لَّمۡ يَعۡتَزِلُوۡكُمۡ وَ يُلۡقُوۡۤا اِلَيۡكُمُ السَّلَمَ وَ يَكُفُّوۡۤا اَيۡدِيَهُمۡ فَخُذُوۡهُمۡ وَاقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡهُمۡ ۚ وَ اُولٰٓـئِكُمۡ جَعَلۡنَا لَـكُمۡ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنًا مُّبِيۡنًا۔ (النساء :92)۔ اگر وہ تم سے کنارہ کشی اختیار نہ کریں اور تمہارے آگے صلح کی پیشکش نہ کریں اور نہ (تم پر حملہ کرنے سے) اپنے ہاتھ روکیں تو پھر جہاں بھی ان سے مڈھ بھیڑ ہو ان کو قتل کرو۔ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ ہم نے تم کو ان کے خلاف کھلا کھلا غلبہ عطا کیا ہے۔ قرآن مجید کے اتنے واضح احکامات کے باوجود آج کی دنیا میں نام نہاد علماء کے فتاویٰ کے نتیجہ میں مسلمان معصوم اور بیگناہ عورتوں اور بچوں کو تہ تیغ کر رہے ہیں۔

جبکہ قرآن مجید کا واضح ارشاد ہے کہ وَمَا كَانَ لِمُؤۡمِنٍ اَنۡ يَّقۡتُلَ مُؤۡمِنًا اِلَّا خَطَـئًا (النساء:93) کہ کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کردے مگر غلطی سے۔ مگر غلطی سے قتل کرنے کی صورت میں بھی قاتل کو گردن آزاد کرنے اور دیت دینے یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے کا حکم ہے۔ لیکن اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو ارادۃً اور عمداً قتل کرتا ہے تو اس کے بارہ میں سخت تنبیہ ہے۔ فرماتا ہے: وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَـنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا۔ (النساء:94)۔ جو کوئی قصداً اور ارادۃً کسی مومن کو قتل کرتا ہے تو اس کی سزا جہنّم ہے جس میں وہ رہ پڑنے والا ہوگا اور اللہ کا اس پر غضب ہوگا اور اس کی لعنت ہوگی۔ اور اللہ نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

❁ اُمّت مسلمہ کے باہمی جنگ و جدل اور بعض مسلمانوں کے ایسے غیر مسلموں پر جنہوں نے مسلمانوں پر ہاتھ نہیں اٹھائے، حملہ کرنے کی بنیادی وجہ قرآن کی اس محکم تعلیم پر عمل نہ کرنا ہے جس تعلیم میں بڑے زور کے ساتھ عدل و انصاف کے تقاضے کو پورا کرنے کی تاکید ہے۔ سورۃ النساء میں فرماتا ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ۔ (النساء:135) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مضبوطی سے انصاف کے علمبردار ہو جاؤ۔ پھر فرماتا ہے فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰٓى اَنۡ تَعۡدِلُوۡا۔ (النساء:135) کہ خواہشاتِ نفس کی پیروی میں عدل کا دامن نہ چھوڑو۔

کیا آج کل کے یہ نام نہاد علماء کہہ سکتے ہیں کہ معصوم عورتوں اور بیگناہ بچوں کے قتل کے بارہ میں ان کے فتاویٰ قسط و عدل پر مبنی ہیں؟

❁ نام نہاد علماء کا یہ بھی فتویٰ ہے کہ جو شخص ایک دفعہ مسلمان ہو کر پھر اپنے دین سے مرتد ہو جائے وہ واجب القتل ہے مگر یہ علماء اپنے فتویٰ کی تائید میں ایک آیت بھی پیش نہیں کر سکتے۔ اور سورۃ النساء کی یہ آیت کہ: اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ ازۡدَادُوۡا كُفۡرًا لَّمۡ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَـغۡفِرَ لَهُمۡ وَلَا لِيَـهۡدِيَهُمۡ سَبِيۡلًا۔ (النساء:137) کہ جو لوگ ایمان لائے۔ پھر انہوں نے کفر کیا۔ پھر ایمان لائے۔ پھر انہوں نے کفر کیا۔ اور نہ صرف کفر کیا بلکہ اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اللہ ان کی مغفرت نہیں کرے گا اور نہ ان کو ہدایت دے گا۔

ایسے شرارت کرنے والے مرتدین کو بھی قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ حالانکہ وہ بار بار ارتداد کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اگر مرتد کی سزا قتل ہے تو وہ پہلے مرحلہ پر ہی قتل کی سزا پا کر راہیٔ ملکِ عدم ہوتے۔ ان کے بار بار مرتد ہونے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

❁ نام نہاد علماء کفر اختیار کرنے والوں اور دین کا تمسخر اڑانے والوں کے بارہ میں مسلمانوں کو انگیخت کرتے ہیں کہ ان کے خلاف فوراً تلوار اٹھائیں اور ان کے خون سے زمین سرخ کردیں۔ مگر قرآن فرماتا ہے وَقَدۡ نَزَّلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الۡكِتٰبِ اَنۡ اِذَا سَمِعۡتُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكۡفَرُ بِهَا وَيُسۡتَهۡزَاُ بِهَا فَلَا تَقۡعُدُوۡا مَعَهُمۡ حَتّٰى يَخُوۡضُوۡا فِىۡ حَدِيۡثٍ غَيۡرِهٖ ۖ اِنَّكُمۡ اِذًا مِّثۡلُهُمۡ۔ (سورۃ النساء :141) کہ تمہارے لئے اللہ نے کتاب میں یہ ارشاد نازل فرمایا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا تمسخر اڑایا جا رہا ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اور بات میں مصروف ہو جائیں۔ اگر تم ایسا کرو تو تم ان جیسے ہو۔

اب دیکھئے کہ مسلمانوں کو ان کی مجلس میں اس وقت تک بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے جب تک وہ آیات اللہ کا انکار کرتے اور ان کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ جب وہ دوسری بات میں لگ جائیں تو مضائقہ نہیں۔ مگر ان نام نہاد علماء کا تو یہ فتویٰ ہے کہ ایسے انکار کرنے والوں اور تمسخر اڑانے والوں کو فوری طور پر تہ تیغ کردیا جائے۔ ان کے پاس دوسری باتوں کے کرنے کے وقت بیٹھنے کا تو کوئی موقعہ ہی نہیں ملتا۔

❁ اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بلند آواز سے بُری بات کو پسند نہیں کرتا۔ فرماتا ہے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الۡجَـهۡرَ بِالسُّوۡٓءِ مِنَ الۡقَوۡلِ۔ (سورۃ النساء:149) مگر آج کے مولوی معصوم اور بے گناہ عورتوں، بچوں کی گردنیں کٹواتے ہیں اور اللہ کا خوف نہیں کرتے۔ مکہ والوں نے آپ ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ اور صحابیاتؓ پر کیا کیا ظلم نہیں کئے اور یہ ظلم کم نہیں تھا کہ ان کو مسجد حرام سے روکتے تھے جو مسلمانوں کو حد درجہ عزیز تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ صَدُّوۡكُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا۔ (سورۃ المائدۃ:3) کہ اس قوم کی دشمنی کا سلوک جنہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم بھی زیادتی کرنے لگو۔ اب دیکھئے یہ شفقت بھرا حکم اور دوسری طرف آج کے مولوی صاحبان کے فتاوٰی جو معصوموں کی گردن کاٹنے والوں کو 70 حوروں کا وعدہ دیتے ہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اہل کتاب سے معاشرتی تعلقات کی واضح اجازت دیتا ہے اور فرماتا ہے وَطَعَامُ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ حِلٌّ لَّـكُمۡ ۖ وَطَعَامُكُمۡ حِلٌّ لَّهُمۡ ۖ وَالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الۡمُؤۡمِنٰتِ وَالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ (سورۃ المائدۃ:6) کہ ان لوگوں کا کھانا جن کو کتاب دی گئی تمہارے لئے جائز ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے جائز ہے۔ اور پاکدامن مومن عورتیں اور وہ پاکدامن مسلمان عورتیں جو ان میں سے ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی جائز ہیں۔ اب دیکھئے کہ یہ نام نہاد علماء جن عورتوں کو تہ تیغ کرنے کا فتویٰ جاری کرتے ہیں اور صرف فتویٰ نہیں بلکہ عملاً بھی ان کا خون بہا رہے ہیں قرآن شریف مسلمانوں کو ان سے شادی کی اجازت دیتا ہے۔

❁ آج کل جو کم علم مسلمان، علماء کے فتووں کے زیر اثر آ کر چھوٹے چھوٹے بچوں کا خون کرتے ہیں۔ بے گناہ عورتوں مردوں کا قتل عام کرتے ہیں۔ کیا ان کے علماء قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نہیں پڑھتے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۖ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ۔ (سورۃ المائدۃ:9) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم اللہ کے لئے انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے ایستادہ ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ عدل و انصاف نہ کرو۔ تم عدل و انصاف کرو جو تقویٰ کے سب سے قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور یہ غلط فہمی نہ رہے کہ اللہ کو تمہارے کاموں کا علم نہیں۔ اللہ یقیناً اس سے جو تم کرتے ہو خوب آگاہ ہے۔

کیا معصوم مردوں، عورتوں اور بچوں کا جو بے قصور ہیں خون بہانا اور گھروں اور سامان معیشت کو تباہ کرنا عدل و انصاف کے خلاف نہیں؟ تو پھر کیا یہ لوگ اس خدائی حکم کی صریح نافرمانی نہیں کر رہے؟

❁ آجکل کے یہ نام نہاد علماء مظلوم صحابہؓ کی دفاعی جنگوں سے اپنے ظالمانہ اعمال کو جواز دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ نہیں دیکھتے کہ صحابہؓ نے کیسے کیسے ظلم برداشت کئے، اُس ظالمانہ بستی سے ہجرت کی اور پھر خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں جب ان کو دفاعی جنگ کی اجازت دی تو انہوں نے اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن، کئی گنا مسلّح دشمن کا مقابلہ کیا۔ قرآن واضح طور پر یہ کہتا ہے کہ حملوں کی ابتدا مسلمانوں کی طرف سے نہیں بلکہ دشمنوں کی طرف سے ہوئی۔ جیسا کہ فرماتا ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ هَمَّ قَوۡمٌ اَنۡ يَّبۡسُطُوۡۤا اِلَيۡكُمۡ اَيۡدِيَهُمۡ فَكَفَّ اَيۡدِيَهُمۡ عَنۡكُمۡ۔ (سورۃ المائدۃ:12)

❁ یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں بڑے بڑے مسلمان علماء بھی جو علم وفضل کی ملک ملک میں شہرت رکھتے ہیں اسلام سے مرتد ہو جانے والے کو قتل کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ مگر ذرا توجہ سے صحیح بخاری کی اس حدیث کو پڑھئے۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی اسلام لانے پر بیعت کی بَايَعَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الۡاِسۡلَامِ۔ فَاَصَابَهٗ وَعۡكٌ پھر اس کو بخار ہو گیا۔ فَقَالَ اَقِلۡنِىۡ بَيۡعَتِىۡ اس نے درخواست کی کہ میری بیعت منسوخ کردیں فَاَبٰى مگر آپؐ نے انکار کردیا ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ اَقِلۡنِىۡ بَيۡعَتِىۡ فَاَبٰى پھر وہ دوبارہ آیا اور کہا کہ میری بیعت منسوخ کردیں مگر آپؐ نے انکار کردیا۔ فَخَرَجَ وہ نکل کر چلا گیا فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الۡمَدِيۡنَةُ كَالۡكِيۡرِ تَنۡفِىۡ خَبَثَهَا وَتَنۡصَعُ طِيۡبَهَا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے گندی چیز کو نکال دیتا ہے اور پاکیزہ چیز کو رکھ لیتا ہے۔

(بخاری کتاب الاحکام باب بَيۡعَةُ الۡاَعۡرَابِ حدیث 7209)

دیکھئے ایک شخص اسلام پر بیعت کرتا ہے پھر بار بار عرض کرتا ہے کہ اس کی بیعت فسخ کردی جائے اور بالآخر مدینہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ اگر مرتد کی سزا قتل ہے۔ اسلام لا کر اسلام چھوڑنے کی سزا موت ہے تو کیا ہمارے نبی ﷺ نے اس اعرابی کو موت کی سزا دی؟ معلوم نہیں ان علماء کو قتل وغارت کا کیا شوق ہے۔ نہ قرآن کی ایک آیت بھی مرتد کی سزا قتل قرار دیتی ہے نہ رسول کریم ﷺ کی سنت مرتد قتل کرنے کی ہے۔ کیا یہ مزعومہ علماء خدا اور رسول ﷺ سے زیادہ اسلام کے ہمدرد ہیں جو مرتد کے لئے اس سزا کا فتویٰ دیتے ہیں۔

❁ قرآن شریف یہود و نصاریٰ کی عہد شکنی اور کلام اللہ میں تحریف اور ان کی خیانت کا ذکر کرتا ہے۔ اور ان کو نصیحت کرتا ہے اور ان باتوں کی آڑ لے کر اس زمانہ کے علماء اپنے سادہ دل متبعین کو غیر مسلموں کے خلاف تلوار اٹھانے کا حکم دیتے ہیں۔ مگر دیکھئے قرآن یہود و نصاریٰ کی حرکتوں کا ذکر کرنے کے بعد کیا فرماتا ہے۔ سورۃ المائدہ آیت 13 میں فرماتا ہے: فَبِمَا نَقۡضِهِمۡ مِّيۡثَاقَهُمۡ لَعَنّٰهُمۡ وَجَعَلۡنَا قُلُوۡبَهُمۡ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوۡا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنۡهُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ کہ ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دل سخت کر دیئے۔ وہ کلمات کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں اور جو اُن کو نصیحت کی گئی تھی اس کا بیشتر حصہ وہ بھلا بیٹھے ہیں۔ اور تم ان کی خیانت سے مطلع ہوتے رہو گے سوائے ان میں سے چند کے۔ یہ ہیں وہ شرارتیں جن کا یہود و نصاریٰ اور ہمارے نام نہاد علماء، ان پر حملہ کرنے اور ان کا قتل عام کرنے پر اپنے لوگوں کو تاکید کرتے رہتے ہیں۔ یہ تو ان علماء کا فتویٰ ہے مگر اللہ کا فتوٰی قرآن میں کیا ہے؟ اس آیت کا اگلا حصہ یہ ہے: فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاصۡفَحۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ۔ پس تم ان کو معاف کرو اور درگزر سے کام لو کیونکہ اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اب بتایئے دنیا ان نام نہاد علماء کے فتوٰی پر عمل کرے یا خدا تعالیٰ کے فتویٰ پر عمل کر کے احسان اور عفو اور درگذر سے کام لے؟

❁ مذکورہ بالا بیانات کے بعد اللہ تعالیٰ اس سورۃ میں آدم کی اولاد میں سے دو کا ذکر فرماتا ہے: وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ ابۡنَىۡ اٰدَمَ بِالۡحَـقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِهِمَا وَلَمۡ يُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ۔ (المائدۃ:28) کہ اہل کتاب کو پڑھ کر دو آدم کے بیٹوں کی خبر سناؤ جن دونوں نے قربانی کی اور ان دونوں میں سے ایک کی قربانی قبول کی گئی اور دوسرے کی قربانی قبول نہ کی گئی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ جو متقی تھا اور اس کی قربانی قبول کی گئی، اس کو اس کا غیر متقی بھائی قتل کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ متقی بھائی نے سمجھایا کہ اگر تم مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ اٹھاؤ گے تو میں ہرگز اپنا ہاتھ تمہیں قتل کرنے کے لئے نہیں اٹھاؤں گا۔ نتیجۃً نیک بھائی قتل ہو گیا اور گناہگار بھائی بچ گیا۔ لیکن اس سبق کے خلاف جو اس واقعہ کے بیان میں دیا گیا ہے آج کل کے علماء بھی اس گناہگار بھائی کی طرح اپنے نیک بھائیوں کو، دین کی

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

مَیں وقتاً فوقتاً ایسے ایمان افروز واقعات بیان کرتا رہتا ہوں جو لوگوں کے اپنے احمدیت قبول کرنے یا ان کے احمدیت قبول کرنے کے بعد کے روحانی اور غیر معمولی تجربات یا جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے نتیجہ میں افراد جماعت کے ایمان میں ترقی اور مضبوطی وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں یا اظہار خیال کرتے ہیں کہ ایسے واقعات سناتے رہا کریں کیونکہ یہ واقعات دلچسپ ہونے کی وجہ سے ہمارے بچوں کی بھی توجہ کھینچتے ہیں۔ نوجوانوں کی دینی اور روحانی حالت میں بہتری کا باعث بنتے ہیں اور خود ہماری حالتوں میں ترقی کا باعث بنتے ہیں اور ہمیں ہماری اپنی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ دلانے کا باعث بنتے ہیں۔ بعض پیدائشی احمدی لکھتے ہیں کہ نئے آنے والوں کی یہ ایمانی حالت اور اللہ تعالیٰ سے جو ان کا تعلق ہے ہمیں شرمندہ کر رہا ہوتا ہے اور توجہ دلا رہا ہوتا ہے کہ ہم بھی ایمان میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح بعض نومبایعین بھی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ان واقعات سے ہمارے ایمانوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

یورپ میں رہنے والے جو دین کی طرف توجہ کرنے والے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے۔ ان کے ایمان میں ترقی کے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے سامان پیدا فرماتا ہے۔ یہاں برطانیہ میں بھی بہت سے نومبایع ہیں یا یہاں کے مقامی باشندے ہیں جن کو بیعت کئے عرصہ ہو گیا ہے اور ہر روز ان کے ایمان ترقی کر رہے ہیں۔ جو نومبایعین ہیں یا کچھ عرصہ سے احمدیت میں شامل ہیں وہ ایسے تجربات سے گزرتے ہیں جو حیرت انگیز ہیں اور جو انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی یقین اور ایمان میں بڑھنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جماعت کی سچائی بھی ان پر کھلتی چلی جاتی ہے اور خلافت سے اخلاص و وفا کے تعلق میں بھی وہ لوگ بڑھ رہے ہیں۔ ان میں مرد بھی ہیں عورتیں بھی ہیں۔

مغربی ممالک میں رہنے والے ان لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے جو دین کی طرف توجہ کرنے والے ہیں۔ احمدیت کی سچائی ان پر ظاہر کرتا ہے۔ پھر ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو گو احمدیت کو قبول تو نہیں کرتا لیکن اسلام کی بڑائی اور برتری احمدیت کے ذریعہ ان پر ظاہر ہوتی ہے اور ایسے بہت سے واقعات ہیں جو مَیں اپنے دوروں کے بعد یا جلسوں کے بعد بیان کرتا رہتا ہوں۔

**اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد کی اسلام احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی، تبلیغ میں ایم ٹی اے کے کردار، نئی جماعتوں کے قیام، نو احمدیوں کے اخلاص و وفا، قربانی اور جذبۂ تبلیغ، قبولیت دعا، صبر و استقامت، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو تقویت ایمان کے لئے زبردست نشانوں کا اظہار، مخالفین کی مخالفت اور ان سے خدا تعالیٰ کے عبرتناک سلوک، جماعتی کتب و لٹریچر کی تاثیرات، بیعت کے بعد اپنی زندگیوں میں نمایاں پاک تبدیلیوں، ریڈیو پروگراموں کے ذریعہ بیعتوں اور تبلیغی مساعی کے نیک اثرات سے متعلق نہایت ایمان افروز اور روح پرور واقعات کا تذکرہ**

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06 / اکتوبر 2017ء بمطابق 06 / اخاء 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

مَیں وقتاً فوقتاً ایسے ایمان افروز واقعات بیان کرتا رہتا ہوں جو لوگوں کے اپنے احمدیت قبول کرنے یا ان کے احمدیت قبول کرنے کے بعد کے روحانی اور غیر معمولی تجربات یا جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے نتیجہ میں افراد جماعت کے ایمان میں ترقی اور مضبوطی وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں یا اظہار خیال کرتے ہیں کہ ایسے واقعات سناتے رہا کریں کیونکہ یہ واقعات دلچسپ ہونے کی وجہ سے ہمارے بچوں کی بھی توجہ کھینچتے ہیں۔ نوجوانوں کی دینی اور روحانی حالت میں بہتری کا باعث بنتے ہیں اور خود ہماری حالتوں میں ترقی کا باعث بنتے ہیں اور ہمیں ہماری اپنی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ دلانے کا باعث بنتے ہیں۔ بعض پیدائشی احمدی لکھتے ہیں کہ نئے آنے والوں کی یہ ایمانی حالت اور اللہ تعالیٰ سے جو ان کا تعلق ہے، ہمیں شرمندہ کر رہا ہوتا ہے اور توجہ دلا رہا ہوتا ہے کہ ہم بھی ایمان میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح بعض نومبایعین بھی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ان واقعات سے ہمارے ایمانوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی ان مغربی ممالک میں رہنے والے بعض ایسے لوگ بھی ہیں یا ایسے لوگ جو اپنے آپ کو بڑا پڑھا لکھا سمجھتے ہیں، ترقی یافتہ سمجھتے ہیں، یہ لوگ آئے تو پاکستان سے ہیں لیکن دنیا نے ان کو اس قدر اپنے اندر جذب کر لیا ہے یا وہ دنیا میں اس قدر پڑ گئے ہیں اور اس میں جذب ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں رہتی یا ویسی توجہ نہیں جیسی توجہ رکھنا ایک احمدی کا فرض بنتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہے اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے اور آپ کی بیعت میں آنے والے پر فرض ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی قائم کردہ جماعت کے حق ادا کرنے کی طرف اوّل تو توجہ نہیں

دیتے اور اگر کچھ توجہ ہے بھی تو وہ اتنی تھوڑی کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ دینی فرائض ادا کرنے سے غافل ہیں۔ یہ لوگ دینی حالت کی بہتری کے بارے میں سوچتے نہیں یا بہت کم سوچتے ہیں۔ یہ باتیں جو نئے آنے والے بیان کرتے ہیں یا ایسے واقعات جو کسی رنگ میں روحانی ترقی کا باعث ہوتے ہیں یہ سن کر ایسے لوگ اعتراض کے رنگ میں یہ باتیں کر جاتے ہیں کہ یہ واقعات جو بیعتوں اور ایمان میں ترقی وغیرہ کے ہیں یہ صرف افریقہ یا عرب یا ایشیا کے ممالک کے رہنے والوں کے ساتھ کیوں ہیں؟ یورپ میں رہنے والوں کے ایسے واقعات کیوں نہیں ہیں؟ ان کو کیوں خوابوں کے ذریعہ سے رہنمائی نہیں ملتی؟ ان کو کیوں دینی کتب پڑھ کے رہنمائی نہیں ملتی یا توجہ نہیں پیدا ہوتی؟ ان کے روحانی تجربات کیوں نہیں ہیں؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ یورپ میں رہنے والے جو دین کی طرف توجہ کرنے والے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے۔ ان کے ایمان میں ترقی کے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے سامان پیدا فرماتا ہے۔ یہاں برطانیہ میں بھی بہت سے نومبایع ہیں یا یہاں کے مقامی باشندے ہیں جن کو بیعت کئے عرصہ ہو گیا ہے اور ہر روز ان کے ایمان ترقی کر رہے ہیں۔ جو نومبایعین ہیں یا کچھ عرصہ سے احمدیت میں شامل ہیں وہ ایسے تجربات سے گزرتے ہیں جو حیرت انگیز ہیں اور جو انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی یقین اور ایمان میں بڑھنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جماعت کی سچائی بھی ان پر کھلتی چلی جاتی ہے اور خلافت سے اخلاص و وفا کے تعلق میں بھی وہ لوگ بڑھ رہے ہیں۔ ان میں مرد بھی ہیں عورتیں بھی ہیں۔ لجنہ، خدام، انصار کے اجتماعات میں یہ لوگ اپنے واقعات خود بیان کرتے ہیں۔ ایم ٹی اے پر بھی بعض لوگوں نے بیان کئے جو بڑے ایمان افروز ہوتے ہیں۔ بہرحال مغربی ممالک میں رہنے والے ان لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے جو دین کی طرف توجہ کرنے والے ہیں۔ احمدیت کی سچائی ان پر ظاہر کرتا ہے۔ پھر ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو گو احمدیت کو قبول تو نہیں کرتا لیکن اسلام کی بڑائی اور برتری احمدیت کے ذریعہ ان پر ظاہر ہوتی ہے اور ایسے بہت سے واقعات ہیں جو مَیں اپنے دوروں کے بعد یا جلسوں کے بعد بیان کرتا رہتا ہوں۔

لیکن اہم بات جو یاد رکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دیتا ہے جو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے۔ اگر ایک انسان دنیا داری میں پڑا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ کا خانہ ہی خالی ہے، اس کو دین سے اور خدا سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے، جو خود اپنی عاقبت برباد کرنے پر تُلا ہوا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کی پرواہ نہیں کرتا اور وہ رہنمائی اور ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

پھر یہ بھی ہے کہ انبیاء کی تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ دین کی طرف توجہ دینے والے اور انہیں قبول کرنے والے عموماً غریب اور کمزور لوگ ہی ہوتے ہیں۔ عاجزوں اور مسکینوں میں ہی عموماً اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کی تڑپ اور اللہ تعالیٰ کا خوف زیادہ ہوتا ہے۔ دنیا دار اور طاقت والے یہی کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان بھی فرمایا ہے کہ تمہاری حیثیت ہی کیا ہے؟ تمہارے ماننے والے اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ (ہود:28) ہیں۔ یعنی ہمیں دیکھنے میں وہ ذلیل ترین لوگ ہی نظر آتے ہیں۔ پس دنیا دار تو تکبر کے مارے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کو ایک تو اپنے تکبر کی وجہ سے، دوسرے دنیاوی کاموں میں ڈوبے ہوئے ہونے کی وجہ سے فرصت ہی نہیں ہوتی کہ وہ دین کی طرف توجہ دیں۔ اور پھر یورپ کی جو اکثریت ہے وہ تو دہریہ ہو چکی ہے یا مغربی ممالک کی، ترقی یافتہ ممالک کی (جو اکثریت ہے) یہ سب دہریہ ہو چکے ہیں۔ جب ان کو اللہ تعالیٰ کی پرواہ نہیں تو پھر خدا تعالیٰ کو بھی ان کی کیا پرواہ ہے کہ ان کی رہنمائی کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دنیا داروں کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''سورۃ عصر میں اللہ تعالیٰ نے کفار اور مومنوں کی زندگی کے نمونے بتائے ہیں۔ کفّار کی زندگی بالکل چوپاؤں کی سی زندگی ہوتی ہے''۔ (جانوروں کی زندگی ہے) ''جن کو کھانے اور پینے اور شہوانی جذبات کے سوا اَور کوئی کام نہیں ہوتا۔ یَاْکُلُوْنَ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ (محمد:13)'' (جانوروں کی طرح بس کھانا پینا ان کا کام ہے۔) آپ فرماتے ہیں ''مگر دیکھو ایک بَیل چارہ تو کھا لے لیکن ہل چلانے کے وقت بیٹھ جائے''۔ (زمینداروں میں پرانے زمانے میں رواج تھا کہ ہل چلانے کے لئے، زمین کاشت کرنے کے لئے، بَیلوں کو استعمال کرتے تھے۔ یہاں بھی پرانے زمانے میں گھوڑے استعمال ہوتے تھے۔ کہ ہل چلانے کے وقت وہ بیٹھ جائے۔ کام نہ کرے۔ اس کا صرف کھانے کا کام ہو۔) آپ فرماتے ہیں'' اِس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہی ہوگا کہ زمیندار اُسے بوچڑ خانے میں جا کر بیچ دے گا''۔ (ذبح کرنے والے کو، قصائی کو دے دے گا۔) آپ فرماتے ہیں کہ ''اِسی طرح ان لوگوں کی نسبت (جو خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی یا پرواہ نہیں کرتے اور اپنی زندگی فسق و فجور میں گزارتے ہیں) فرماتا ہے قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ (الفرقان:78) یعنی میرا ربّ تمہاری کیا پرواہ کرتا ہے اگر تم اس کی عبادت نہ کرو۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 181- ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ انہی کی پرواہ کرتا ہے جو اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہدایت طلب کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سلسلہ میں مزید فرماتے ہیں کہ: ''صدق بڑی چیز ہے۔ اس کے بغیر عمل صالحہ کی تکمیل نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ اپنی سنّت نہیں چھوڑتا اور انسان اپنا طریق نہیں چھوڑنا چاہتا۔'' (ایسا بگڑا ہوا جو ہے) ''اس لئے فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ (العنکبوت:70) خدا تعالیٰ میں ہو کر جو مجاہدہ کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اپنی راہیں کھول دیتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 306-305- ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جو کوشش کرتے ہیں۔ اس فکر میں رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے صحیح دین کی تلاش کریں، اسے پانے کی کوشش کریں۔ وہ پھر ہدایت بھی پاتے ہیں۔ ایمان میں بھی بڑھتے ہیں۔ مزید ترقی بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں پر اللہ تعالیٰ ان کی بعض نیکیوں کی وجہ سے فضل فرماتا ہے اور ان کو راستہ دکھاتا ہے۔

پس جو واقعات ہم بیان کرتے ہیں وہ ایسے لوگوں کے ہی ایمان افروز واقعات ہیں جو اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ کس طرح ہمیں صحیح راستہ ملے۔ یا جیسا کہ میں نے کہا بعض ایسے بھی ہیں جن پہ اللہ تعالیٰ کا ان کی کسی نیکی کی وجہ سے خاص فضل ہوتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو راستہ دکھاتا ہے۔

اخلاص میں ترقی کی مثال کے بعض ایسے روحانی واقعات مَیں نے آج بھی جمع کئے ہیں۔

برکینا فاسو سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں لیکوئین (Likoun) میں ہمارے لوکل مشنری تبلیغ کی غرض سے گئے۔ تبلیغ کے بعد جب انہوں نے بیعت لینا چاہی تو صرف ایک معمّر خاتون نے بیعت کی اور معلّم صاحب نے گاؤں والوں کو بتایا کہ یہاں سے پندرہ کلومیٹر دُور ہماری مسجد ہے اگر آپ میں سے کسی کو جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات چاہئیں تو آپ وہاں آ سکتے ہیں اور وہاں نماز جمعہ کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ بہرحال بیعت تو اس خاتون نے کی تھی۔ معلّم صاحب بیان کرتے ہیں کہ گاؤں اور اس مسجد کے درمیان جو راستہ ہے وہاں ایک برساتی نالہ آتا ہے اور برسات کی وجہ سے وہ پانی سے بھرا ہوتا ہے۔ جب اس بوڑھی خاتون نے بیعت کی تو ہر جمعہ کو اپنی جائے نماز لے کر جمعہ کی غرض سے وہاں مسجد جانے کی کوشش کرتی اور برساتی نالہ بھرا ہوا دیکھ کر جائے نماز وہیں بچھا لیتی اور کہتی کہ میں نے احمدیوں کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ لی کیونکہ میری نیت احمدیوں کے ساتھ نماز جمعہ پڑھنے کے لئے تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ایک مہینے کے بعد برساتی نالے میں پانی کم ہوا تو وہ خاتون مشن آئی اور تمام واقعہ بیان کیا اور ان کا یہ اخلاص احمدی ہونے کے بعد تھا۔ انہوں نے جب یہ واقعہ بیان کیا تو اسے سن کے معلّم پھر تبلیغ کے لئے اس گاؤں میں دوبارہ گئے اور گاؤں والوں کو یہ بتایا کہ یہ دیکھو یہ بوڑھی عورت جس کو حق کی تلاش تھی اس نے حق قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر فضل فرمایا۔ پھر اس کے لئے اس نے اتنی قربانی دی۔ ہر جمعہ جاتی تھی اور باہر بیٹھ کر آ جاتی تھی۔ پانی کی وجہ سے پہنچ نہیں سکتی تھی۔ لیکن یہ اس کا اخلاص ہے۔ جب یہ واقعہ معلّم نے سنایا تو جو وہاں کے باقی لوگ تھے، بعض اس کے بہت قریبی رشتہ دار تھے۔ انہوں نے وہاں اس خاتون کے اخلاص کو دیکھ کر مزید تیس افراد نے بیعت کر لی۔ تو یوں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہدایت کے سامان مہیا فرمائے۔

پھر ایسے لوگ ہیں جو خوابوں کے ذریعہ بعض دفعہ احمدی ہوتے ہیں۔

فرانس کی ایک خاتون آسیہ صاحبہ ہیں۔ انہوں نے بیعت کی۔ وہ کہتی ہیں کہ میں اپنی بیعت کی تفصیل اس غرض سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ شاید آپ مجھ سے خوش ہوں اور مجھے اپنی مبارک جماعت میں قبول فرما لیں۔ کہتی ہیں ایک دن انٹرنیٹ پر حسب معمول کچھ نئے چینلز کی تلاش میں تھی کہ مجھے الحوار المباشر کا لِنک مل گیا جہاں وفات مسیح کا مضمون چل رہا تھا اور میں ہر قسم کے شک و شبہ سے خالی اور یقین سے بھرے مہذّب انداز اور قوی اور ناقابل تردید دلائل سن کر حیران رہ گئی۔ کہتی ہیں اس سے چند روز قبل مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک تاریک کنوئیں میں گرنے والی ہوں اور میں نے کنوئیں کی منڈیر کو دونوں ہاتھوں سے زور سے تھاما ہوا ہے اور ٹانگیں نیچے لٹک رہی ہیں۔ اچانک مَیں نے اوپر دیکھا تو مجھے تین چار سفید پرندے نظر آئے جن کا رنگ بہت زیادہ سفید تھا لیکن مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون ہیں۔ وہ پرندے مجھے بچانے کی کوشش میں تھے۔ کہتی ہیں شروع میں تو مجھے اس خواب کی سمجھ نہیں آئی لیکن بعد میں علم ہوا کہ یہ تو حِوار کے پینل کے ممبر ہیں جو پرندوں کی شکل میں دکھائے گئے ہیں۔ شروع میں مجھ پر یہ واضح نہیں تھا کہ اس جماعت کے بانی نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے لیکن مجھے شک سا پیدا ہوا۔ پھر میں نے جماعتی کتب خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا فیصلہ کیا جن میں مجھے کوئی خلاف اسلام بات نظر نہیں آئی بلکہ اس کے برعکس مجھے آپ کی ذات اقدس میں اسلام، مسلمانوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پوری قوت کے ساتھ دفاع کرنے والا بطل جلیل نظر آیا جو اِن کتب سے دشمنان اسلام پر اسلام کا رعب قائم فرماتا ہے۔ کہتی ہیں پھر میں نے استخارہ کیا اور اس کے دو دن بعد مجھے میری ایک سہیلی نے بتایا کہ اس نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اور وہ سہیلی جو ہے میری ساس کے گھر میں ہیں اور میں مختلف کمروں میں سے ایک خاص کمرے کی تلاش میں ہوں۔ اس پر مجھے ایک روشن اور نورانی اور آرام دہ کمرہ نظر آیا جس پر میں نے اس سے کہا کہ مجھے یہ کمرہ اچھا لگا ہے اور میں یہیں رہوں گی۔ کہتی ہیں میں نے خواب سے یہ نیک فال نکالی کہ جماعت میں شامل ہونا چاہئے۔ چنانچہ بیعت کر لی۔

ایک اور خاتون ترکی میں میرا صاحبہ ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں اپنی بیعت کی تفصیل عرض کرنا چاہتی ہوں۔ 2010ء میں جماعت سے تعارف ہوا۔شمولیت کی توفیق ملی۔ میں نے دیکھا کہ میرے میاں ایم ٹی اے العربیہ بڑے شوق سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ میں بھی دیکھنے لگی اور بسا اوقات ان کی غیر موجودگی میں بھی ایم ٹی اے دیکھتی رہتی تھی۔ میرے میاں مجھے کہتے کہ تسلی سے بیعت کرلو۔تو میں کہتی کہ میں یہ ذمہ داری نہیں لے سکتی۔ میری فیملی بڑی ہے۔گھر کی بہت ذمہ داریاں ہیں۔ پھر میں نے دجّال کے بارے میں جماعت کی تیار کردہ فلم دیکھی اور تفسیر بڑی منطقی اور معقول معلوم ہوئی جو پہلے کبھی نہ سنی تھی۔ پھر مزید ایم ٹی اے دیکھنے لگی اور حوار کے پروگرام دیکھے اور تہجد باقاعدگی سے پڑھنے لگی۔اس کے بعد ایک دفعہ عبدالقادر عودہ صاحب نے دورہ کیا تو میں نے بیعت کر لی۔ پھر میری بہو اور بیٹیوں نے بھی بیعت کر لی۔ہم جماعتی موضوعات پر تبادلہ خیال کرتے اور کہتے کہ یہ حقیقی اسلام ہے۔کہتی ہیں کہ جس دن میں نے بیعت کی میں نے خواب میں دیکھا کہ سورۃ کہف کی آیات پڑھ رہی ہوں۔ اس پر مجھے یقین ہو گیا کہ خدا تعالیٰ ہمیں دجّال کے شر سے بچائے گا اور میں امام مہدی کے اعوان و انصار میں سے بنوں گی۔خدا کا شکر ہے کہ اس نے ایمان بخشا۔اللہ کرے کہ مَیں اس ذمہ داری کو ادا کرنے والی ہوں۔

تو اس طرح یہ خود واقعات لکھتی ہیں اور دعاؤں کی تحریک کی خواہش بھی کرتی ہیں۔

پھر نئی جماعتوں کے قیام کے بعض واقعات ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کس طرح جماعتیں قائم کرتا ہے۔عبدالقدوس صاحب بینن کے مبلغ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ معلّم زکریا ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے۔ وہاں ایک دوست نے کہا کہ اس وقت لوگ کام کاج کے لئے گاؤں سے باہر ہیں۔آپ جمعہ کے دن آئیں تو لوگ یہاں موجود ہوں گے۔ چنانچہ جب معلّم صاحب جمعہ کے دن دوبارہ گئے تو معلّم صاحب نے مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو نوافل ادا کئے اور امام صاحب اور اس گاؤں کی کمیٹی کی اجازت سے تبلیغ شروع کی۔ معلّم نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر اور امام مہدی کی آمد کے متعلق تقریر کی اور لوگ تقریر کے دوران اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتے رہے۔ جب تبلیغ ختم ہوئی تو ان کی مسجد کمیٹی کے صدر صاحب کہنے لگے کہ میں مسلمان پیدا ہوا ہوں مگر آج تک میں نے سورۃ فاتحہ کی اس طرح کی تفسیر نہیں سنی۔اگر جماعت احمدیہ کی یہی تعلیم ہے تو پھر میں سب کو مبارکباد دیتا ہوں ہم اس جماعت کو قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ امام سمیت اس گاؤں کی مُسلم تنظیم کے تمام افراد نے جماعت احمدیہ کو قبول کرلیا اور اس طرح ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔کہتے ہیں کہ وہاں کے گاؤں کے مولوی نے شدید ردّ عمل دکھایا۔ جب ہمارے معلّم گھر واپس آئے تو مولوی نے ان کو فون کر کے کہا کہ آئندہ سے اس گاؤں اور مسجد میں نہ آنا۔ کچھ عرصہ بعد جب خدام الاحمدیہ بینن کے نیشنل اجتماع کے سلسلہ میں ہمارے معلّم دوبارہ وہاں گئے اور خدام سے شمولیت کی درخواست کی تو اس مولوی نے پھر سے ان کو روکا اور اپنے ساتھ خدّام کو لے جانے سے منع کیا مگر نو احمدی خدّام نے مولوی کو ردّ کر دیا اور سب نے اجتماع میں شمولیت کی۔تو اس طرح اللہ تعالیٰ مخالف مولویوں کو رُسوا کرتا ہے اور نئی جماعتیں بھی قائم کر رہا ہے۔

نئی جماعتوں کے قیام کے سلسلہ میں ہی ایک اور واقعہ ہے جو اروشا ریجن کا ہے۔مربی صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئے علاقے میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ سامے (Same) ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں کسوانی (Kisiwani) میں پہلے کوئی احمدی نہ تھا۔ یہاں بار بار دورے کرنے کی توفیق ملی۔کثرت سے پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔اسی طرح جماعتی اخبارات اور کتب بھی اس گاؤں میں تقسیم کی گئیں جس کے نتیجہ میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف بیعتیں ہونا شروع ہو گئی ہیں بلکہ باقاعدہ جماعت کا قیام ہو چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں مسجد کے لئے پلاٹ خریدا جا رہا ہے اور مقامی افراد جماعت مسجد کی تعمیر کے لئے خود اینٹیں تیار کر رہے ہیں۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسرے مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے۔مخالفین جماعت کے خلاف انتشار پھیلانے اور بیہودگی کرنے لگ گئے ہیں۔ کہتے ہیں ہم نے انتظامیہ سے اجازت لے کر گاؤں میں مناظرہ کا انتظام کیا۔ تمام گاؤں میں اعلان کروایا اور سُنّی مولوی صاحبان کو دعوت دی کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ سچے ہیں تو آئیں اور سب کے سامنے بات کر لیتے ہیں۔ چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق مناظرہ منعقد ہوا اور بہت سے غیر احمدی لوگ اس میں شامل ہوئے۔لیکن سنی مولویوں میں سے کوئی بھی حاضر نہ ہوا۔ چنانچہ گاؤں کے لوگوں کو علم ہو گیا کہ مولویوں کے پاس انتشار پھیلانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ مختلف ذریعوں سے ان لوگوں کی ہدایت کے سامان پیدا فرماتا ہے جو واقعی دین کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ برکینا فاسو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں نابیر (Nabiyir) میں تبلیغ کی گئی۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی تعداد میں بیعتیں حاصل ہوئیں۔ وہاں ایک کچی مسجد میں ایک معلم صاحب کو تعینات کیا گیا۔ باقاعدہ نماز جمعہ کا آغاز کیا گیا لیکن غیر احمدی مولوی نے فتنہ پردازی شروع کر دی اور عین نماز جمعہ کے وقت مسجد میں آ کر لوگوں کو بھڑکایا تا احمدیت سے دُور کرنے کی کوشش کرے۔لیکن جماعت میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ آخر مولوی سے کچھ نہ بن پایا تو اس نے جماعت احمدیہ کی مسجد کے سامنے اپنی ایک مسجد بنائی اور اعلان کیا کہ احمدیہ مسجد اب صرف صفیں رکھنے والا سٹور بن جائے گا اور وہاں کوئی نمازی نہیں آئے گا۔لیکن ہوا اس کے الٹ۔ وہاں اس کی مسجد میں تو صرف گھر کے رشتہ دار ہی نماز پڑھتے ہیں اور ہماری مسجد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمازیوں میں اضافہ ہونا شروع ہوا اور یہ لکھتے ہیں کہ چھوٹی سی جگہ پہ نماز جمعہ پر حاضری دو سو سے اڑھائی سو تک ہوتی ہے۔

دعائیں قبول کرنے کے نظارے اللہ تعالیٰ کس طرح دکھاتا ہے۔

مبلغ سلسلہ بینن اَنصر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں آسیوں (Assion) میں دو سو بیعتیں ہوئی تھیں۔اب اس گاؤں میں ہر جمعہ اور منگل کو تربیتی کلاس ہوتی ہے۔ وہاں کے صدر صاحب کی بیٹی جو کسی دوسرے گاؤں میں رہتی تھی سخت بیمار ہو گئی اور بیماری کی وجہ سے جسم بالکل بے جان ہو گیا۔ کہتے ہیں مَیں جب ان کے گاؤں گیا تو صدر صاحب نے کہا کہ دعا کریں اور خلیفۂ وقت کو بھی دعا کے لئے لکھیں۔تو کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بھی یہاں خط لکھا۔ کہتے ہیں جب اگلے دن دوبارہ وہاں گیا تو لوگوں نے بتایا کہ اس لڑکی نے بولنا اور حرکت کرنا بند کر دیا تھا۔اس لڑکی کو ہسپتال بھی لے کر گئے تھے لیکن کسی علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ پھر مایوس ہو کر اس کو گھر واپس لے آئے۔ ایک مولوی کو بلایا جس نے لڑکی پر دم کیا۔اس کے بدلے اس نے چالیس ہزار فرانک اور ایک بکرا لیا لیکن لڑکی کو آرام نہ آیا۔ پھر ایک اور مولوی کو بلایا اس نے بھی اتنی بڑی رقم لی لیکن کوئی فرق نہیں پڑا۔ کہتے ہیں مولویوں سے ہم مایوس ہو گئے تھے۔ہم نے سوچا کہ اس نے مر تو جانا ہی ہے۔ پھر لڑکی کو اس کے باپ کے گھر چھوڑ آتے ہیں۔ چنانچہ جب لڑکی کو یہاں لے کر آئے تو لڑکی کے والد نے وہاں بھی جماعت کو تحریک کی۔ مجھے بھی دعا کے لئے خط لکھا اور کہتے ہیں کہ ایک دن کے بعد ہی اس لڑکی نے حرکت شروع کر دی اور اگلے روز شام تک بیماری مکمل طور پر اس کے جسم سے نکل گئی اور کوئی شخص گمان نہیں کرتا تھا کہ یہ زندہ بچے گی۔مگر اب اسے دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ لڑکی کبھی بیمار بھی ہوئی تھی۔تو یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے۔

برکینا فاسو کے ایک معلم سیندے کریم صاحب لکھتے ہیں۔تبلیغ کے لئے ہم ایک گاؤں گئے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ہم نے وہاں تبلیغ کی اجازت چاہی۔گاؤں کے امام نے کہا کہ ہمارے پاس آپ کے مبلغ پہلے بھی آئے تھے اور ہم میں سے کافی لوگوں نے بیعت بھی کی تھی لیکن تمام گاؤں والوں نے بیعت نہیں کی تھی اس لئے آپ تبلیغ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کی تبلیغ سے پہلے جو رہ گئے تھے وہ بھی شامل ہو جائیں۔ چنانچہ کافی دیر سوال و جواب ہوتے رہے۔ آخر پر ان کے بڑے کہنے لگے کہ ہم احمدی تو ہو گئے تھے لیکن پھر بھی کچھ باتیں ابھی واضح نہیں تھیں۔لیکن آج میں نے خود دیکھ لیا ہے کہ اگر آج اسلام کی کوئی صحیح معنی میں خدمت کر رہا ہے تو وہ آپ لوگ ہیں کیونکہ آپ مستقل اس کام میں لگے ہوئے ہیں اور تھکتے نہیں۔ پس ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ امام نے گاؤں کے لوگوں سے کہا کہ جن لوگوں نے پہلے بیعت نہیں کی تھی وہ اب کر لیں اور اس طرح گاؤں کے مزید تہتّر افراد نے بیعت کر لی۔

اب اللہ تعالیٰ اگر ان لوگوں کے دل کھول رہا ہے اور ان کو صحیح اسلام کے قبول کرنے کی توفیق دے رہا ہے تو یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس پر یہ کہنا کہ کیوں صرف وہیں کیوں ہو رہے ہیں؟ اس لئے کہ ان کو دین کی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے وہ ساری ساری رات بیٹھ کر دینی مجالس سنتے ہیں۔ یہاں کسی کو وقت نہیں کہ اتنا لمبا عرصہ بیٹھ کر دین کے لئے وقت دے اور دینی مجالس میں بیٹھے اور سوال جواب کرے۔

ہندوستان کے نائب ناظر دعوت الی اللہ لکھتے ہیں کہ لکھیم پور شہر میں ایک دوست عبدالستار صاحب کے ساتھ رابطہ بحال ہوا۔ جب ان کے ساتھ ملاقات ہوئی تو وہ مل کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ کرن پُور گاؤں کے رہنے والے تھے۔ ہماری پچاس بیگھے زمین تھی۔ اچھا کاروبار تھا۔ ہم لوگ بارہ سال قبل بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے لیکن بیعت کے بعد ہماری اس قدر مخالفت ہوئی کہ مخالفین نے ہمارے گھر پر پتھراؤ کیا اور ہمیں ہمارے گھروں سے نکال دیا۔ میرے بیٹے کو مار مار کر زخمی کر دیا۔ میری اہلیہ کا ہاتھ توڑ دیا۔ اس قدر مخالفت ہوئی کہ ہمیں مکان اور زمین اونے پونے فروخت کر کے وہاں سے نکلنا پڑا۔ سارا کاروبار تباہ ہو گیا۔ ہم وہاں سے لکھیم پور شہر میں آئے۔ ایک چھوٹے سے مکان میں منتقل ہو گئے لیکن مخالفین نے ہمارا پیچھا نہ چھوڑا۔ وہ یہاں بھی پہنچ گئے اور شہر کے مسلمانوں کو متنفّر کر دیا۔ پورے شہر میں کوئی ایک مسلمان بھی ہم سے بات نہ کرتا تھا۔ آتے جاتے ہمیں تنگ کیا جاتا۔ اس دوران ہمارا جماعت سے رابطہ بھی منقطع ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت احمدیہ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان دکھایا کہ ہماری مخالفت میں پیش پیش رہنے والے بڑے مخالفین جو ایک بس میں سوار ہو کر کسی شادی پر جا رہے تھے کہ ان کی بس ریلوے پھاٹک پر پھنس گئی اور ٹرین سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں اٹھائیس لوگ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے اور بچنے والے بھی بُری طرح زخمی ہو گئے۔ لاشوں کا اس قدر برا حال تھا کہ پہچانی ہی نہیں جاتی تھیں۔ دُور دُور تک جسم کے ٹکڑے پھیلے ہوئے تھے۔ مخالفین میں سے ایک ایک گھر سے نو نو لاشیں نکلیں۔ جب ہمیں اس واقعہ کا پتا چلا تو ہم زخمیوں سے ملنے ہسپتال

گئے۔ اس وقت مخالفین کے رشتہ دار شرم کے مارے ہم سے منہ چھپانے لگے۔ اس حادثے کے بعد لکھیم پور شہر کی بڑی مسجد کے ایک مولوی نے ان مخالفین کو جو بچ گئے تھے اور عبدالستار صاحب کی فیملی کو مسجد میں بلایا۔ مولوی صاحب نے مخالفین سے کہا کہ آپ لوگ ان احمدیوں سے معافی مانگیں اور ان کی مخالفت چھوڑ دیں۔ آپ لوگوں نے جو اِن سے قطع تعلق کیا ہوا ہے وہ بھی ختم کریں۔ چنانچہ اس حادثے کے بعد مخالفت بالکل ٹھنڈی پڑ گئی۔ کہتے ہیں کہ ہمارا جماعت سے رابطہ ٹوٹا ہوا تھا مگر دل سے احمدی ہی تھے۔ چنانچہ اس رابطے کی بحالی پر بڑے خوش ہوئے اور ان سب نے تجدید بیعت کی۔ جو لوگ ایک دفعہ احمدی ہوتے ہیں اور حقیقت میں سمجھ کے احمدی ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پھر ان کے ایمانوں میں مضبوطی بھی عطا فرماتا ہے۔

کوسووو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک مشہور عالم شیفچیت کڑانسچی (Shefqet Kransiqui) صاحب جو لمبے عرصے سے ملک کے دارالحکومت کی سب سے بڑی مسجد کا ایک امام تھا۔ وہاں کی یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات میں بطور پروفیسر پڑھاتا بھی تھا اور ملک میں کافی مقبول تھا۔ اس نے کئی سال قبل ریڈیو وغیرہ پر پروگراموں کے دوران احمدیہ جماعت کے خلاف کافی اشتعال انگیز باتیں کی تھیں اور انٹرنیٹ وغیرہ پر بھی جماعت کے خلاف پروپیگنڈا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ اس طرح سے لیا کہ پہلے تو اس کے کیریکٹر پر الزام لگنے کی وجہ سے اس کو یونیورسٹی سے معطّل کر دیا گیا۔ پھر پولیس نے اس کو دہشت گردی کی پشت پناہی اور بلیک مَنی (black money) کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ کئی دن حراست میں رکھا۔ اس کو جامعہ مسجد کی امامت سے نکال دیا گیا۔ تمام ذمہ داریاں اس سے واپس لے لی گئیں۔ ملک کے اندر بعض دیگر امام بھی جماعت کے خلاف عوام کو مشتعل کرتے تھے دوران سال ان اماموں کو مذہبی منافرت پھیلانے اور معاشرے میں بدامنی پیدا کرنے کے الزام میں حراست میں لے لیا گیا۔ کہتے ہیں کہ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ملک کے سرکردہ علماء کو اس قدر ذلّت اور رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے اور اس وجہ سے پھر وہاں کے جو احمدی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے ایمان میں مضبوطی عطا فرمائی۔

نومبایعین پر ظلم اور پھر بھی ایمان پر قائم رہنے کی ایک مثال تو پہلے میں نے انڈیا کی بیان کی۔ اسی طرح ایک اور مثال یُوپی کے ایک گاؤں کی ہے کہ وہاں سارے گاؤں نے بیعت کی تھی لیکن بعد میں شدید مخالفت کی وجہ سے پورا گاؤں پیچھے ہٹ گیا تھا۔ لیکن ایک دوست محمد حنیف صاحب احمدیت پر قائم رہے۔ مخالفین نے ان کی بہت مخالفت کی مگر انہوں نے اپنے ایمان کو بچائے رکھا۔ اسی مخالفت کے دوران حنیف صاحب کا بیٹا وفات پا گیا۔ مخالفین نے ان کے بیٹے کو قبرستان میں دفنائے جانے اور جنازہ پڑھنے سے منع کر دیا اور اس سے کہا کہ اگر تم احمدیت سے توبہ کرو گے تو تبھی ہم تمہارے بیٹے کا جنازہ پڑھیں گے اور قبرستان میں دفنانے کی اجازت دیں گے۔ لیکن حنیف صاحب مضبوطی کے ساتھ قائم رہے اور اپنے بچوں کو ساتھ لے کر جنازہ پڑھ کر اپنے بیٹے کو اپنے ہی مکان میں دفن کر دیا۔ چنانچہ جب ان کا جماعت سے رابطہ بحال ہوا تو مل کر آبدیدہ ہو گئے اور مع فیملی تجدید بیعت کی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے مرکز سے رابطہ کیوں نہیں کیا۔ تو کہنے لگے کہ لوگوں نے ہمیں بتایا تھا کہ قادیانیوں کا جو مرکز لکھنؤ میں تھا وہ تو اُجڑ گیا ہے۔ ان کا مدرسہ بھی بند ہو گیا ہے۔ کوئی نہیں رہا اور قادیان کا رابطہ ہمارے پاس تھا نہیں۔ لیکن اس کے باوجود ایمان میں جو مضبوطی تھی اس پر وہ قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت دینی تھی ہدایت پہ قائم رکھا۔ جو کسی مقصد کے لئے احمدی ہوئے تھے اور بیعتیں کی تھیں وہ سارے پھر گئے اور جماعت چھوڑ دی۔

آئیوری کوسٹ میں بھی جماعت کی وجہ سے ظلم کی ایک مثال ہے۔ ایک نو مبائع بومبا سیکو (Bamba Sekou) صاحب نے بیعت کرنے کے بعد اپنے بھائیوں کو خط کے ذریعہ اپنے قبول احمدیت کی خبر دی۔ ان کے بھائیوں نے جواب دیا کہ اگر تین دن کے اندر اندر وہ احمدیت سے باز نہ آئے تو اسلامی شریعت کے مطابق ان کا سر قلم کر دیا جائے گا۔ اسی طرح کاروبار میں ان کے ساتھی جو کہ وہابیہ مسلک سے تعلق رکھتے تھے ان کو ان کا حصہ دے کر کاروباری شراکت سے علیحدہ ہو گئے۔ لیکن موصوف نے کسی قسم کے نقصان یا مخالفت کی پرواہ نہیں کی اور مضبوطی سے احمدیت پر قائم رہے۔

فرانس کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا سے رابطہ کی سہولت مہیا فرمائی ہے اور جس طرح میرے خطبے ہر جگہ جاتے ہیں وہ غیر بھی سنتے ہیں۔ اس کے اثر کا ایک واقعہ امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دوست دانیال صاحب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ بیعت سے پہلے وہ مایوٹے آئی لینڈ میں رہتے تھے جو کہ فرانس کا جزیرہ ہے۔ وہاں مایوٹے میں وہ جس مسجد جاتے تھے اس کے امام اکثر ایم ٹی اے پر میرا خطبہ جمعہ سنتے تھے۔ خطبہ میں مَیں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بارے میں ذکر کیا تھا جس سے کہتے ہیں میں بہت متاثر ہوا۔ مسجد کے امام نے ہمیں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ وہاں کا امام شریف تھا۔ ذاتی غرض نہیں تھی۔ کہتے ہیں اس نے ہمیں کہا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سیدھا راستہ دکھائے۔ ان باتوں کا کہتے ہیں مجھ پر بڑا اثر ہوا۔ اور امام صاحب نے ہمیں جماعت کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کو کہا۔ چنانچہ میں نے انٹرنیٹ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنی شروع کیں تو فرنچ زبان میں بعض جماعتی ویڈیوز سامنے آ گئیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بارے میں تھیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ کے بارہ میں جو خطبہ تھا اس کا یُوٹیوب پر فرنچ ترجمہ بھی مل گیا۔ چنانچہ کہتے ہیں اس کے بعد مَیں نے بیعت کر لی۔ امیر صاحب لکھتے ہیں اب موصوف نے فرانس کے مبلغ انچارج کا مایوٹے میں اس امام کے ساتھ رابطہ کروایا ہے چنانچہ اس امام کو فرانس سے جماعتی کتب ارسال کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ امام بھی ستّر افراد کے ساتھ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ہزاروں میل دور بیٹھے اس چھوٹے سے جزیرے میں خطبہ کے ذریعہ سے ہی تبلیغ کا یہ کام ہو گیا اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو ہم پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس نے فرمایا ہوا ہے۔

کتب کا غیر مسلم پر کیا اثر ہوتا ہے؟ کانگو برازویل سے معلم لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع اوم بیما صاحب نے اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک دن میں اپنے چھوٹے بھائی کے گھر گیا تو اس کے پاس فرنچ زبان میں ایک کتاب دیکھی جس کا عنوان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سچی کہانی تھا۔ کہتے ہیں میں نے اس سے یہ کتاب پڑھنے کے لئے لی۔ میں نے اپنے پادری سے اس کتاب کا ذکر کیا تو پادری نے کہا کہ ایسے بغیر سوچے سمجھے کوئی کتاب نہیں پڑھنی چاہئے۔ ایمان ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن جب میں نے وہ کتاب پڑھی تو میری آنکھیں ہی کھل گئیں اور مجھے سمجھ آ گئی کہ پادری لوگ ہم سے بہت کچھ چھپاتے ہیں۔ میں نے دوبارہ کتاب پڑھی اور بائبل سے حوالے بھی چیک کئے۔ میں نے اپنے بھائی سے رابطہ کیا جو پہلے ہی جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کتاب تم نے کہاں سے لی ہے اور یہ کون لوگ ہیں۔ اس نے مجھے بتایا کہ یہ جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی کتاب ہے اور کہتے ہیں کچھ دنوں تک مَیں نے جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس جانا ہے جہاں جرمنی میں جو جلسہ ہونے والا ہے وہاں وہ جلسہ سنیں گے تم بھی میرے ساتھ چلو۔ خود دیکھ لینا کون لوگ ہیں۔ اسلام کے بارے میں سوالات وہیں پوچھ لینا۔ کہتے ہیں چنانچہ ہم مشن ہاؤس گئے وہاں جلسہ جرمنی کا ماحول دیکھا اور کہتے ہیں کہ آپ کے خطابات سنے اور ان کو سن کر مَیں بالکل بدل گیا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے جرمنی جلسہ کے موقع پر ہی بیعت کر لی۔ کہتے ہیں اب میں بہت خوش ہوں اور میں محسوس کر رہا ہوں کہ زندگی کا بھی کوئی مقصد ہے جو اَب پورا ہوا۔

بیعت کے بعد غیر معمولی تبدیلی بھی لوگوں میں ہوتی ہے۔ ازبکستان کے ایک نومبایع دوست ظہیر واحد ووچ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سورۃ فاتحہ کی تفسیر جاننے کے بعد میرا تو نماز پڑھنے کا طریق ہی تبدیل ہو گیا ہے۔ اب مجھے نماز میں وہ کچھ ملتا ہے جو پہلے کبھی نہیں ملتا تھا۔ خاص طور پر مجھے اس حدیث کی تشریح نے بہت فائدہ دیا ہے جو پہلے مجھے سمجھ نہیں آتی تھی اور جس میں احسان کا مطلب بتایا گیا ہے۔

کوسووو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ احمدی نومبایعین اخلاص اور قربانی میں دن بدن آگے بڑھ رہے ہیں۔ ایک دوست نذیر بالائے صاحب شہر کی بلدیہ میں ایک اہم شعبہ کے نگران ہیں لیکن قبول احمدیت کے بعد باوجود اپنی مصروفیت کے دن رات جماعت کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ کوئی تبلیغی یا تربیتی پروگرام ہو تو اس کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ پڑوسی ملک میں وقف عارضی کرنے کے لئے بھی ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ موصوف کے ذریعہ سے بہت سے نئے تبلیغی رابطے پیدا ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ ایک تبلیغی پروگرام کا انعقاد کیا گیا اور شدید بیمار ہونے کے باوجود تبلیغی پروگرام میں شامل ہوئے۔ پروگرام کے دوران ہی جب زیادہ کمزوری محسوس کی تو گھر گئے اور اپنی اہلیہ جو کہ نرس ہیں اُن سے ڈرپ لگوائی اور جب بہتری محسوس کی تو پھر بضد ہوئے کہ تبلیغی پروگرام میں شامل ہوں گا۔ چنانچہ شرکت کی اور رات دیر تک تبلیغی پروگرام میں مصروف رہے۔ تو یہ ان لوگوں کا تبلیغ کرنے کے بارے میں جوش اور جذبہ ہے جو نئے احمدی ہو رہے ہیں۔

کانگو برازاویل کے معلم سلسلہ ابراہیم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں کا ایک نمبر دار ہے وہ کہتا ہے کہ میرے داماد کا میرے ساتھ رویّہ ٹھیک نہیں تھا اور روزانہ شام کو شراب پی کر گالی گلوچ کرتا تھا اور میرے ساتھ بدزبانی کرتا تھا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ جب سے اس نے اسلام احمدیت کو قبول کیا ہے اس نے شراب پینا اور گالی گلوچ کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے اور میرے لئے یہ بڑی حیرت کی بات ہے۔ یہ تبدیلیاں اللہ تعالیٰ ان میں پیدا فرماتا ہے۔

برکینا فاسو کے نومبائع دوست سوری حمیدو صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں غیر احمدی تھا تو بہت سی مشکلات میں پھنسا ہوا تھا۔ میرے ہاں اولاد تو ہوتی لیکن مر جاتی۔ پیروں فقیروں کے پاس جاتا تو کوئی کہتا کہ بکرے لاؤ۔ کوئی کہتا مرغے بتوں کی جگہ پر ذبح کرو۔ اس طرح ہی تمہاری مشکلات حل ہوں گی۔ کہتے ہیں مَیں نے جب جماعت احمدیہ کا پیغام سنا تو بہت اچھا لگا اور اس جماعت میں شامل ہو گیا۔ وہ

پیسے جو میں مولویوں اور بتوں کی نظر کرتا تھا اس کو چندے میں ادا کرنا شروع کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ میری ساری مشکلات حل ہوتی گئیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے زندہ اولاد سے بھی نوازا۔ کچھ عرصہ کے بعد جب مولویوں نے دیکھا کہ یہ شخص اب ہمارے پاس نہیں آتا اور ان کو معلوم ہو گیا کہ یہ احمدی ہو گیا ہے تو اس پر مولوی کہنے لگے کہ تمہارے اپنے باپ دادا جس دین پر قائم تھے تم نے اس کو کیوں چھوڑ دیا؟ کہتے ہیں کہ مَیں نے ان کو کہا کہ اب میں بہت خوش ہوں۔ خدا نے مجھے زندگی والی اولاد بخشی ہے۔ میں چندہ دیتا ہوں اور خدا مجھے دوگنا کر کے واپس کرتا ہے۔ یہ سب جماعت احمدیہ کی برکت ہے۔ خدا نے میرے گھر کے حالات بدل دیئے ہیں۔ جو کام کرتا ہوں پورا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہی مجھے اس رستہ پر ڈالا ہے۔ جو باپ دادا کا راستہ تھا وہ گمراہی کا راستہ تھا۔

پھر ریڈیو کے ذریعہ بیعتیں ہوتی ہیں۔ بینن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ میرے ریجن کے ایک گاؤں سے ایک عیسائی دوست سوئے جورافن (Soe Joraphin) نے ایک روز ہمارے ریڈیو پروگرام کے دوران فون کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے متعلق سوال کیا اور اپنے ہاں آنے کی دعوت بھی دی۔ بعد ازاں جب ان سے ملاقات ہوئی اور ان کے سوالات کے جواب دیئے اور عقلی دلائل اور بائبل کے حوالے سے جواب دیئے گئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو شرح صدر ہو گیا اور انہوں نے اقرار کیا کہ جماعت احمدیہ کا مسلک درست ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف ایک نبی تھے اور ان کی آمد ثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صورت میں پوری ہو چکی ہے۔ یہ بات ان کو سمجھ آ گئی اور وہ اسلام احمدیت میں داخل ہو گئے۔ دوران گفتگو موصوف نے بتایا کہ وہ ایک لمبے عرصے سے ہمارا پروگرام بڑے شوق سے سن رہے ہیں اور سوموار اور جمعرات کو ریڈیو پروگرام کے مقررہ اوقات سے قبل وہ خاص طور پر صرف اپنے پروگرام کے لئے اپنے کام سے گھر واپس آتے ہیں۔

جستجو ہو تو رہنمائی بھی اللہ تعالیٰ دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بولیویا کے مبلغ غالب صاحب لکھتے ہیں کہ ولیم شاہین جو یہوواہ وِٹنس فرقے کے ایک پادری تھے۔ ان کا تعلق لبنان سے ہے اور پیدائشی طور پر عیسائی تھے۔ گزشتہ تین سال سے بولیویا میں مقیم تھے۔ خاکسار نے عیسائیت کے اس فرقے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ان سے میٹنگ طے کی۔ جب ہماری پہلی میٹنگ ہوئی تو انہوں نے اپنے فرقے کے بارے میں بتانے کی بجائے مجھ سے اسلام احمدیت کے بارے میں سوال پوچھنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ اس میٹنگ میں جماعت کے عقائد پیش کئے گئے۔ خاص طور پر حضرت عیسیٰ کا تفصیل سے ذکر ہوا۔ کہتے ہیں میں نے انہیں جمعہ میں شامل ہونے کی دعوت دی تو وہ جمعہ کے لئے باقاعدگی کے ساتھ آنا شروع ہو گئے اور ہر دفعہ جمعہ کے بعد ان سے تفصیلی بات چیت ہوتی رہی۔ ولیم صاحب کو فکر تھی کہ اگر وہ جماعت میں داخل ہوئے تو ان کے والدین اور چرچ والے بھی مخالفت کریں گے اور اس طرح انہیں نئی نوکری ڈھونڈنی پڑے گی لیکن دوسری طرف حق کی تلاش کو بھی اہمیت دیتے تھے۔ موصوف عربی سمجھ سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے جماعت کی ویب سائٹ سے عربی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اس مطالعہ کے بعد کہنے لگے کہ وہ بہت دیر سے حق کی تلاش میں تھے اور اب انہیں حق مل گیا ہے۔ چنانچہ مخالفت اور روزگار کی پرواہ کئے بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک روز جمعہ کے بعد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

پیغام کا لوگوں پر اثر پڑتا ہے چاہے وہ بیعت کریں نہ کریں۔ کامران مبشر صاحب اس بارے میں آسٹریلیا سے لکھتے ہیں کہ ہم نے گھر گھر جا کر تبلیغ کرنے کا پروگرام بنایا۔ ایک گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے ایک آدمی غصہ سے کانپتا ہوا باہر نکلا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ شاید مجھ پر حملہ کر دے گا۔ مربی صاحب کہتے ہیں اسی غصہ کی حالت میں وہ مجھے کہنے لگا کہ جب سے تم مسلمان لوگ ہمارے ملک میں آئے ہو ہمارے ملک کا امن تباہ ہو گیا ہے۔ تم لوگ ہمارے ملک سے نکل جاؤ اور ہمارے ساتھ تم لوگ integrate نہیں ہو سکتے، نہ ہونا چاہتے ہو۔ جب اس کی بات ختم ہو گئی تو میں نے اس سے کہا کہ آپ کی بات صحیح ہے بعض مسلمان شدت پسند ہیں جو اسلام کو غلط طور پر پیش کر رہے ہیں لیکن ہماری تعلیم تو یہ ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ جماعت احمدیہ تو جس ملک میں بھی جاتی ہے وہاں ہر طرح سے integrate ہوتی ہے۔ ہمارے بچے بھی کھیلتے ہیں۔ فٹبال کلبوں میں بھی ہیں۔ میں یہاں نیا آیا ہوں۔ لائبریری کا ممبر بن گیا ہوں۔ بہرحال ان سے لمبی باتیں ہوئیں۔ یہ باتیں سن کر وہی شخص جو پہلے غصہ میں کانپ رہا تھا اور لگ رہا تھا کہ شاید حملہ کر دے گا بہت خوش ہوا اور کہنے لگا مَیں تمہارے ساتھ تصویر بنوانا چاہتا ہوں۔ آخر پر کہتے ہیں اس کو میں نے مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی اور اس نے بڑی خوشی سے قبول کی۔ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ خود لوگوں کے دلوں کو جماعت کے پیغام کے لئے نرم کر رہا ہے۔

پچھلی دفعہ میں نے ایک خطبہ میں کہا تھا کہ یہاں جو اسائلم سیکرز ہیں وہ تبلیغ کریں۔ جرمنی کے ایک اسائلم سیکرز جو اسائلم پر آئے، اپلائی کیا ہوا تھا وہ اپنا واقعہ لکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میری ایک جج کے پاس فائنل پروٹوکول تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم اپنی جماعت کے فلائر تقسیم کرتے ہو؟ اس پر مَیں نے کہا کہ جی میں فلائر تقسیم کرتا ہوں۔ پھر جج نے پوچھا کہ کن جگہوں پر فلائر تقسیم کرتے ہو؟ میں نے چند جگہوں کے نام لئے تو وہ جج کہنے لگا کہ ٹھیک ہے فلاں جگہ پر مَیں نے بھی فلائر لیا تھا۔ چلو جاؤ تمہارا کیس پاس کرتا ہوں۔ تو اس طرح تبلیغ بھی اس کے حق میں فیصلہ کروانے کا ذریعہ بن گئی۔

پھر دوبارہ آسٹریلیا کے مبلغ کامران صاحب کا یہ واقعہ ہے۔ کہتے ہیں کہ خدام الاحمدیہ کے بعض لڑکوں کو بڑی ہچکچاہٹ ہوتی ہے۔ بعض کام کرنے میں شاید شرماتے ہیں کہ یہاں کے لوگ ہمیں کیا کہیں گے؟ یہاں تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب اتنا تعارف جماعت کا ہو گیا ہے اور اتنا لوگ جانتے ہیں کہ یہاں کے نوجوانوں میں جو یہ جھجک تھی وہ دُور ہو گئی ہے لیکن بعض جگہوں پر ہے۔ کہتے ہیں آسٹریلیا میں خدام الاحمدیہ کے ساتھ ایک تبلیغی پروگرام رکھا گیا جس میں خدام سے کہا گیا کہ وہ جماعتی شرٹس پہن کر باہر جائیں گے اور لوگوں کو تبلیغ کریں گے۔ اس پر ایک خادم میرے پاس آیا۔ کہنے لگا مجھے جماعتی شرٹس پہنتے ہوئے شرم آتی ہے جس پر لکھا ہوا ہے جماعت احمدیہ۔ کہتے ہیں میں نے اسے سمجھایا کہ اسی وجہ سے لوگ ہمارے پاس آئیں گے۔ تم پہن کر جاؤ اور دیکھو کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی ہوا اور جب خدام الاحمدیہ کا گروپ باہر نکلا تو کہتے ہیں لوگوں نے ہماری تصویریں لینا شروع کر دیں اور اس موقع پر ہمارے انٹرویو لئے گئے اور تبلیغ کے بہت سے مواقع پیدا ہوئے۔ بعد میں یہی خادم جو تھا اپنے دوستوں کو کہنے لگا کہ پہلے مجھے جماعت کی قمیص (شرٹ) پہنتے ہوئے جو ٹی شرٹ تھی شرم محسوس ہو رہی تھی لیکن اب مجھے پتا چلا ہے کہ تمام برکات جماعت کے نام سے ہی منسلک ہیں۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ اس تبلیغ کے ذریعہ نوجوانوں کی تربیت کے سامان بھی پیدا فرما رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔ آپ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’ایک زمانہ آئے گا کہ تیری مدد کی جائے گی اور تُو لوگوں میں شناخت کیا جائے گا۔ یہ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ کا مطلب ہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے آپ کو 1883ء میں پہلی دفعہ الہام کی تھی۔ اس کے بعد بھی دو دفعہ یہ الہام ہوا جب آپ کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ کیا یہ انسان کا کام اور منصوبہ ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ پہلے ایک واقعہ کی خبر دیتا ہے اور وہی علم غیب رکھتا ہے۔ وہی خبر دے سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر روز یہ نشان پورا ہوتا ہے کہ آپ کا تعارف دنیا میں بڑھ رہا ہے اور لوگ آپ کی بیعت میں آ رہے ہیں۔

آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک خبر دیتا ہے کہ تیرے لئے ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تُو عالم میں مشہور ہو جائے گا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 9 صفحہ 163-162)

اور اسی طرح ہو رہا ہے۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام بھی، جماعت کا نام بھی، اسلام کا نام بھی دنیا میں پھیل رہا ہے۔ ایک دور دراز علاقے کی آواز آج دنیا کے بے شمار ممالک میں پہنچ چکی ہے۔ 210 ممالک میں پہنچ چکی ہے۔

ممالک کے حوالے سے بھی بات کر دوں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شاید جماعت مبالغہ کرتی ہے اتنی تعداد تو دنیا میں ملکوں کی ہے ہی نہیں جتنی ہم لوگ کہتے ہیں۔ کیونکہ یو این (UN) کی ممبر شپ بھی 190 یا پچانوے ملک ہیں۔ بیشک یُو این (UN) کی ملکوں کی ممبر شپ اتنی ہی ہے لیکن دنیا میں تعداد دو سو بیس ممالک کے قریب ہے۔ گزشتہ دنوں بی بی سی نے کسی گیم کے حوالے سے بات کی تھی تو انہوں نے بھی یہی کہا تھا کہ یہ پروگرام جو ہے، یہ میچ جو ہے دنیا کے 220 ممالک میں دیکھا جائے گا۔

(http://www.bbc.com/sport/boxing/41033008)

اس لئے یو این (UN) کے حوالے سے بات کر کے پھر یہ خیال پیدا کرنا کہ شاید جماعت احمدیہ مبالغہ کرتی ہے اور انہوں نے زائد ممالک اپنے پاس سے بنا لئے ہیں۔ تو بعض نوجوانوں کا جو یہ تصور ہے، یہ جو خیال ہے وہ اسے دماغوں سے نکال لیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم یہ پیغام پہنچائیں اور اس کو پہنچانے والے بن سکیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہمیں دنیا میں پہنچانے کے لئے کہا ہے۔

## تحریک جدید کا مالی سال 2017ء

31 اکتوبر کو تحریک جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہو رہا ہے۔

تمام امراء، مبلغین انچارج اور صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ 31 اکتوبر سے پہلے پہلے وعدہ جات کے مطابق سو فیصد وصولی اور اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مخلصین کو شامل کرنے کے لئے جو ٹارگٹ دیا گیا ہے اس کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

## بقیہ رپورٹ: دورہ جرمنی

از صفحہ نمبر 20

حضور انور نے ازراہ شفقت آشیر علی غیاث صاحب طالبعلم جامعہ غانا سے بھی گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ آپ نے بڑی اچھی اردو زبان سیکھ لی ہے۔ یہاں آپ کا یہ پہلا جلسہ سالانہ ہے۔ کیا یہ غانا کے جلسہ کی طرح نہیں ہے۔ وہاں تو عورتیں اور مرد اپنے اپنے کھانے پکا رہے ہوتے ہیں لیکن یہاں اور نظام ہے۔ لنگر خانہ میں صرف مرد کھانا پکا رہے ہوتے ہیں۔ یہاں بعض پابندیاں ہیں جب کہ وہاں آزادی ہے اور سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف طرز پر لنگر کا نظام جاری ہوتا ہے۔

حضور انور نے ازراہ شفقت جامعہ غانا میں تعلیم حاصل کرنے والے رشین ممالک کے طلباء کے کھانے کے انتظام کے حوالہ سے دریافت فرمایا اور فرمایا اس بارہ میں، مَیں نے ہدایات دی تھیں اور اب انتظام پہلے سے بہتر ہے اور آپ کے مزاج اور ضرورت کے مطابق کھانا مہیّا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کرے کہ وہاں کے حالات بہتر ہوں تو مَیں آپ کے ملک کا وزٹ کروں۔

قرغیزستان کے وفد کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں دونوں احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور نے ازراہ شفقت دونوں احباب کو اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھی اور قلم عطا فرمائے۔

..................................

### البانیا کا وفد

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں ملک البانیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

امسال البانیا سے 48/افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا جس میں 19 احمدی اور 29 غیر احمدی البانین تھے۔ یہ لوگ بذریعہ بس 43 گھنٹوں کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ ان میں حکومت کی طرف سے بھی دو نمائندگان آئے تھے جن میں Mrs. Loreta Konomi, Chairman of State Committee on Cults اور Mr. Servet Gura جو اسی ادارہ کے Board کے رکن ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب سے حال دریافت فرمایا اور اس کے بعد Committee on Cults کی صدر صاحبہ نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ البانیہ میں یہ ادارہ حکومت اور مذہبی اداروں کے مابین Co-ordinator کا کام کرتا ہے اور ملک میں مذہبی رواداری کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات لیتا ہے۔

☆ **موصوفہ نے حضور انور سے سوال کیا کہ مذہبی رواداری کے قیام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کیا کام کر رہی ہے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔ اگر آپ میرا کوئی لیکچر سنیں جو میں مختلف سیمیناروں میں کرتا ہوں تو اس سوال کا جواب مل جائے گا۔ ہم مذہبی امن کے قائل ہیں۔ تمام مذاہب کو اکٹھے بیٹھ کر تبادلہ خیالات کرنا چاہئے۔ ہم کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں جن میں مختلف مذاہب کے علماء کو مدعو کرتے ہیں، ان کا استقبال کرتے ہیں اور انہیں اسلام کی امن پسند تعلیم سے روشناس کرتے ہیں۔ اور یہ ہماری کوئی آج کی کوشش نہیں بلکہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باقاعدہ ایک کتاب ہے جو آپ کا ایک جلسہ بین المذاہب کے موقع پر لیکچر تھا۔ بعد میں آپ علیہ السلام کا یہ خطاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے عنوان سے کتاب کی صورت میں شائع ہوا۔ یہ کتاب آپ ہمارے مرکز سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم انسانی اقدار کے قائل ہیں اور اسلام کے حوالہ سے ان کو پھیلاتے ہیں۔ اگر انسانی اقدار نہ ہوں تو مذہب کی صحیح رنگ میں پابندی نہیں کی جا سکتی ہے۔

☆ **اس کے بعد موصوفہ Mrs. Konomi نے سوال کیا کہ آج کل دنیا میں دہشت گردی بہت پھیل رہی ہے، خصوصاً نوجوان طبقہ اس طرف مائل ہو رہا ہے۔ آپ کی جماعت اس مسئلہ کو حل کرنے میں دعاؤں کے علاوہ جو آپ کرتے ہیں، عملاً کیا اقدام کرتے ہیں؟**

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔
ہم کوشش کرتے ہیں کہ اسلام کا حقیقی پیغام غیر احمدی مسلمانوں تک بھی پہنچائیں۔ ہم اپنی امن کانفرنسوں میں غیر احمدی مسلمان احباب کو بھی مدعو کرتے ہیں۔ ہم کسی کو زبردستی تو نہیں منوا سکتے۔ نہ ہی ہمارے پاس کوئی حکومت ہے کہ ہم حکومتی سطح پر اپنا ماڈل پیش کر سکیں۔ لیکن ہماری استعداد اور وسائل کے مطابق ہم اس مسئلہ کی اصل حقیقت مسلمانوں کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم اپنی جماعت میں بھی صحیح اسلامی تعلیم راسخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے آپ دیکھ سکتے ہیں کو کوئی احمدی نوجوان شدّت پسندی نہیں اختیار کرتا۔

بعد میں موصوفہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا: ۔ میں نے حضور انور کی لجنہ کی مارکی میں بیان فرمودہ خطاب کو بھی سنا اور اختتامی خطاب کو بھی۔ میں حضور انور کے اختتامی خطاب سے خاص طور پر بہت متاثر ہوئی۔ آج کی دنیا میں جب کہ ہر طرف جنگ و جدال کی بات ہو رہی ہے اور اتنے مضبوط اور مستحکم انداز میں امن کی تعلیم کو پھیلانا یقیناً قابل تحسین ہے۔ مجھے حضور کی یہ بات بہت پسند آئی کہ ایک عورت کو سب سے زیادہ اپنے بچوں کی تربیت کی فکر کرنی چاہئے۔

☆ Rexhep Doka صاحب البانیا کے ایک غیر احمدی مسجد کے امام ہیں۔ موصوف نے دورانِ ملاقات اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ 41 ہزار سے زائد افراد تین دن تک جمع رہے اور کسی بھی قسم کی بدمزگی کا احساس نہیں ہوا۔ یہ یقیناً قابل تحسین ہے۔

**حضور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کی مسجد میں اس طرح کے جلسہ ہوتے ہیں؟** موصوف نے کہا کہ اتنی تعداد میں تو نہیں ہوتے اور اس منظم انداز میں بھی نہیں ہوتے۔

☆ البانیا سے آنے والے ایک مہمان Dalip Gjergji صاحب جو گزشتہ سال بھی جلسہ جرمنی پر آئے تھے۔ حضور نے ان سے پچھلے سال اور اس سال کے جلسہ میں فرق کے بارہ میں پوچھا۔

موصوف نے کہا: دونوں دفعہ وہ جلسہ سے بہت متاثر ہوئے اور حضور انور کے خطابات نے ان کے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے جس کی وجہ سے موصوف نے جلسہ کے آخری دن بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی جبکہ ان کے بیٹے جو کہ اس ملاقات میں موجود تھے، نے پچھلے سال بیعت کی۔ حضور نے ان کو ایمان و استقامت کی دعا دی۔

☆ اس کے بعد Rexhep Doka **صاحب نے حضور سے سوال کیا کہ پیشگوئیوں میں لکھا ہے کہ امام مہدی آئیں گے اور چند سال دنیا میں رہیں گے اور اس کے بعد قیامت آجائے گی۔ لیکن آپ مانتے ہیں کہ وہ آچکا ہے تو ابھی تک قیامت کیوں نہیں آئی؟**

**اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:** ۔ قیامت کب آئے گی اس کا معین علم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہیں بتایا۔ آپ ﷺ نے بھی فرمایا کہ میں صرف چند نشانیاں ہی بتا سکتا ہوں۔ نیز اگر امام مہدی نے قیامت کے اتنا قریب آنا تھا تو وہ کیا کام کرے گا؟ جب وہ البانیہ آئے گا تو وہاں کے لوگوں کو کہے گا کہ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ابھی مجھے افریقہ کے جنگلوں میں بسنے والے لوگوں کے پاس بھی جانا ہے۔ پھر مسیح موعود کہے گا کہ مجھے صلیبیں بھی توڑنی ہیں اور پھر خنزیروں کو قتل کرنا ہے۔ اب جرمنی میں ہی خنزیروں کے اتنے فارمز ہیں کہ اسی میں اس کا وقت صرف ہو جائے گا۔ اس طرح سے قربِ قیامت میں آ کر وہ کیا کرے گا؟ دوسری طرف دنیا کی حالت دیکھیں کہ اخلاقی لحاظ سے کتنی بگڑتی جا رہی ہے۔ اتنے کم وقت کے لئے آ کر امام مہدی نے کیا کام کرنا ہے۔ حشر کے دن جب اللہ تعالیٰ لوگوں سے پوچھے گا کہ کیوں ایمان نہیں لائے تھے تو وہ تو کہیں گے ہمارے پاس امام مہدی تو آیا ہی نہیں تھا۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔
قرآن مجید کی سورہ تکویر میں بھی امام مہدی کے آنے کی علامات کا ذکر ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی علامات قیامت کی بیان فرمائی ہیں۔ ان سب کو پڑھنا چاہئے اور عقل کی روشنی میں جائزہ لینا چاہئے۔ جیسے دجال کی اور دجال کے گدھے کی پیشگوئی ہے اور سورج اور چاند کو رمضان کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں میں گرہن لگنے کی پیشگوئی ہے جس کا ذکر میں نے جلسہ میں بھی کیا تھا اور بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں یہ پوری ہوئی اور اس خبر کو اس وقت کے مشرق و مغرب کے اخباروں نے شائع بھی کیا۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔
اسی طرح یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ امام مہدی کا ظہور ایسے وقت میں ہونا تھا جب دنیا ترقی کر چکی ہوتی۔ علم پھیل چکا ہوتا۔ لوگوں میں عقل کی روشنی میں استنباط کرنے کی صلاحیت بڑھ جائے گی۔ امام مہدی کے متعلق پیشگوئیوں کو لفظاً لفظاً نہیں لینا چاہئے بلکہ علم اور عقل استعمال کرتے ہوئے ان استعارات میں موجود حقیقت کو پہچاننا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جبکہ لوگوں کا علم اتنا وسیع نہیں ہوا تھا، ان پیشگوئیوں کو استعارات کے رنگ میں ہی بیان کیا جا سکتا تھا۔

☆ اس کے بعد Marliglen Beja جو کہ ایک زیر تبلیغ مسلمان نوجوان ہیں، انہوں نے سوال کیا کہ کہا جاتا ہے کہ امام مہدی قیامت سے صرف 40 سال قبل آئے گا تو دور دراز ملکوں میں بسنے والے لوگوں کو اس کی آمد کا کیسے علم ہوگا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آج ہم البانیہ میں رہنے والے لوگوں نے ان کو قبول کیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ۔ میں نے یہی تو کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے ہوئے 14 سو سال گزر گئے اور ابھی تک قیامت نہیں آئی۔ اسی لئے آپ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں علم ہو گیا۔ تاہم آج بھی دنیا میں کئی ایسے دور دراز کے علاقے ہیں، افریقہ میں بھی اور دوسرے براعظموں میں بھی جن تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام بالکل نہیں پہنچا، جنہیں اسلام کے بارہ میں کچھ علم نہیں۔ 14 صدیاں بہت لمبا عرصہ ہوتا ہے جبکہ امام مہدی کے متعلق تو آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کی آمد کے 40 سال بعد قیامت آجائے گی۔ اس طرح سے اس کو تو اسلام کی اشاعت کا بالکل بھی وقت نہیں ملے گا۔ اسی طرح یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کوئی دو مختلف اشخاص نہیں بلکہ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔

☆ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد میں موجود ایک دوست Ferit Bixi صاحب سے استفسار فرمایا کہ 'آپ پہلی بار جلسہ پر آئے ہیں؟'

اس پر موصوف نے بتایا کہ وہ پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ نیز انہوں نے جلسہ سالانہ کے نہایت اعلیٰ انتظامات کی تعریف کرتے ہوئے حضور انور اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ وہ حضور انور کے روبرو بیٹھے ہوئے ہیں۔

☆ موصوف نے کہا کہ مجھے دین کا زیادہ علم نہیں۔ اور میرے سے پہلے دونوں دوستوں نے ماضی کے حوالے سے سوالات کئے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ مستقبل کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔ امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد دراصل اسلام کے مستقبل کے لئے ہے جبکہ مادی ترقیات کے ساتھ حقیقی اسلام کا پیغام ساری دنیا میں پھیلنا تھا۔ اب امام مہدی کے ذریعہ ہی، یعنی جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ چنانچہ دنیا کے دور دراز علاقوں میں بھی لوگوں نے اسلام احمدیت کو قبول کیا، جن میں عیسائی اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی شامل ہیں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردوں کو مصافحہ اور وفد کے تمام احباب کو تصاویر بنوانے کا شرف عطا فرمایا۔

تصاویر کھنچواتے وقت حضور انور نے Rexhep Doka صاحب سے کہا کہ آپ ایک مسجد کے امام ہیں۔ مسجد میں آنے والوں کو بنیادی امور کی طرف خاص طور پر توجہ دلائیں کہ لوگوں کے ساتھ کیسے امن کے ساتھ رہنا چاہئے، انسانی اقدار کو کیسے قائم رکھنا چاہئے۔


Earlfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

☆ وفد کی ایک اور ممبر Kadrie Shparthi صاحبہ کے متعلق البانیا کے مبلغ نے بتایا کہ انہیں کینسر ہے اور حضور سے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضورانور نے فرمایا 'اللہ تعالیٰ فضل فرمائے'۔

☆ ایک بچے عزیزم Geri Kosturi کے متعلق مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ انہیں بولنا نہیں آتا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کے گال پر ہاتھ پھیرا اور اسے دعا دی۔

☆ مبلغ نے وفد میں شامل ایک دوسرے بچے عزیزم Flogert Ramaj کے متعلق بتایا کہ وہ بہت زیادہ ہکلاتے ہیں۔ حضورانور نے اس بچہ کو بھی دعا دی۔

☆ دوران ملاقات ایک بچی ہالا احمد حضورانور کے پاس آئی اور حضور کے قدموں میں بیٹھنا چاہا۔ حضورانور نے ازراہِ شفقت اس بچی کو اجازت دی۔ چنانچہ ملاقات کے دوران یہ بچی وہیں بیٹھی رہی۔

یہ ملاقات بارہ بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

..................................

## ملائشیا کا وفد

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تبلیغ ہال میں تشریف لے آئے جہاں ملک ملائشیا سے آنے والے وفد کی ملاقات کا انتظام کیا گیا تھا۔ ملائشیا سے امسال گیارہ احمدی افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا تھا۔

حضورانور نے وفد کے ممبران سے تعارف حاصل کیا اور نوجوانوں سے ان کی تعلیم اور کاموں کے بارہ میں پوچھا۔ نوجوانوں نے باری باری اپنی تعلیم اور اپنی ملازمت کے حوالہ سے بتایا۔

جلسہ کے حوالہ سے حضورانور کے استفسار پر سبھی نے اِس بات کا اظہار کیا کہ جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے اور ہم سب بہت خوش ہیں۔ ہمیں بہت اچھا لگا ہے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ ہماری بڑی اچھی طرح مہمان نوازی ہوئی اور ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔

ایک بچی نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ، بھائی بھی جلسہ میں شامل ہیں۔ ہمیں جلسہ بہت اچھا لگا اور ہمارا خیال رکھا گیا۔

ایک خاتون نے اپنے خاوند کی طرف سے سلام عرض کیا۔ اس پر حضورانور نے فرمایا: وعلیکم السلام۔

ملائشیا کے وفد کی حضورانور کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں وفد کے ممبران نے باری باری تصاویر بنوائیں

..................................

## قازقستان کا وفد

ملائشیا کے وفد سے ملاقات کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں ملک قازقستان (Kazakhstan) سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ قازقستان سے آٹھ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔

☆ وفد کے ایک ممبر نے کہا کہ مَیں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس سال جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ مَیں 2011ء میں لندن جلسہ میں شامل ہوا تھا۔ 2014ء میں قادیان جلسہ پر گیا تھا اور اب اس سال یہاں آیا ہوں۔

جو روحانیت جلسہ کے ایّام میں، مَیں نے یہاں محسوس کی ہے اس کی دنیا میں بہت کمی ہے۔ اگر لوگوں کو یہ سمجھ آجائے تو دنیا میں امن ہی امن ہو۔

قازقستان سے انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ غانا میں تعلیم حاصل کرنے والے دو طلباء بھی اس وفد میں شامل تھے۔ دونوں طلباء نے بتایا کہ وہ درجہ اولیٰ کے طالبعلم ہیں۔ دونوں اردو زبان میں بات کر رہے تھے۔ حضورانور نے فرمایا کہ ماشاءاللہ دونوں نے بڑی جلدی اردو سیکھ لی ہے۔

**حضورانور نے فرمایا:** جامعہ غانا میں آپ کی ضرورت کے مطابق کھانے کا انتظام بھی ہوگیا ہے۔

**حضورانور نے فرمایا** کہ جب مَیں افریقہ میں تھا تو وہاں پاکستانی کھانا نہیں ملتا تھا تو غانا کا لوکل کھانا، کھانا پڑتا تھا۔ واقفین زندگی کو سخت جان ہونا چاہئے۔

**حضورانور نے ازراہ شفقت ان دونوں طلباء سے فرمایا** کہ جامعہ کی رخصتوں میں ہر سال ایک ماہ کے لئے آجایا کرو اور مجھے مل لیا کرو، جرمنی آجاؤ، یوکے آجاؤ اور ایک ماہ میرے پاس گزارو۔ بجائے اس کے کہ اپنے ماں باپ کے پاس گزارو۔

☆ قازقستان میں جماعت کی رجسٹریشن کے حوالہ سے حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کوشش کرتے رہیں۔ اپلائی کرتے رہیں۔ شاید کوئی شریف آدمی آجائے اور رجسٹریشن ہوجائے۔

حضورانور نے ازراہ شفقت جامعہ کے طلباء کو اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔ ایک طالبعلم کو اُس کی والدہ کے لئے بھی انگوٹھی دی۔

ایک طالبعلم عزیزم آئی جان، اپنی والدہ کا دوپٹہ اپنے ساتھ لائے تھے اور موصوف نے یہ دوپٹہ حضورانور کو دیتے ہوئے درخواست کی کہ حضورانور اسے تبرّک کردیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کی ملاقات کے دوران یہ دوپٹہ اپنے ہاتھ میں لئے رکھا۔ حضورانور کی یہ محبت اور شفقت دیکھ کر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور موصوف روتے رہے۔

☆ موصوف آئی جان خود بیان کرتے ہیں: میں نے پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی۔ جلسہ کے ماحول میں میں نے دیکھا کہ ہر ایک بلاامتیاز مذہب ایک دوسرے سے خوشی اور محبت سے مل رہا تھا اور ہر طرف بھائی چارے کا منظر تھا۔ جلسے کے تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ جلسہ ہمارے ملک میں بھی ہو۔

حضورِانور نے مجھے بہت سے تبرک دیئے۔ حضور کے سامنے میں رونے لگا اور میری دھڑکن بہت تیز ہوگئی۔ میری خواہش ہے کہ میں ہمیشہ حضور کے ساتھ رہوں تا کہ ہمارا ایمان مضبوط ہو۔

میں چاہتا ہوں کہ میرے والدین، رشتہ دار سب اس جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کریں۔

جب میں گھانا میں تھا تو مجھے جلسہ سالانہ کی نعمت کا احساس نہ تھا۔ میں اپنے ساتھ اپنی والدہ کا دوپٹہ متبرک کروانے کے لئے لایا تھا حضورانور نے بہت دیر یہ دوپٹہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے رکھا۔ اسی طرح حضور نے مجھے انگوٹھی بھی تحفہ میں دی۔ میں بار بار حضور کو ملنا چاہتا ہوں۔ حضورانور نے ہمیں ہر سال لندن آنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ میں بہت خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے خلیفہ کا بہت شکر گذار ہوں۔

☆ ایک دوسرے طالبعلم دورین صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔

مجھے آج خدا کے فضل سے حضورانور سے ملاقات کا شرف ملا۔ میری ہمیشہ سے خواہش تھی کہ میں حضورانور سے ملاقات کروں۔ میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میں حضور سے ملاقات کر رہا ہوں اور آج الحمدللہ یہ خواب پوری ہوگئی۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہوں۔ میں پہلی بار جلسہ جرمنی میں شامل ہوا جلسہ نے مجھ پر بہت ہی روحانی اثر ڈالا۔ یہاں پر اخوت وبھائی چارے کا ماحول تھا اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں نے سے جلسہ کے متعلق دریافت کیا تو سب نے مثبت جواب دیا۔

سب نے جلسہ کے ماحول کی تعریف کی اور کہا کہ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے تمام مسلمانوں سے الگ ایک اپنا مقام رکھتی ہے۔ میں ایک شام کے عرب سے ملا جو کہ مقدونیہ میں رہتے ہیں۔ میں نے جماعت احمدیہ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جماعت احمدیہ باقی تمام مسلمان فرقوں سے ممتاز مقام رکھتی ہے۔ کیونکہ باقی فرقے انتہاپسندی کو بہت ہوا دیتے ہیں۔ پھر ایک دوست جو ماسکو میں پیدا ہوئے تھے اور ان کا نام تھامس تھا ان سے ملاقات ہوئی اور اب وہ لیتھوینیا میں رہتے ہیں انہوں نے مجھ سے اسلام احمدیت کے متعلق سوال کیا تو میرے جواب سے وہ بہت ہی مطمئن ہوئے۔

☆ قاسیمو واگل نورا صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔

ہم گیزن شہر میں مسجد کے افتتاح پر گئے تھے جہاں بہت ہی پیارا ماحول تھا۔ بہت ہی اعلیٰ معیار تھا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ قاذاقستان میں رجسٹریشن کا مسئلہ حل ہوجائے اور ہم بھی اپنی مسجد تعمیر کرسکیں۔ تا کہ وہاں جماعتی پروگرام کیے جاسکیں اور بچوں کی تربیت کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا ہوں۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کر کے بہت ہی اچھا لگا اور ہم نے بہت زیادہ برکتیں سمیٹیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا فضل فرمائے جنہوں نے اس جلسہ کے انتظامات میں حصہ لیا۔

☆ عالم جان توکاموف صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے خاکسار کو امسال فیملی سمیت جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کی توفیق ملی۔ مجھے اس جلسہ کے ماحول سے بہت زیادہ اطمینان حاصل ہوا ہے۔

مجھے جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات خودبخود ادا ہونے پر بہت حیرانگی ہے کہ اتنے وسیع پیمانے پر کیے گئے ہیں مگر کوئی بدنظمی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم کے بغیر یہ سب کام کرنا ممکن نہیں۔ اسی طرح میں کارکنان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو کہ بخوشی اپنے اپنے کام سرانجام دے رہے تھے۔ کھانا بھی بہت مزے کا تھا اور مختلف قسم کا تھا۔ جلسہ کی حاضری بہت زیادہ تھی۔ 41 ہزار افراد کی حاضری غیر معمولی تھی۔ اسی طرح بیعت کی تقریب نے بھی دل پر بہت اثر کیا ہے۔

حضورانور سے ملاقات کے دوران ہمیں حضورِانور سے باتیں کرنے کا موقع ملا اور حضور نے ہمیں اور ہمارے بچوں کے لیے تحائف عطا فرمائے۔

قازقستان کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی۔ بعدازاں وفد کے ممبران نے باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

..................................

## انڈونیشیا کا وفد

اس کے بعد پروگرام کے مطابق انڈونیشیا سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

انڈونیشیا سے امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں 19 افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا تھا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ انہیں جلسہ سالانہ بہت اچھا لگا۔ لیکن ہمارے لئے ایک کمی رہی ہے کہ انڈونیشین زبان میں ترجمہ نہیں تھا۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ یہ آپ کے امیر صاحب کا قصور ہے وہ آدمی مہیا نہیں کرتے۔ امیر صاحب انڈونیشیا اس موقع پر موجود تھے۔ امیر صاحب نے عرض کیا کہ ہم انشاءاللہ العزیز کوشش کریں گے۔ ایک مبلغ کا تقرر لندن کے لئے ہوچکا ہے۔ ویزا کی کارروائی پراسس میں ہے۔

اس موقع پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کسی ایک مبلغ کو انڈونیشین زبان سکھانے کے حوالہ سے بعض انتظامی ہدایات دیں۔

☆ وفد کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ ان کی جماعت میں جہاں ہماری مسجد ہے وہاں ساتھ والا پلاٹ بھی ہم نے خرید لیا ہے اور اب مسجد کی توسیع کا پروگرام ہے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ ایک ممبر نے عرض کیا کہ جہاں تین احمدیوں کی شہادت کا واقعہ ہوا تھا۔ مَیں بھی ان کے ساتھ اُس موقع پر شامل تھا۔ اور شدید زخمی ہوا تھا اور معجزانہ طور پر زندہ بچ گیا تھا۔ ڈاکٹرز نے سات گھنٹے کا آپریشن کیا تھا۔ اس پر حضورانور نے ازراہ شفقت فرمایا اب آپ پکّے احمدی ہوگئے ہیں۔

☆ ایک دوست نے عرض کیا کہ مَیں انفارمیشن سیکیورٹی کے شعبہ آئی ٹی میں کام کرتا ہوں اور اہلیہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔

☆ ایک خاتون جب اپنا تعارف کروانے لگیں تو حضورانور نے فرمایا: مَیں جانتا ہوں۔ یہ گزشتہ سال جلسہ سالانہ یوکے پر آئی تھیں۔ پھر میرے دورہ کے دوران سنگاپور بھی آئی تھیں اور بعد میں جاپان بھی آئی تھیں۔ مَیں جہاں جاتا ہوں یہ وہاں پہنچتی ہیں۔

☆ ایک خاتون نے روتے ہوئے عرض کیا کہ مَیں پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ مَیں پہلے احمدی نہیں تھی۔ شادی کے بعد احمدی ہوئی ہوں۔ مَیں اپنے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ امیر صاحب نے بتایا کہ یہ خاتون عاملہ لجنہ کی ممبر بھی ہے۔ حضورانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ ایک خاتون نے عرض کیا کہ میرے ہاں ابھی اولاد نہیں ہے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ ایک خاتون نے روتے ہوئے عرض کیا کہ مَیں حضورانور کی طرف سے معافی چاہتی ہوں۔ میری ایک غیر احمدی شخص سے شادی ہوئی تھی۔ میرے دو بچے ہیں دونوں اللہ کے فضل سے احمدی ہیں۔ اس پر حضورانور نے امیر صاحب انڈونیشیا سے دریافت فرمایا کہ کیا ان کی معافی ہوچکی ہے۔ امیر صاحب انڈونیشیا نے عرض کیا کہ موصوفہ کی معافی ہوچکی ہے۔

☆ ایک بچی نے عرض کیا کہ مَیں کالج میں پڑھتی ہوں۔ اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی

ہوں۔ حضورانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔

آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فرمایا سب باری باری آجائیں اور تصاویر بنوالیں۔ چنانچہ سب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت وفد کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے۔

انڈونیشین وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔

.......................................

## Estonia کا وفد

بعدازاں ملک ایسٹونیا (Estonia) سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ ایسٹونیا سے سات افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

☆ ایک خاتون 'لمیس عبدالجلیل' صاحبہ (Lamees Abdeljalil) نے عرض کیا:

مَیں ایک فلسطینی ہوں اور ایسٹونین نوجوان سے شادی شدہ ہوں۔ میری تین بہنیں ہیں جو فلسطین سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے آئی ہوئی ہیں۔ میں دوسری دفعہ جلسہ میں شامل ہو رہی ہوں۔ پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہونے کے بعد جماعت کے بارہ میں بہت سے شکوک و شبہات لے کر واپس گئی تھی، لیکن اس دفعہ میں نے جلسہ کے دوران بہت دعا کی کہ خدا تعالیٰ مجھے سیدھے راستہ کی ہدایت دے اور اگر جماعت احمدیہ میرے لئے صحیح راستہ ہے، اور زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے خود ہی ہدایت دے۔ چنانچہ اگلے دن ہی میں نے بیعت کر لی۔ میرا خاوند احمدی نہیں ہے۔ ابھی بچے نہیں ہیں۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ اتنے لوگوں نے میرے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور میرے احمدی ہونے کے لئے دعا کی۔ گزشتہ سال مجھے جلسہ کی ساری تقاریر سننے کا موقع نہیں ملا تھا، لیکن اس سال تمام تقاریر نہایت غور سے سنیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے یقین میرے دل پر پختہ کر دیا کہ یہی جماعت سچی ہے۔ چنانچہ میں نے بیعت کر لی اور تیسرے دن بیعت کی تقریب میں شامل ہوئی۔

موصوفہ نے عرض کیا: میں نے عورتوں کے درمیان ایسی محبت اور اخوت کا جذبہ پہلے کبھی کہیں محسوس نہیں کیا۔ مختلف ممالک سے آئی ہوئی خواتین سے میں نے تعلق بنایا جن سے شائد دوبارہ کبھی نہ مل سکوں لیکن ہمیشہ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں گی۔ میرا یقین ہے کہ میرا احمدی ہونا اور اس جماعت سے ملنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوا ہے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ میرے میاں کے لئے دعا کریں۔ والدہ کے لئے دعا کریں۔

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** واپس جا کر اپنی والدہ کو بتائیں کہ میں نے بیعت کر لی ہے۔ آپ کا میاں تو ایسٹونین ہے۔ اس کو تو فرق نہیں پڑتا کہ آپ کا کونسا مذہب ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ میاں مسلمان ہے۔ دعا کریں کہ وہ بھی احمدی ہو جائے۔

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ ایسٹونیا سے ایک مہمان Laura Reintam صاحبہ جلسہ میں شامل ہوئیں تھیں۔ موصوفہ نے دوران ملاقات عرض کیا کہ میں ماسٹرز کر رہی ہوں اور میں نے اسلام قبول کیا ہوا ہے۔

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اسلام کے بارہ میں مزید مطالعہ کریں۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں جب امام مہدی آجائے تو اسے قبول کر لینا اور اس کو میرا اسلام پہنچانا۔ پس آپ مزید مطالعہ کریں اور جماعت کی کتب پڑھیں اور آنحضرت ﷺ کے ارشاد پر عمل کرنے والی بنیں۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** قرآن کریم کا وہ ترجمہ پڑھیں جو جماعت احمدیہ نے شائع کیا ہے۔ وہ ترجمہ زیادہ logical ہے اور بڑی وضاحت کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے۔

بعدازاں موصوفہ نے عرض کیا کہ میں جلسہ سالانہ کے انتظامات سے نہایت متاثر ہوئی۔ ایسا لگتا تھا کہ اس کی انتظامیہ نے ہر قسم کی صورتحال کے لئے پہلے سے سب کچھ سوچ رکھا تھا۔ ہر قسم کی ضرورت اور مسائل کا حل موجود تھا۔ ایک مہمان کے طور پر میری عزت بھی کی گئی اور میرا ہر طرح سے خیال بھی رکھا گیا۔ میں نے جلسہ سالانہ کے عمومی ماحول کو بہت عمدہ پایا۔ شاملین جلسہ پُرامن، دوستانہ اور مدد کرنے والے تھے۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ میری بہت سے اچھے لوگوں سے ملاقات ہوئی جو کہ جماعت کے بارے میں اپنے تجربات پرجوش طریقے سے بتاتے رہے۔

میں نے جلسہ کی تمام تقاریر سنیں اور بالخصوص امام جماعت احمدیہ کے خطابات سے خوب حظ اٹھایا جو کہ موجودہ حالات کے بارہ میں تھے۔ ان خطابات کا پیغام نہایت واضح تھا۔ ان میں نئے خیالات تھے اور نئی سمجھ تھی جو میں اپنے ساتھ واپس لے کر جاؤں گی۔

اس جلسہ کا پیغام اور امام جماعت احمدیہ کا اختتامی خطاب بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتا ہے، اور اس کا مجھ پر ایک خاص اثر ہے۔ یہ واقعی دل کو چھو جانے والا تجربہ تھا۔

ملاقات کے آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

اسٹونیا کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام ایک بجے تک جاری رہا۔

.......................................

## کوسووو کا وفد

بعدازاں ملک 'کوسووو' سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات پایا۔ کوسووو سے 18 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ ان میں سے 17 احمدی احباب اور ایک غیر از جماعت خاتون تھیں۔

☆ سب سے پہلے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے تمام ممبران کا حال دریافت فرمایا۔

☆ اس کے بعد ایک دوست نے عرض کیا کہ وہ ہر سال جلسہ پر آتے ہیں اور بڑا اچھا تاثر لے کر جاتے ہیں۔ ہم حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ حضور نے ہمارے لئے مبلغ بھیجا ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا مبلغ نے زبان سیکھ لی ہے؟

ممبران نے عرض کیا کہ مبلغ نے زبان سیکھ لی ہے اور بڑے مستعد اور فعال مبلغ ہیں۔

☆ اس کے بعد ایک احمدی دوست Petrit Bytyci (پیترِک بیتچی) صاحب نے عرض کیا کہ:

حضور انور کی تقاریر بہت اعلیٰ تھیں، ہم ہر ممکن کوشش کریں گے کہ خلافت کا پیغام ہر ایک کو پہنچا سکیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز عرض کیا کہ ہمارے تعداد بڑھتی رہے لیکن یہ تبھی ممکن ہے جب حضور اقدس ہمارے لئے دعا فرماتے رہیں۔

☆ کوسووو کے ایک دوست Bezmir Yvesi (ڈسمیر یِیسی) نے عرض کیا کہ کوسووو میں تین مہینہ سے رُولنگ پارٹی ختم ہوگئی ہے اور جو وجوہات بتائی جاتی ہیں وہ ذاتی مفادات ہیں۔ کیا حکومت کی بہتری اور انصاف پسند ہونے کے لئے کوئی دعا ہے؟

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر فرمایا:** اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور حکومت کو انصاف پر مبنی بنائے۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ حکومت کے لئے ہمدردی رکھنا اور ایسی دعا کا خواہشمند ہونا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

انہوں نے بتایا کہ جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے کوئی ایک کمی بھی نظر نہیں آئی، تقاریر بھی بہت عمدہ تھیں۔

☆ ایک اور دوست Agron Binakaj (آگرو بناکائی) صاحب نے کہا:

جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا، چالیس ہزار سے زائد افراد یہاں جمع تھے لیکن کسی بھی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ بچوں سے لے کر بوڑھوں تک کو کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ تمام کام بڑے سکون کے ساتھ انجام پائے۔

☆ وفد کے ایک ممبر Shaip Zeqiraj (شائپ زیچیِراجے) صاحب نے عرض کیا کہ حضور انور کے چہرہ مبارک پر جو نور ہے وہ آج تک کسی میں نہیں دیکھا۔

نیز موصوف نے کہا کہ خاکسار پوری دنیا کے لئے دعا کرتا ہے۔

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** 'آپ اپنے ملک کے لئے بھی دعا کیا کریں۔'

☆ ایک ممبر Alban Zeqiraj (اَلبان زیچیِراجے) صاحب نے عرض کیا کہ:

جلسہ ماشاء اللہ بہت عمدگی کے ساتھ منظم کیا گیا تھا اور انتظامیہ کا شکریہ بھی ادا کیا۔ موصوف نے حضور کی خدمت میں تمام ممبران جماعت کوسووو کا سلام پیش کیا اور عرض کیا کہ ان کا بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک وصالح مربی سلسلہ بنائے۔

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ''اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔''

☆ اس کے بعد وفد کے ایک ممبر Shkelqim Bytyci (شکیلکیم بیتچیسی) صاحب جو کہ کوسووو جماعت کے معلم ہیں انہوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ نیز عرض کیا کہ جلسہ کا نظام بہت اچھا تھا اور مہمان نوازی کا بہت اعلیٰ طریق سے حق ادا کیا گیا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کوسووو جماعت کی تجنید دریافت فرمائی جس پر معلم صاحب نے بتایا کہ وہاں 132 افراد پر مشتمل جماعت ہے۔

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** کوسووو میں دو معلمین اور ایک مربی ہے۔ کوسووو چھوٹی سی جماعت ہے اور وہاں تین مشنری ہیں اس لئے کوشش کریں کہ تعداد کو بڑھائیں۔ اگلے سال تک جماعت کی تعداد کو پانچ سو کریں۔ پھر اس کے اگلے سال ایک ہزار ہو جائے گی، پھر اس سے اگلے سال دو ہزار ہو جائے گی اور اس طرح ہر سال بڑھتی جائے گی تو چار ہزار سے آٹھ ہزار تک پہنچ جائے گی۔

☆ وفد کے ایک ممبر Yll Kolusha (اول گلیشا) صاحب نے عرض کیا کہ وہ پہلی دفعہ حاضر ہوئے ہیں اور ان کے لئے شامل ہونا باعث فخر ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ کچھ عرصہ قبل ان کے والد وفات پا گئے تھے۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ نیز عرض کیا کہ وہ باقاعدہ حضور کو دعائیہ خطوط لکھتے ہیں جس پر حضور کا خوبصورت جواب بھی آتا ہے جس کو پڑھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔

☆ وفد کے ایک ممبر Bleart Zeqiraj (بلیئر زیکیراج) صاحب نے عرض کیا کہ وہ آجکل بیروزگار ہیں اور Human Resources میں تعلیم حاصل کی ہے اور کام کی تلاش میں ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ ایک دوست Artan Mavraj (آرتَن ماوَرائی) صاحب نے عرض کیا کہ خاکسار دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہے کہ خاکسار کام کے لئے انٹرویو کو چھوڑ کر جلسہ میں شمولیت کے لئے حاضر ہوا ہے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ ایک ممبر Dardan Ramdani (داردَن رَمضانی) صاحب نے عرض کیا کہ وہ ہر دفعہ جلسہ جرمنی میں شامل ہوتے ہیں لیکن پچھلے سال نہیں آسکے۔

نیز انہوں نے عرض کیا کہ کچھ ماہ قبل ان کی والدہ کی وفات ہوئی تھی اور پھر والد صاحب بھی داغ مفارقت دے گئے۔ والد گزشتہ سال جلسہ پر آئے تھے لیکن بیعت نہیں کر سکے۔ ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا تعالیٰ رحم کا سلوک فرمائے۔

☆ Jeton Bajra (جیتون بائرہ) صاحب نے عرض کیا کہ: وہ اپنی فیملی میں اکیلے احمدی ہیں اور باقی خاندان کے احمدیت میں شامل ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز عرض کیا کہ حضور انور کو تحفہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:** جب تصویر بنائیں تو اس وقت دے دیں۔

☆ وفد میں شامل Albina Gashi (البینہ گاشی) صاحبہ جو کہ آگرو بناکائی صاحب کی اہلیہ ہیں اور غیر احمدی ہیں یہ پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں فرمایا کہ آپ آگے آجائیں۔ نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ سے دریافت فرمایا کہ وہ کیا کام کرتی ہیں؟

موصوفہ نے عرض کیا کہ انہوں نے علم نفسیات میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔ نیز انہوں نے بتایا کہ جلسہ کی تقاریر بہت عمدہ تھیں۔ خاکسار احمدی تو نہیں ہے لیکن ان باتوں

پر عمل کرنے کی کوشش کروں گی۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:** آپ کا نفسیات کے لحاظ سے عورتوں سے تعلق ہوگا۔ آپ ہماری احمدی عورتوں اور دوسری عورتوں میں کس طرح کا فرق دیکھتی ہیں، کیا ہماری عورتیں ذہنی دباؤ کا شکار ہیں؟

موصوفہ نے جواب دیا کہ جہاں تک تقاریر کا تعلق ہے وہ سننے کے لحاظ سے اچھی تھیں لیکن عملی طور پر اس لحاظ سے کمی تھی کیونکہ مرد اور عورتیں علیحدہ علیحدہ تھے۔

حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ لجنہ کی طرف گئی تھیں؟

موصوفہ نے جواب دیا کہ وہ لجنہ کی طرف نہیں جاسکیں۔ **جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** آپ نے مردوں میں بیٹھ کر کس طرح معلوم کرلیا کہ مردوں اور عورتوں میں برابری نہیں ہے۔ عورتوں میں جا کر معلوم کرتیں کہ وہ خوش ہیں کہ نہیں۔ برابری ہے یا نہیں؟

**حضور انور نے فرمایا:۔** social science میں دو نظریے ہوتے ہیں۔ آپ نے صرف آدھا دیکھا ہے تو آپ نے کس طرح یہ نتیجہ نکال لیا کہ عملی طور پر کمی تھی۔ اگر جا کر دیکھتیں اور پھر کوئی کمی نظر آتی تو اعتراض بنتا تھا۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** ابھی نماز ہونے والی ہے۔ آپ عورتوں میں جا کر بیٹھیں، ان سے بات چیت کریں اور پھر دیکھیں کہ کیا ان کو کوئی احساس کمتری یا ذہنی دباؤ تو نہیں۔ کیا وہ علیحدہ بیٹھ کر خوش ہیں یا نہیں؟

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** ہماری عورتیں کام بھی کرتی ہیں۔ مرد ڈاکٹر حضرات کے ساتھ بھی کام کرتی ہیں۔ ان میں ٹیچرز بھی ہیں۔ سائنس کے شعبہ سے بھی تعلق ہے اور بعض دوسرے پروفیشن بھی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ یہ سب پردے کی رعایت رکھتے ہوئے مردوں کے ساتھ کام کرتی ہیں۔ اسی طرح جہاں مذہبی مواقع ہوں وہاں وہ علیحدہ رہ کر اپنی آزادی کے ساتھ مل کر اپنے پروگرام کرتی ہیں۔ عورتوں کے جلسہ گاہ میں ان کی اپنی تقاریر تھیں۔ انہوں نے اپنے پروگرام کئے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** اسلام کہتا ہے کہ مرد اور عورتوں کے کاموں کی تقسیم کار ہے۔ میں مختلف جگہوں پر اپنے ایڈریسز میں بتا چکا ہوں کہ ہماری جماعت میں مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ تعلیم یافتہ ہیں، مردوں کی نسبت عورتوں کا معیارِ تعلیم زیادہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں آزاد ہیں تو ہی زیادہ بہتر تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** آپ جب اگلی بار آئیں تو سوالات تیار کر کے لائیں اور مردوں اور عورتوں دونوں سے سوالات کریں اور پھر دیکھیں کہ دونوں میں زیادہ تعلیم یافتہ کون ہے؟ آپ سوالات لے کر آئیں اور انٹرویوز کریں۔

**☆ اس کے بعد موصوفہ نے پردہ کی ضرورت کے بارہ میں سوال کیا۔**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** پردہ کی بحث لمبی ہے۔ ایک دنیاوی علم ہے اور ایک مذہبی علم ہے اور مذہبی تعلیم ہے۔ خدا تعالیٰ کی بات ہم نے ماننی ہے۔ اس کے مطابق ہم نے عمل کرنا ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** مردوں کی نفسیات بھی دیکھنی چاہئیں۔ قرآن کریم نے پہلے مردوں کو کہا ہے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور پھر عورتوں کو کہا ہے کہ وہ پردہ کریں۔ مرد عورتوں کو دیکھتے رہتے ہیں جبکہ عورتیں ایسا نہیں کرتیں۔ اس کے باوجود عورتوں کو کہا ہے کہ احتیاط کریں، مردوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ سے بات کر کے میں محظوظ ہوا ہوں۔

ملاقات کے اختتام پر وفد کے ممبران نے تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

..........................................

## پرتگال کا وفد

اس کے بعد پرتگال سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ پرتگال سے 11 افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ سالانہ جرمنی 2017 میں شمولیت اختیار کی تھی۔

☆ اس وفد میں جماعت احمدیہ پرتگال کے ایک دوست جناب پروفیسر پاؤلو دِی موراِئش Professor Paulo de Morais بھی شامل تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر پاؤلو دِی موراِئش پرتگال کے دوسرے بڑے شہر Porto کی ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور گزشتہ سال ملک کے صدارتی انتخابات میں اہم امیدوار تھے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پروفیسر صاحب سے حال وغیرہ دریافت فرمایا اور فرمایا کہ شاید آپ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہوئے تھے۔ اس پر پروفیسر صاحب نے بتایا کہ وہ امسال پیس سمپوزیم میں شامل ہوئے تھے اور انہیں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا تھا۔ پروفیسر صاحب نے بتایا کہ اب انہیں جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ حضور کا پیغام بہت ہی پیارا، خوبصورت اور پُرامن تھا اور میری خواہش ہے کہ آپ پرتگال آئیں اور ہمارے ملک میں بھی یہ پیغام دیں، آپ کا یہ پیغام بہت مفید ثابت ہوگا۔ پروفیسر صاحب نے کہا کہ وہ اس کے لئے پارلیمنٹ میں یا کسی یونیورسٹی میں حضور کے وزٹ اور خطاب کا انتظام کروا سکتے ہیں۔ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں ضرور آؤں گا اور اگر پارلیمنٹ میں انتظام نہ بھی ہو سکے تو کسی ہوٹل میں اس کا انتظام کیا جا سکتا ہے اور سیاسی عمائدین کو وہاں بھی مدعو کیا جا سکتا ہے۔

☆ اس کے بعد محمد صالح طورے صاحب نے بتایا کہ حضور میرا تعلق گنی بساؤ سے ہے اور پرتگال میں قیام پذیر ہوں اور اڑھائی سال سے بطور مبلغ کام کر رہا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر صالح صاحب نے بتایا کہ انہوں نے جامعہ احمدیہ گھانا سے تعلیم حاصل کی ہے۔

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** اسی لئے آپ انگلش بول رہے ہیں کہ آپ جامعہ گھانا سے پڑھے ہوئے ہیں۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ایک اور ممبر عبداللہ سیسے صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں سے ہیں اور کب بیعت کی ہے؟

موصوف نے بتایا کہ حضور میرا تعلق گنی بساؤ سے ہے لیکن پرتگال میں قیام پذیر ہوں اور دو سال قبل میں نے بیعت کی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیسے صاحب نے عرض کیا کہ اُن کی فیملی احمدی ہے اور گنی بساؤ میں مقیم ہے۔

نیز موصوف نے عرض کیا کہ: میرے مرحوم بھائی اور فیملی کے دیگر افراد کو احمدیت کی وجہ سے بہت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، جیل میں بھی ڈالا گیا لیکن وہ ثابت قدم رہے۔ ان کی خواہش تھی کہ وہ خلیفۂ وقت کو دیکھیں اور ملاقات کریں۔ وہ تو خلیفۂ وقت کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکے لیکن ان کا یہ خواب آج اس طرح پورا ہو رہا ہے کہ مجھے حضورِ انور کو دیکھنے اور ملاقات کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

عبداللہ سیسے صاحب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہمارے ملک گنی بساؤ میں مبلغین کو بھجوانے کی بہت ضرورت ہے۔ اس پر **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ آپ وہاں کے نوجوانوں کو جامعہ احمدیہ بھجوائیں تا کہ وہ تعلیم حاصل کر کے واپس اپنے ملک میں کام کر سکیں۔

عبداللہ سیسے صاحب نے عرض کہ ہمیں پاکستانی تجربہ کار مبلغین کی بھی ضرورت ہے۔ وہاں اس وقت ایک پاکستانی مبلغ موجود ہیں لیکن ہمیں گنی بساؤ میں ایک سے زیادہ پاکستانی مبلغین کی ضرورت ہے۔

**اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** ہم نے پوری دنیا کو مبلغین دینے ہیں اور جُوں جُوں مبلغین تیار ہو رہے ہیں انہیں مختلف ممالک میں بھجوایا جا رہا ہے، آپ بھی نوجوانوں کو تیار کر کے جامعہ احمدیہ بھجوائیں تا کہ وہ تعلیم حاصل کر کے اپنے ملک کی خدمت کر سکیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد صالح طورے صاحب مبلغ سلسلہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ لگتا ہے پرتگال سے زیادہ گنی بساؤ میں مبلغین کی ضرورت ہے۔ کیوں نہ آپ کو واپس گنی بساؤ بھجوا دیا جائے؟ اس پر محمد صالح طورے صاحب نے کہا جیسے حضور کا حکم ہو، میں حاضر ہوں۔

☆ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک عرب احمدی دوست عمر بورغ صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ لگتا ہے آپ پہلے مجھ سے مل چکے ہیں؟

اس پر عمر بورغ صاحب نے بتایا کہ میرا تعلق مراکش سے ہے لیکن پرتگال میں قیام پذیر ہوں اور سال 2013ء میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے سپین میں مسجد بیت الرحمن Valencia کی افتتاحی تقریب کے موقع پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا، کیا پہلی بار جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی ہے؟ موصوف نے بتایا کہ مجھے پہلی بار جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ جلسہ کے انتظامات دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سے دل کو اطمینان اور سکون حاصل ہوا۔

☆ پرتگال میں رہائش پذیر گنی بساؤ سے تعلق رکھنے والے ایک دوست صالح گانو صاحب کو جلسہ سالانہ کے موقع پر بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ انہوں نے بتایا کہ: یہاں آنے سے پہلے بالکل مطمئن نہیں تھا اور میرے دل و دماغ میں کئی شکوک و شبہات تھے لیکن یہاں کے ماحول اور خلیفۂ وقت کے خطابات کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا اور میں نے یہ مشاہدہ کیا کہ خلیفۂ وقت اپنے خطابات کو قرآنِ کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔ حضور انور کے خطابات سُن کر میرا دل اب مطمئن ہو گیا اور مجھے اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارہ میں آگاہی ہوئی۔ چنانچہ مجھے بیعت کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے۔

موصوف نے کہا:۔ ہماری گنی بساؤ کی قوم غفلت کی نیند سو رہی ہے اسے بیدار کرنے کی اشد ضرورت ہے تا کہ وہ اس سچائی کو تسلیم کر سکیں۔

☆ گنی بساؤ سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان ابوبکر سانیا جو پرتگال میں پبلک سیکیورٹی میں ماسٹر کر رہے ہیں۔ ان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ تعلیم مکمل کرنے کے بعد پرتگال میں ہی قیام کریں گے؟

اس پر موصوف نے بتایا کہ وہ حکومت گنی بساؤ کے وظیفہ پر تعلیم حاصل کرنے آئے ہیں اور واپس جا کر اپنے ملک کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** آپ کا بہت اچھا فیصلہ ہے۔ آپ کو واپس جا کر ملک کی خدمت کرنی چاہئے۔

موصوف نے بتایا کہ: سیکیورٹی کے جو انتظامات انہوں نے جلسہ کے موقع پر دیکھے ہیں وہ بہت ہی منفرد تھے، چالیس ہزار کے مجمع کو سنبھالنا اور وہ بھی پولیس کی مدد کے بغیر یہ ان کے لئے ایک غیر معمولی بات ہے۔ اتنے بڑے مجمع کو سنبھالنا تو ایک اسٹیٹ کے لئے بھی مشکل ہو جاتا ہے، لڑائی جھگڑے اور دنگا فساد کا کوئی نہ کوئی واقعہ ہو جاتا ہے۔ یہاں مجھے جلسہ کے دوران پولیس کا کوئی شخص دکھائی نہیں دیا، اس کے باوجود کسی کو دوسرے سے لڑتے نہیں دیکھا بلکہ تمام لوگ پیار، محبت اور اخوت کے جذبہ سے سرشار نظر آئے، اس بات نے میرے دل پر بہت اثر کیا ہے۔ نیز بتایا کہ ہمارے افریقہ کے ممالک میں اگر پولیس کی مدد بھی شامل ہو تب بھی اس طرح کا پُرامن اجتماع کروانا ممکن نہیں ہوتا۔

☆ پرتگال میں رہائش پذیر مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک دوست محسن زُہدی صاحب کو جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت اور بیعت کرنے کی سعادت بھی عطا ہوئی۔ واپسی کی جلد ٹکٹ کی وجہ سے ان کی پرتگال کے وفد کے ساتھ حضورِ انور سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ جانے سے پہلے انہوں نے آڈیو پیغام میں جماعت اور خلیفہ وقت سے اپنے پیار اور محبت کا اظہار کچھ اس طرح کیا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں جماعتِ احمدیہ کا انتہائی شکر گذار ہوں جس نے مجھے سچے، حقیقی اور مطہر اسلام کی راہ دکھائی جو میں نے کہیں اور نہیں پائی۔ میں نے احمدیت میں سچی اخوّت اور مل جل کر کام کرنے کی روح دیکھی جو شاذ و نادر ہی کہیں نظر آتی ہے۔ میں اُس وقت کے لئے جو میں نے اِن دنوں یہاں گذارا ہے شکر گذار ہوں کیونکہ میں نے اسلام کے بارہ میں یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر خلیفہ وقت سے ملاقات کا موقع تو نہیں مل سکا لیکن میں ان کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگلی دفعہ ضرور ملاقات ہوگی۔ شکریہ احمدیہ۔ مع السلام"

پرتگال کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام ایک بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں غلط نظریات کی تردید............از صفحہ نمبر 4

راہ میں قربانی کرنے والوں کو قتل کرتے اور قتل کرواتے ہیں۔

❁ سورۃ المائدہ کی آیت 43 میں ان مخالفین اسلام کا ذکر کر کے جو جھوٹ سننے والے اور حرام کھانے والے ہیں: سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ۔ آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرماتا ہے کہ اگر یہ لوگ بھی تمہارے پاس فیصلہ کروانے آئیں تو تمہیں اختیار ہے کہ ان کے فیصلے کرو یا ان سے اعراض کرو: وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ لیکن اگر ایسے شیطان لوگوں کے بارہ میں بھی آپ فیصلہ فرمائیں تو عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ فرمائیں۔ اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

یہ مولوی صاحبان جو بے گناہ مردوں، معصوم عورتوں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو قتل کرتے اور قتل کرواتے ہیں کیا یہ عدل وانصاف کے مطابق ہے؟

❁ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اسلام سے مرتد ہونے والے کے لئے قطعاً قتل کی سزا مقرر نہیں کی گئی۔ قرآنی شریعت کی ایک بھی آیت پیش نہیں کر سکتے جس میں یہ حکم ہو۔ ہاں سورۃ المائدہ کی آیت 55 میں یہ بشارت دی گئی ہے کہ: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ کہ اگر کوئی شخص اسلام لا کر پھر مرتد ہو جاتا ہے تو اللہ اس کی جگہ ایک قوم لے آئے گا۔ جن سے خدا محبت کرے گا اور وہ خدا سے محبت کریں گے۔ اس آیت میں مرتد کی قتل کی سزا کی طرف کوئی اشارہ بھی نہیں۔

(باقی آئندہ)

# نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 20/ستمبر 2017ء بروز بدھ نماز عصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ جعفرین اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد سلیم صاحب۔ آف سٹیونج۔ یوکے) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

## نماز جنازہ حاضر:

**مکرمہ جعفرین اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد سلیم صاحب۔ آف سٹیونج۔ یوکے)**

19 ستمبر کو 34 سال کی عُمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کا تعلق برالی (کوٹلی آزاد کشمیر) کی مخلص فیملی سے تھا۔ کوٹلی میں جماعت کی انتہائی مخالفت کے وقت آپ کی فیملی نے بہت جُرأت سے مخالفین کا مقابلہ کیا۔ اس کے نتیجے میں مرحومہ کے بڑے بھائی اور چچا کو اسیر راہِ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ آپ جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے والی بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ حضور انور کا خُطبہ بڑی باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ بیماری کا وقت بہت صبر و استقامت کے ساتھ گزارا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے کی عُمر پانچ سال ہے۔

## نماز جنازہ غائب:

**1۔ مکرم ملک نور احمد صاحب (آف معراجکے ضلع سیالکوٹ)**

3 ستمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت مخلص، باوفا اور بہادر انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

**2۔ مکرم ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب (آف دارالعلوم غربی ربوہ)**

کچھ عرصہ قبل وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ چندے بروقت ادا کرتے اور اس کے علاوہ کئی غریب خاندانوں کا اپنی طرف سے وظیفہ بھی لگایا ہوا تھا۔ اپنے حلقہ میں بطور امام الصلوٰۃ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی قراءت بہت اچھی تھی اور قرآن کریم کا بہت سارا حصہ زبانی یاد تھا۔ بڑے مخلص، نیک اور باوفا انسان تھے۔

**3۔ مکرم ناصر محمود صاحب (آف بولٹن۔ یوکے)**

7/ اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوفی ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بیٹے تھے۔ میٹرک تک تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ 1954ء میں پاکستان آرمی جائن کی اور 1977ء میں بطور میجر ریٹائر ہوئے۔ 2009ء میں یوکے شفٹ ہوئے اور یہاں اپنے بیٹے کے پاس رہائش پذیر تھے۔ آپ بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ پیار کا تعلق تھا۔ جماعت کا کوئی بھی عہدیدار چندہ لینے یا ملنے آتا تو اس کا بہت احترام کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

**VACANCY Minister of Religion Ahmadiyya Muslim Community: Indonesian Speaker**

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own religious training academy and faith based TV channels for viewers all over the world.

**ABOUT THE ROLE:**

We are inviting applications for the following post of Minister of Religion. Candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition a recent qualification equivalent to English Language level B2 on the CEFR(overall band score of 5.5).

He should have the additional qualification/experience listed below. The successful applicant may be posted at any one of the mission centres in the UK. This is a permanent position to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

| | Main qualification/work | Likely posting |
|---|---|---|
| Indonesian speaker | Prepare and present religious programmes on TV | London SW19 |

**JOB DESCRIPTION:**

You would be required to do some or all of the following:

Lead and encourage attendance at obligatory prayers deliver sermons on Fridays and other gatherings preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community enter into correspondence with members and the general public defend the teachings against opponents and non-believers translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above carry out research on relevant secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters liaise with members of the community and resolve social problems introduce programmes host religious talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes attend promotional events for our faith community, conferences and social functions and related administrative duties.

**EXPERIENCE REQUIRED:**

You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam)and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam AhmadFounder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have language skills in Urdu, Arabic and with a good understanding of Indonesian and a reasonable command of English. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years.

You must have a good record of performance, preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East.You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, good interpersonal skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

**QUALIFICATIONS REQUIRED:**

You are expected to have either a Shahid"degree"or equivalent gained from attending a 4 years full-time Jamia Ahmadiyya college OR equivalent qualification in Islamic religious studies or a relevant HND level qualification plus at least two years' relevant work experience as an Imam.

**PACKAGE:**

The stipend/customary offerings package include the following:

**Stipend of £5,100-/per annum(for 35 hours a week on average plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer travel expenses reimbursed(25 days holidays per annum.)**

**Closing Date: 2 December 2017**

Please apply to:

Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:

The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,

16 Gressenhall Road London SW18 5QL


قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

**شریف جیولرز**

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

MOT

**CLASS IV: £48**

**CLASS VII: £56**

**Servicing, Tyres & Exhausts.**

**Mechanical Repairs**

**All Makes & Models**

**Rutlish Auto Care Centre**

**Rutlish Road**

**Wimbledon - London**

**Tel: 020 8542 3269**

## بقیہ: خطاب حضورانور از صفحہ نمبر 2

ہندوؤں کا بھی خدا ہے، مسلمانوں کا بھی خدا ہے اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کا بھی خدا ہے۔ وہ ہر ایک کا ربّ ہے۔ پس تمام مخلوق اس کی ہے اور وہ مخلوق کا پالنے والا ہے۔ اس کا فیض عام ہے۔ جب اس کا فیض عام ہے اور تمام مخلوق اسی کی ہے، سب کو وہ پالنے والا ہے تو پھر مذہبی یا کسی بھی اختلاف کی وجہ سے فتنہ کیوں پیدا کر رہے ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس زمانے میں اس بات کا اِدراک دیا کہ فتنہ وفساد کی بنیاد اُس وقت پڑتی ہے جب احساس برتری جنم لینا شروع کر دیتا ہے۔ جب مذاہب اور قوموں میں یہ احساس پیدا ہونا شروع ہوتا ہے کہ خدا صرف ہمارا ہے اور دوسری قوموں اور مذہبوں سے اس کا کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ لیکن اسلام جب یہ کہتا ہے کہ ہمارا خدا ربّ العالمین ہے تو گویا وہ اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ جب ہم سب کا خدا ایک ہے، وہی ایک خدا ہے جو ہم سب کا پالنے والا ہے اور پیدا کرنے والا ہے تو پھر ہم آپس میں امن و سلامتی سے رہیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’خدا نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا ہے جو سورۃ فاتحہ میں ہے کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ یعنی تمام کامل اور پاک صفات خدا سے خاص ہیں جو تمام عالموں کا ربّ ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’عالَم کے لفظ میں تمام مختلف قومیں اور مختلف زمانے اور مختلف ملک داخل ہیں اور اس آیت سے جو قرآن شریف شروع کیا گیا یہ درحقیقت ان قوموں کا ردّ ہے جو خدا تعالیٰ کی عام ربوبیت اور فیض کو اپنی ہی قوم تک محدود رکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کے بندے ہی نہیں اور گویا خدا نے ان کو پیدا کر کے پھر ردّی کی طرح پھینک دیا ہے یا ان کو بھول گیا ہے اور یا (نعوذ باللہ) وہ اس کے پیدا کردہ ہی نہیں۔‘‘ (پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 440)

پس جن کی یہ سوچ ہو کہ خدا نے صرف ہمیں ہی ہر ایک سے برتر بنایا ہے اور دوسرے گویا خدا کے پیدا کردہ ہی نہیں ہیں یا خدا نے ان لوگوں کو پیدا کر کے ردّی کی طرح پھینک دیا ہے وہ حقیقت میں اپنے اس احساس برتری کی وجہ سے دنیا میں فتنہ پیدا کرتے ہیں اور دنیا کے امن کو برباد کرتے ہیں۔

گزشتہ دنوں امریکہ کے صدر کے ایک قریبی دوست اور سیاستدان نے بڑا کھل کر ٹی وی پر یہ بیان دیا کہ ہم سفید نسل کے لوگ جو ہیں دنیا کی سب نسلوں سے برتر ہیں، بہتر ہیں اور ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم ان پر حکومت کریں۔ اور اپنی مرضی سے جو چاہیں کریں اور سب سے کمتر اس نے کالے رنگ والوں اور افریقیوں کو کہا بلکہ یہاں تک کہا کہ ان کے رنگ کی وجہ سے ان میں وہ دماغی صلاحیتیں بھی نہیں ہو سکتیں جو سفید رنگ والوں میں ہیں۔ گویا تکبر نے اس کو اس حد تک بے باک کر دیا ہے کہ وہ خدا کے مقابل پر اپنے آپ کو کھڑا کر رہا ہے۔ اسلام کو بدنام کرنے والے جو لوگ ہیں وہ ذرا سوچیں کہ کیا یہ بیان امن کو قائم کرنے والا بیان ہے۔ یہ بیان اُن کے دل کی آواز ہے جو متکبر لوگ ہیں اور ظاہری طور پر چاہے یہ جتنے بھی انصاف اور امن اور سلامتی کے نعرے لگا لیں حقیقت میں یہ اس مقصد اور ایجنڈے کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے جس کا یہ اظہار کرتے ہیں اور ابھی مَیں نے بتایا کہ یہ کر رہے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ اور جا بجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اُس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے۔‘‘ فرمایا ’’جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡہَا نَذِیۡرٌ (الفاطر:25) کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا‘‘۔ فرماتے ہیں ’’سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانے تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام مکانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اُسی سے ہے اور اُسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اُس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانے میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانے میں مخفی رہا۔ پس اُس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانے کو بے نصیب ٹھہرایا۔‘‘

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 442-441)

پس جو یہ کہتے ہیں کہ گورے زیادہ عقل والے ہیں، زیادہ دماغ والے ہیں، ان کی صلاحیتیں زیادہ ہیں۔ وہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں صلاحیتیں رکھی ہیں اور ہر قوم کو اپنے فیض سے فیض پہنچایا ہے۔ دنیاداروں کے اپنے آپ کو برتر اور دوسروں سے بعض معاملات میں بہتر کہنے کے علاوہ دوسرے مذاہب بھی اس طرح کھل کر برابری کا اظہار نہیں کرتے جس طرح اسلام کی تعلیم نے کیا ہے۔ یہ اسلام ہی کی تعلیم ہے جو کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مذہبی لحاظ سے بھی برابری کا سلوک کیا ہے اور ہر قوم میں نبی بھیجے ہیں اور تمام انبیاء اللہ تعالیٰ کے پیغام کے لحاظ سے ایک ہی پیغام لے کر آئے ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ پس مسلمان ہی صرف اس بات کے پابند ہیں کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہر قوم میں نبی مانیں۔ کوئی دوسرے مذاہب والے اس کے پابند نہیں کیونکہ قرآن کریم نے یہ تعلیم دی ہے کہ ہر قوم میں نبی آئے اور ہم ہر ایک پر ایمان لاتے ہیں۔ جب ہر قوم میں ہم نبی مانیں گے تو پھر یہ نہیں کہہ سکتے کہ تمہارا نبی جھوٹا ہے یا تمہارے نبی کی تعلیم غلط ہے۔ یہ ایک مسلمان کہہ ہی نہیں سکتا کیونکہ اس طرح کہنے سے وہ قرآن کریم کو نعوذ باللہ غلط کہے گا۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ مذہبی رواداری اور امن کی تعلیم میں اسلام کی تعلیم کا کوئی اور تعلیم مقابلہ ہی نہیں کر سکتی۔ جبکہ اس کے مقابلے میں ایک عیسائی یا یہودی یا کسی بھی مذہب کا شخص جو ہے وہ نامناسب الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر سکتا ہے۔ لیکن ایک مسلمان اس بات پر مجبور ہے کہ وہ کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام یا موسیٰ علیہ السلام اور اسی طرح دوسرے مذاہب کے بانی اور انبیاء ہیں ان کا نام عزت سے لے۔ دوسرے مذاہب والے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق غلط باتیں کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے بنتے ہیں تو ہم مسلمان ہر نبی کے ساتھ علیہ السلام کا لفظ استعمال کر کے ان پر سلامتی بھیج رہے ہوتے ہیں۔ ان کی عزت اور احترام قائم کر رہے ہوتے ہیں۔ پس اسلام ہی ہے جو سب سے زیادہ امن اور سلامتی کی تعلیم دینے والا مذہب ہے اور اپنے ماننے والوں کو کہتا ہے کہ تم نے ہر حالت میں صلح کی بنیاد ڈالنی ہے۔

چنانچہ مذہبی اختلاف کو دُور کرنے اور آپس میں امن سے رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس انتہا تک مسلمانوں کو ہدایت فرمائی ہے کہ فرمایا کہ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدۡوًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ۔ کَذٰلِکَ زَیَّنَّا لِکُلِّ اُمَّۃٍ عَمَلَہُمۡ ثُمَّ اِلٰی رَبِّہِمۡ مَّرۡجِعُہُمۡ فَیُنَبِّئُہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ (الانعام:109) اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر قوم کو ان کے کام خوبصورت بنا کر دکھائے ہیں۔ پھر ان کے رب کی طرف ان کو لوٹ کر جانا ہے۔ تب وہ انہیں اس سے آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

دنیا کے فسادوں کو دُور کرنے اور آپس میں امن سے رہنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ فرمایا کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ بتوں کو پکارتے ہیں اور شرک کے مرتکب ہو رہے ہیں اور شرک اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارا کام نہیں کہ ان کے بتوں کو برا کہو۔ ہر ایک کے مذہبی جذبات ہوتے ہیں یا اپنے جذبات ہوتے ہیں، صحیح ہیں یا غلط ہیں، تم بغیر حکمت کے ان کے بتوں کو برا کہو گے تو وہ جہالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو گالیاں دیں گے۔ پھر تمہارے جذبات بھی انگیخت ہوں گے اور فتنہ وفساد کی آگ بھڑکے گی۔ اس لئے تم اس سے بچو۔ مرنے کے بعد سب نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے وہاں وہ خود ان کے درمیان فیصلہ کرے گا کہ اصل رب کون ہے۔ پالنے والا کون ہے۔ ضروریات پوری کرنے والا کون ہے۔ جزا و سزا کا مالک کون ہے۔ پس یہ وہ سنہری اصول ہے جو جہاں فتنہ وفساد کو مٹاتا ہے وہاں سلامتی کی تعلیم دیتا ہے، وہاں مسلمانوں کے اعلیٰ اخلاقی معیاروں کو بھی بڑھاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس قدر ہمیں طریقِ ادب اور اخلاق کا سبق سکھلایا ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ لَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدۡوًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ۔ (الانعام:109) یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو کہ وہ پھر تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے کیونکہ وہ اُس خدا کو جانتے نہیں۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’اب دیکھو کہ باوجودیکہ خدا کی تعلیم کی رُو سے بُت کچھ چیز نہیں ہیں مگر پھر بھی خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں اور اُن گالیوں کے تم باعث ٹھہر جاؤ۔‘‘ (پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 461-460)

اگر کوئی مسلمان اس تعلیم پر عمل نہیں کرتا تو یہ اس کے عمل کا قصور ہے نہ کہ تعلیم کا۔ غیر مسلم اسلام کی تعلیم کو بغیر سوچے سمجھے غلط کہتے ہیں اور استہزاء کرتے ہیں۔ حقیقت میں تو وہ لوگ ہیں جو دنیا کے امن کو برباد کر رہے ہیں نہ کہ اسلام کی تعلیم۔ پس اسلام کی تعلیم کو موردِ الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اگر کوئی مسلمان غلط حرکت کرتا ہے تو یہ اس کا ذاتی فعل ہے جو تعلیم سے ہٹ کے ہے اور اگر جاننے کے باوجود اسلام کو غیر مسلم بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے تو پھر وہ لوگ اس کے ذمہ دار ہیں۔

پس اسلام میں اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جو نہ تو کسی قسم کے جبر کی تعلیم دیتی ہیں، نہ فساد کی بلکہ امن اور صلح اور صفائی اور سلامتی کا پیغام جتنا اسلامی تعلیم دیتی ہے اس کا کوئی اور تعلیم مقابلہ کر ہی نہیں سکتی۔

مثلاً سورۃ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوۡ شَآءَ رَبُّکَ لَاٰمَنَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ کُلُّہُمۡ جَمِیۡعًا۔ اَفَاَنۡتَ تُکۡرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ (یونس:100) اور اگر تیرا رب چاہتا تو جو بھی زمین میں بستے ہیں اکٹھے سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا تُو ان لوگوں کو مجبور کر سکتا ہے حتی کہ وہ ایمان لانے والے ہو جائیں۔

پس اگر دنیا کو جبر کے ساتھ منوانا ہوتا اور جو نہ مانے یا جو مذہبی اختلاف رکھتا ہو اس کے ساتھ زبردستی کرنی ہوتی، امن برباد کرنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ نہ فرماتا کہ تُو لوگوں کو مسلمان ہونے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ چاہتا اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی طاقت میں ہے کہ وہ تمام دنیا کے انسانوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کر دیتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں چاہا کیونکہ یہ جبر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا تو اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ تُو بھی دنیا کو مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار نہیں دیا تو پھر کسی اور کا کیا اختیار ہو سکتا ہے۔ یہ مولوی اور جو دوسرے دہشتگرد کہتے ہیں کہ ہم زبردستی کر لیں گے یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف حرکتیں ہیں جو وہ کرتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَقُلِ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡیُؤۡمِنۡ وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡیَکۡفُرۡ (الکھف:30) اور کہہ دے کہ حق وہی ہے جو تمہارے رب کی طرف سے ہو۔ پس جو چاہے وہ ایمان لے آئے اور جو چاہے سو انکار کر دے۔

پس اگر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار نہیں کہ جبر سے منوائیں تو پھر آجکل کے علماء اور یہ نام نہاد تنظیمیں جیسا کہ میں نے کہا ان کو کس طرح اختیار ہو سکتا ہے کہ اسلام پھیلانے میں جبر کریں اور اسلام کے نام کو بدنام کریں۔ پس اگر کوئی اسلام کے نام پر غلط حرکت کرتا ہے تو وہ ملزم ہے نہ کہ ہم اسلام کی تعلیم کو غلط کہیں۔ اسلام تو صلح و آشتی اور محبت و سلامتی پھیلانے والا مذہب ہے۔ امن دینے والا مذہب ہے۔

یہ باتیں جو اَب تک میں نے بیان کی ہیں یہ ان دونوں طریقوں کو غلط قرار دیتی ہیں، ان غیر مسلموں کو بھی جو اسلام کو شدت پسندی اور فتنہ وفساد کا مذہب قرار دیتے ہیں اور ان مسلمانوں کو بھی جو اسلام کے نام پر دہشتگردی

کرتے اور دنیا کے امن کو برباد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس خوبصورت تعلیم کے بعد مسلمانوں کے ایسے عمل جس نے دنیا میں غیر مسلموں کو اسلام پر انگلی اٹھانے کی جرأت دی ہے یقیناً ان مسلمانوں کی بدقسمتی ہے لیکن نام نہاد علماء نے جو دنیا میں بگاڑ پیدا کیا ہے اس کا یہ نتیجہ ہونا تھا اور اس زمانے میں اس بگاڑ کے سُدھارنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے جنہوں نے پھر قرآن کریم کی روشنی میں اسلام کی خوبصورت حقیقی تعلیم دکھائی تھی اور آپ نے دکھائی۔ قرآن کریم مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں ہی اسلام کی خوبصورت حقیقی تعلیم دکھائی جاسکتی ہے اور اس پر عمل کیا جاسکتا ہے اور یہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کھول کر بیان کی اور دکھائی۔

قرآن کریم خانہ کعبہ کے مقام کے بارے میں کہتا ہے یا مکہ کے مقام کے بارے میں کہتا ہے کہ مَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا۔ (آل عمران:98) جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں آ گیا۔ یہاں اٰمِناً کے دونوں معنی ہیں کہ جو اس میں داخل ہوگا وہ بھی امن میں ہوگا۔ جو اس کو مانے گا وہ بھی امن میں ہوگا اور یہ لوگ دوسروں کے لئے بھی امن مہیا کرنے والے ہوں گے۔ اس کا پہلا عملی اظہار ہمیں اس وقت نظر آتا ہے جب فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور اپنے صحابہ کے جانی دشمنوں کی جان بخشی کے لئے امن اور سلامتی کا اعلان کر دیا۔ ایک انصاری سردار نے اس وقت کہا کہ آج ہم قریش سے بدلہ لیں گے اور قریش کو ذلیل کریں گے تو ابوسفیان نے یہ بات سن لی۔ یہ سن کر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہ مَیں نے انصاری سردار سے سنا ہے۔ کیا آج اس شہر میں باوجود ہمارے پرانے ظلموں کے آپ ہمیں امن نہیں دیں گے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج تم سب کو باوجود تمہارے ظلموں کے امن دیا جائے گا کیونکہ اب یہ امن والا شہر قرار دیا گیا ہے۔ خانہ کعبہ اب امن کی جگہ قرار دی گئی ہے۔ اور جو کچھ انصاری سردار نے کہا ہے آپؐ نے فرمایا کہ وہ غلط کہا ہے۔ آج کے دن سے ہی تو اس مقدس شہر اور خانہ کعبہ سے رحم، امن اور سلامتی کی تعلیم دنیا میں پھیلنی ہے۔ آپ نے اس انصاری سردار کے جھنڈے کو دوسرے سردار کو دے دیا کہ اس نے یہ بات کیوں کہی ہے اور اس شہر کا امن اور سلامتی کا جو مقام تھا اس کا عملی نمونہ ثابت کر کے دکھا دیا۔

(شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد3 صفحہ409 باب غزوۃ الفتح الأعظم مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

پس یہ ہے وہ اسلام کی امن اور سلامتی کی تعلیم کہ جانی دشمنوں کو بھی غلبہ پانے پر معاف کر دیا اور سزا کی بجائے رحم کا سلوک فرمایا۔ کون ہے جو آج کی اس نام نہاد مہذب دنیا میں یہ عمل دکھا سکے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سلامتی کی طرف بلانے کے بارے میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ وَاللّٰہُ یَدۡعُوۡۤا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ۔ (یونس:26) اور اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جہاں یہ فرماتا ہے کہ آؤ اور سلامتی کے گھر میں داخل ہو جاؤ وہاں سلامتی کے گھر میں داخل ہونے والوں کا نام بھی اس نے مُسلم رکھا ہے۔ یعنی وہ لوگ جو سلامتی پھیلانے والے اور امن قائم کرنے والے ہیں۔ اگر کوئی اس لفظ کے تقدّس کا خیال نہیں کرتا تو یہ اس کا قصور ہے۔

پھر ایک دوسرے کو ملنے پر اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہو۔ ایک دوسرے پر سلامتی بھیجو۔ (سنن الترمذی کتاب الاستئذان والآداب باب ما جاء فی افشاء السلام حدیث 2688)

پس کیا حقیقت میں جو اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہہ کر سلامتی بھیجتا ہے وہ تلوار اٹھا کر قتل و غارتگری کرے گا اور امن برباد کرے گا؟

اسی طرح اپنی نمازیں ہم دیکھتے ہیں، نماز سے فارغ ہوتے وقت دائیں بائیں اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ ہم کہتے ہیں۔ یعنی مَیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے فارغ ہو کر دائیں بھی امن اور سلامتی کا اور بائیں بھی امن اور سلامتی کا اور آگے بھی اور پیچھے بھی امن اور سلامتی کا پیغام دیتا ہوں۔ پس اسلام کبھی بھی امن و سلامتی کو ختم کرنے والا نہیں رہا۔ جبر و تشدد کرنے والا نہیں رہا۔ اس کی تعلیم ہی ایک ایسی خوبصورت تعلیم ہے جو سب مذاہب سے زیادہ امن اور سلامتی کی تعلیم دیتی ہے۔

پھر قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ اصل امن اور سلامتی کا مرکز یہی حرم ہے۔ فرمایا: اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّیُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنۡ حَوۡلِہِمۡ۔ اَفَبِالۡبَاطِلِ یُؤۡمِنُوۡنَ وَبِنِعۡمَۃِ اللّٰہِ یَکۡفُرُوۡنَ (العنکبوت:68) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ایک امن والا حرم بنایا ہے جبکہ اس کے ارد گرد کے لوگ اُچک لئے جاتے ہیں۔ تو پھر کیا وہ جھوٹ پر ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمت کا انکار کریں گے۔ یہ اعلان ہے کہ خانہ کعبہ کا حقیقی مقصد امن اور سلامتی کا قیام ہے اور یہ مسلمانوں کی بھی بڑی ذمہ داری ہے جو اُن پر ڈالی گئی ہے کہ اسے ہمیشہ امن اور سلامتی کا ہی مرکز رکھیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعلان فرما رہا ہے کہ اس سے تعلق رکھنے والے امن میں رہیں گے۔ یعنی سچا امن صرف انہی سے ملے گا جو خدائے واحد پر ایمان لا کر بیت اللہ کے ساتھ سچا تعلق رکھیں گے۔ یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے خاص طور پر ان ملکوں کے ان مسلمان بادشاہوں کی کہ ایسی واضح ضمانت کے بعد بھی پھر بجائے اس کے کہ اپنی نظر خدائے واحد پر رکھیں اور اس مقصد کی طرف دیکھیں جو خانہ کعبہ کی تعمیر کا مقصد ہے، جو خانہ کعبہ کا مقصد ہے، جس کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے، اور امن قائم کرنے کی کوشش کریں، اپنی دولت اور طاقت کے زعم میں ظلموں پر اتر رہے ہیں۔ اور امن کے ضامن اپنے دنیاوی دوستوں اور آقاؤں کو سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حرم کا امن میں نے قائم کیا ہوا ہے اور اس سے حقیقی طور پر منسلک لوگ بھی میری وجہ سے ہی امن میں رہیں گے۔ اگر دنیاوی طاقتیں اور منصوبے امن دینے والے ہوتے تو دنیا میں جو فتنہ اور فساد ہو رہا ہے وہ نہ ہوتا۔ دنیا میں جو بدامنی ہے، بے چینی ہے وہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی بجائے ان کی دنیا پر نظر ہے۔ پس ایک دنیادار تو خدائے واحد کو بھول کر اپنی تباہی کا سامان کر رہا ہے لیکن مسلمانوں کو ہوش کرنی چاہئے کہ توحید کے قیام کے لئے جو اس نے گھر بنایا ہے اور توحید جو زمانے سے گم ہو چکی ہے اسے لانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیجا ہے اسے مانیں تا کہ اس امن کے مقام سے حقیقی فیض پا سکیں ورنہ وہ بھی ارد گرد کی قوموں کی طرح تباہی میں گرتے چلے جائیں گے۔ اس امن کے شہر کا مقام تو قائم رہے گا اور ہمیشہ رہے گا لیکن ظالم اور روحانیت سے ہٹے ہوئے حکمرانوں کے بجائے انصاف پسند اور روحانیت پر قائم حکمران اللہ تعالیٰ لے کر آئے گا۔ سچا امن روحانیت کے بغیر قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ پس جو خادم حرمین بنتے ہیں ان کو حقیقی روحانیت کی تلاش کرنا ہو گی تا کہ حقیقی امن قائم ہو اور اس کے لئے خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی غلامی میں آنا ضروری ہے۔ یہ ان کے لئے ضروری ہے تا کہ غیر مسلم دنیا کو بھی اسلام کی حقیقی اور امن کی تعلیم کھل کر واضح اور روشن ہو کر نظر آئے۔

پھر قرآن شریف میں اسلام کو نہ ماننے والوں کا جواب بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالُوۡۤا اِنۡ نَّتَّبِعِ الۡہُدٰی مَعَکَ نُتَخَطَّفۡ مِنۡ اَرۡضِنَا (القصص:58) اور انہوں نے کہا کہ اگر ہم تیرے ہمراہ ہدایت کی پیروی کریں گے تو ہم اپنے وطن سے نکال پھینکے جائیں گے۔ پس اگر اسلام زیادتی، جبر اور شدت کا مذہب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جواب نہ ملتا کہ ہم اپنے گھروں سے نکال دیئے جائیں گے۔ ظلم و زیادتی کرنے والے تو دوسرے غیر لوگ ہیں، نہ کہ مسلمان۔ دوسری حکومتیں ہیں۔ دوسرے سردار ہیں جن کا خوف ہے ان لوگوں کو اور جن کے خوف کی وجہ سے وہ اسلام کی تعلیم کو قبول کرنا نہیں چاہتے۔ اس بات پر تو غیروں کو بھی بالکل اتفاق ہے کہ اسلام کی تعلیم امن والی تعلیم ہے اس لئے یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم تیرے ساتھ مل جائیں، تیری تعلیم پر عمل کرنے لگ جائیں، اسلام کی تعلیم کو مان جائیں تو یہ لوگ ہمیں اُچک کر لے جائیں گے، ہمیں گھروں سے نکال دیں گے۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ اسلام کی تعلیم اس وقت بھی غیروں کے نزدیک پُرامن اور سلامتی والی تعلیم ہے۔ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کرتے ہیں کہ آپ کہتے ہیں کہ سلامتی اور امن پھیلاؤ۔ اگر ہم امن کا راستہ اختیار کریں تو ارد گرد کی قومیں ہمیں تباہ و برباد کر دیں گی۔

آج دنیا میں جو اسلحے کی دوڑ لگی ہوئی ہے، ایٹم بم بنائے جا رہے ہیں، اس دلیل کے ساتھ بنائے جا رہے ہیں کہ یہ تو ڈٹرنٹ (Deterrent) کے طور پر، خطرہ کے توڑ کے لئے ہیں جو ہمیں دوسری قوموں سے ہے۔ اس وقت دنیا کے تقریباً نو دس ممالک کے پاس نیوکلیئر ہتھیار ہیں اور سوائے پاکستان کے ایک بھی مسلمان ملک نہیں ہے اور اس کی بھی صلاحیت کا پتا نہیں کہ کتنی صلاحیت ہے۔ سب سے بڑا خطرہ تو آئندہ جنگ میں جن ہتھیاروں کا ہے وہ ان ایٹمی ہتھیاروں کا ہے۔ اسی طرح دنیا کا بہترین اسلحہ غیر مسلم ممالک میں تیار ہوتا ہے۔ اگر مسلم ممالک استعمال کر رہے ہیں تو ان ممالک سے لے کر اور اگر شدت پسند گروہ اسلام کے نام پر یہ استعمال کر رہے ہیں تو ان سے لے کر ہی کر رہے ہیں اور یہی اپنی تجارتوں کے لئے ان کو اسلحہ بیچتے چلے جا رہے ہیں۔ تو بہرحال یہ تو آجکل کی صورتحال ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام شدت پسند ہے اور اس کی تعلیم ظلم و زیادتی کی ہے۔ یہ لوگ جو اسلحہ کی دوڑ میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے کی کوشش کر رہے ہیں اب اسلامی تعلیم کے خلاف عمل کرنے والوں کو بھی یہی ملک ہیں جو اسلحہ دے رہے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا جن میں سب سے زیادہ شور مچایا جاتا ہے کہ اسلام کی تعلیم امن کو برباد کرنے والی ہے۔ انہی ممالک سے امن کو برباد کرنے کے لئے اسلحہ دیا جا رہا ہے۔

اسلام کی تو ایسی امن کی تعلیم ہے کہ اس وقت بھی ارد گرد کے لوگ کہہ رہے ہیں کہ اگر ہم مان لیں تو ہم مارے جائیں گے۔ لوگ ہمیں مار دیں گے کیونکہ تم امن اور سلامتی کی تعلیم دیتے ہو۔ لیکن یہ بدقسمتی ہے اس زمانے میں کہ آج وہی مسلمان کہلانے والے ان لوگوں سے جو ایک طرف اسلام کو بدنام کر رہے ہیں ان سے اسلحہ لے کر اپنے ہی مسلمانوں کے خلاف بھی لڑ رہے ہیں اور غیروں کے خلاف بھی لڑ رہے ہیں اور یوں دنیا کا امن برباد کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔

ایک حقیقت پسند غیر مسلم نے چند دہائیاں پہلے ایک کتاب لکھی تھی اور اس میں ان لوگوں کا چہرہ دکھاتے ہوئے لکھا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں میں تو شاید آپ کی پوری زندگی میں دشمنوں کے چند سو لوگ مرے ہوں گے جو آپ کے حقیقی دشمن تھے۔ لیکن تمہاری ایک ہی جنگ میں، جنگ عظیم میں لاکھوں لوگ مر گئے۔

(Ruth cranston, world Faiths, new york, 1949, p.155.

بحوالہ Prophet Muhammad and His western critics vol.2 p.952 Idara Ma'arif Islami Lahore1992.)

پھر بھی کہتے ہو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام نے دنیا پر ظلم کیا ہے اور یہ امن اور سلامتی کو برباد کرنے والی تعلیم دینے والا مذہب ہے اور شدت پسندی کا مذہب ہے۔

پس اسلام کے پُرامن مذہب ہونے کا یہی حقیقی جواب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض قبائل نے دیا تھا کہ اگر ہم تمہارے دین پر ایمان لے آئیں تو یہ جو تمہاری امن اور سلامتی کی تعلیم ہے وہ ہمیں ختم کر دے گی۔ اسلام تو بلاوجہ کی جنگوں سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے اور قبائل کے لوگوں نے کہا کہ اگر ہم تمہارے کہنے پر عمل کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم ظالموں کے ظلم کا نشانہ بنیں گے کیونکہ ظالم تو جنگیں کرتا چلا جائے گا اور ہمیں نشانہ بناتا چلا جائے گا۔ پس ہم تمہارے ساتھ مل کے اپنی زندگیاں برباد نہیں کر سکتے اس لئے ہم تو ایسے ہی رہیں گے۔ تمہارے ساتھ شامل ہونے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم ظلموں کا نشانہ بن جائیں۔

تاریخ پر ہم نظر ڈالیں تو صاف نظر آتا ہے کہ عرب ملکوں میں جو بدامنی تھی یہ اسلام نے دُور کی۔ یہ جواب جو قبائلی دے رہے ہیں یہ بھی اس کی ایک دلیل ہے کہ ہم اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے مشکل میں گرفتار ہو جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے وعدوں کی حقیقت تو انہیں معلوم نہیں تھی۔ ایمان ان میں نہیں تھا۔ وہ تو صرف ظاہری طور پر دیکھ رہے تھے۔ وہ یہی سمجھتے تھے کہ ایسے ماحول میں امن کی تعلیم کو قبول کرنا جب ہر طرف فتنہ اور فساد پھیلا ہوا ہے موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ لیکن جب فتح مکہ ہوا اور اسلام پھیلا بلکہ اس سے بھی پہلے جب قبائل کو یہ احساس ہوا کہ مکہ والوں نے صلح کا معاہدہ کر لیا ہے اور اسلام کی تعلیم ہی خوبصورت تعلیم ہے اور ہمیں دنیاوی اور روحانی فائدے بھی اس میں ملیں گے۔ بعض نے نشانات بھی دیکھے تو اسلام قبول کیا۔ کسی نے انہیں مجبور نہیں کیا تھا۔ جب تک ان کی دنیا کی نظر تھی وہ انکار کرتے رہے۔ اگر زبردستی کی بات ہوتی تو قرآن کریم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فکر کو بیان کر کے تسلی نہ دیتا۔ آپ کو اس طرح فرماتا ہے وَقِیۡلِہٖ یٰرَبِّ اِنَّ ہٰۤؤُلَآءِ قَوۡمٌ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ۔ فَاصۡفَحۡ عَنۡہُمۡ وَ قُلۡ سَلٰمٌ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ (الزخرف:89-90) اور اس رسول کے یہ کہنے کے وقت کو یاد کرو کہ اے میرے رب! یہ لوگ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ میری بات نہیں سنتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس تُو ان سے درگذر کر اور کہہ سلام۔ پس عنقریب وہ جان لیں گے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو فرما رہے ہیں کہ جو تعلیم مَیں تیری طرف سے لایا ہوں جو ہر ایک کے لئے امن اور سلامتی کی تعلیم ہے اسے

یہ لوگ سمجھتے نہیں اور اس پر ایمان نہیں لاتے بلکہ لڑائیاں، جنگیں اور فساد کر رہے ہیں۔ تیرہ سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مکّہ میں ظلم ہوتے رہے۔ پھر بعد میں مدینہ پر بھی فوج کشی ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں جس قوم کے لئے امن کا پیغام لایا تھا وہ مجھے امن نہیں دے رہی بلکہ ظلموں پہ اتر آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ فوری طور پر ان کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کرو، جنگ کرو اور سخت جواب دو بلکہ فرمایا کہ فَاصْفَحْ عَنْھُمْ۔ ان سے درگذر کر کیونکہ انہیں تیری تعلیم کی عظمت اور اہمیت کا نہیں پتا اس لئے ان کے یہ عمل ہیں اور وہ یہ رویّے دکھا رہے ہیں۔ ان کے یہ رویّے دیکھ کر یہ کہہ کہ میں تم پر ان رویّوں کے باوجود سلامتی ہی بھیجتا ہوں اور بھیجوں گا کیونکہ مَیں تمہارے لئے سلامتی لایا ہوں۔ عنقریب دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے امن اور سلامتی لائے تھے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد عرب دنیا نے دیکھ لیا۔

پس آپ کا نہ ماننے والوں کو بھی یہ جواب صرف اپنوں کے لئے سلامتی اور امن کا پیغام نہیں تھا بلکہ نہ ماننے والوں کے لئے بھی سلامتی اور امن کا پیغام تھا۔

اگر پھر غیر یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ چلو ٹھیک ہے سلامتی اور امن کا پیغام تھا لیکن پھر جنگیں کیوں ہوئیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب اسلام کو ختم کرنے کے لئے کفار نے مدینہ پر حملہ کیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا۔ (الحجّ:40) کہ وہ لوگ جن سے بلاوجہ جنگ کی جارہی ہے ان کو بھی جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا اور یہ ظلم کیا گیا کہ ان کے یہ کہنے پر کہ اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے انہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں یہ فرمایا کہ اگر ان کی شرارتوں کا سختی سے جواب نہ دیا گیا تو یہ مذہب مخالف طاقتیں حد سے بڑھ جائیں گی اور پھر نہ گرجے رہیں گے اور نہ یہودیوں کی عبادتگاہیں رہیں گی۔ نہ متفرق معابد رہیں گے۔ نہ مسجدیں باقی رہیں گی۔ یہ لوگ انہیں برباد کر دیں گے۔ پس اگر جنگ کی اجازت ملی تو امن اور سلامتی قائم کرنے کے لئے۔ جہاد کا مطلب قطعاً یہ نہیں ہے کہ ظلم کیا جائے۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر موڑ پر ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی ان آیات کی وضاحت کرتے ہوئے آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”اسلام نے تلوار اٹھانے میں سبقت نہیں کی اور اسلام نے صرف بوقت ضرورت امن قائم کرنے کی حد تک تلوار اٹھائی ہے اور اسلام نے عورتوں اور بچوں اور راہبوں کے قتل کرنے کے لئے حکم نہیں دیا بلکہ جنہوں نے سبقت کر کے اسلام پر تلوار کھینچی وہ تلوار سے ہی مارے گئے۔“ فرماتے ہیں ”اور تلوار کی لڑائیوں میں سب سے بڑھ کر توریت کی تعلیم ہے جس کی رُو سے بیشمار عورتیں اور بچے بھی قتل کئے گئے۔“ فرماتے ہیں کہ ”جس خدا کی نظر میں وہ بے رحمی اور سختی کی لڑائیاں بُری نہیں تھیں بلکہ اُس کے حکم سے تھیں تو پھر نہایت بے انصافی ہوگی کہ وہی خدا اسلام کی ان لڑائیوں سے ناراض ہو جو مظلوم ہونے کی حالت میں یا امن قائم کرنے کی غرض سے خدا تعالیٰ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرنی پڑی تھیں۔“

(حجۃ الاسلام، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 46-47)

پھر آپ فرماتے ہیں: ”اگر خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہ ہوتی کہ بعض کو بعض کے ساتھ دفع کرتا تو ظلم کی نوبت یہاں تک پہنچتی کہ گوشہ گزینوں کے خلوت خانے ڈھائے جاتے۔“ جو علیحدگی میں بیٹھے عبادتیں کرنے والے لوگ ہیں ان کے بھی حجروں کو ڈھا دیا جاتا ”اور عیسائیوں کے گرجے مسمار کئے جاتے اور یہودیوں کے معبد نابود کئے جاتے اور مسلمانوں کی مسجدیں جہاں کثرت سے ذکرِ خدا ہوتا ہے منہدم کی جاتیں۔“ فرماتے ہیں کہ ”اس جگہ خدا تعالیٰ یہ ظاہر فرماتا ہے کہ ان تمام عبادت خانوں کا مَیں ہی حامی ہوں۔ اور اسلام کا فرض ہے کہ اگر مثلاً کسی عیسائی ملک پر قبضہ کرے تو ان کے عبادت خانوں سے کچھ تعرّض نہ کرے اور منع کر دے کہ ان کے گرجے مسمار نہ کئے جائیں اور یہی ہدایت احادیث نبویہ سے مفہوم ہوتی ہے کیونکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کہ کوئی اسلامی سپہ سالار کسی قوم کے مقابلہ کے لئے مامور ہوتا تھا تو اس کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کے عبادتخانوں اور فقراء کے خلوت خانوں سے تعرّض نہ کرے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام کس قدر تعصّب کے طریقوں سے دُور ہے کہ وہ عیسائیوں کے گرجاؤں اور یہودیوں کے معبدوں کا ایسا ہی حامی ہے جیسا کہ مساجد کا حامی ہے۔ ہاں البتہ اس خدا نے جو اسلام کا بانی ہے یہ نہیں چاہا کہ اسلام دشمنوں کے حملوں سے فنا ہو جائے بلکہ اس نے دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے اور حفاظتِ خود اختیاری کے طور پر مقابلہ کرنے کا اِذن دے دیا ہے“۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 393-394)

پس کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ اسلام امن برباد کرنے کا مذہب ہے یا دوسرے مذاہب کے عبادت خانے برباد کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جو لوگ یہ کام کرتے ہیں جیسے بعض مذاہب کے پرانے عبادت خانے عراق سیریا وغیرہ میں برباد کئے گئے یا چرچ گرائے گئے یا یہاں بھی چرچوں کو آگ لگائی گئی یہ سب اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے اور ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کی جزا نہیں بلکہ جہنم کی سزا رکھی ہوئی ہے۔

پھر ایک اور امر ہے جس سے دنیا کا امن برباد ہوتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ امن برباد کرنے والے ہر شر کا تم نے مقابلہ کرنا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ(البقرۃ 192) اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے۔ قتل بہت بڑا فعل ہے اور قاتل کو بہت بُری نظر سے دیکھا جاتا ہے لیکن قرآن کہتا ہے کہ قتل بہت برا کام ہے لیکن اس کے باوجود فتنہ اس سے بھی زیادہ برا کام ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس سے لاکھوں اور اربوں جانیں ضائع ہونے کا خطرہ ہے بلکہ بعض حالات میں بعض جگہ ہم دیکھتے ہیں فتنہ کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں جانیں ضائع ہو بھی جاتی ہیں۔ فتنہ پرداز قوموں کو لڑانے کا بھی باعث بن جاتے ہیں۔ پس اسلام فتنہ پرداز کو بھی سزا دینے کی تلقین کرتا ہے۔ فتنہ پرداز گھروں کے امن اور سکون کو بھی برباد کرتے ہیں اور قوموں کے امن اور سکون کو بھی برباد کرتے ہیں۔

آجکل دنیا میں جو سیاسی جوڑ توڑ ہے یہ فتنہ ہی ہے۔ اور کیا چیز ہے؟ یہ فتنہ ہی ہے جو ایک ملک کسی دوسرے ملک سے ناراض ہو کر دوسرے ممالک کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے جھوٹی رپورٹیں تیار کرتے ہیں یا اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے سربراہوں کو لالچ دے کر اپنا ہم نوا بنا لیتے ہیں اور پھر دنیا میں آجکل اس کی اتنی وسیع طور پر لابنگ (Lobbying) ہوتی ہے کہ جس سے ملکوں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہوتی ہے۔ جب تک کسی دوسرے ملک کو ملبے کا ڈھیر نہ بنا دیں ان کو چین نہیں آتا۔ اسلام کہتا ہے کہ یہ لوگ جو فتنہ کی آگ سے قوموں کو تباہ کر رہے ہیں اور بڑی ہوشیاری سے امن کے نام پر کر رہے ہیں دراصل یہ قاتل ہیں اور ان کو قتل کی سزا ملنی چاہئے۔ ایسے لوگوں کو قرار واقعی سزا دینی چاہئے۔ لیکن یہ صاحب اثر و رسوخ لوگ ہیں اور طاقت والے ہیں۔ کون جرأت کر سکتا ہے کہ ان کو سزا دے؟ لیکن اسلام کہتا ہے کہ انہیں سزا دو۔

پھر اسلام کی ایک تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ حدیث 10) اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ دوسرے لوگ، انسان محفوظ رہیں۔ (سنن النسائی کتاب الایمان وشرائعہ باب صفۃ المؤمن حدیث 4998) پس آپس میں مسلمانوں کے امن کی ضمانت بھی اسلام کی تعلیم ہے اور دنیا کے دوسرے لوگ اور قوموں کی امن اور سلامتی کی ضمانت بھی اسلام کی تعلیم ہی ہے۔

دنیا نے تمام نظاموں کو دیکھا ہے۔ انسان کے بنائے ہوئے قانون بھی دیکھے ہیں لیکن ان قانونوں پر عمل کروانے کے باوجود یہ لوگ دنیا کے فساد کو روک نہیں سکے۔ جب تک یہ اسلام کی تعلیم کا نظام اپنی اصل حالت میں دنیا پر قائم نہیں کریں گے، یہ دیکھ بھی نہیں سکتے۔ اور اسلام کی تعلیم بھی جب تک اصلی حالت میں دنیا میں قائم رہی امن اور سلامتی بھی دنیا کو ملتی رہی لیکن جب بدقسمتی سے مسلمان اسے بھول گئے تو ظالم بھی سب سے زیادہ مسلمان ہی بن گئے۔ اسلام کے امن و سلامتی کے حوالے سے بڑی تفصیلی تعلیم ہے۔ چند باتوں کا میں نے یہاں ذکر کیا ہے۔

جلسہ پر یہاں بہت سارے پریس کے نمائندے بھی آئے ہوئے ہیں اور دوسرے غیر مسلم بھی ہیں جو مجھ سے پرائیویٹ میٹنگ میں سوال پوچھتے رہتے ہیں تو اس سے کچھ حد تک ان کو جوابات بھی مل گئے ہوں گے۔ دنیا کی حالت جو ہے اب اس میں فساد بڑھتا چلا جارہا ہے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ آج اس حوالے سے چند باتیں بیان کروں کہ شاید یہ لوگ دنیا کو بتانے والے بھی ہوں۔

اسلام کی تعلیم ہی وہ تعلیم ہے جو تمام مذاہب کے ساتھ بھی امن اور سلامتی سے رہنا سکھاتی ہے۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جو قوموں کے درمیان امن قائم کرنا بھی چاہتی ہے اور سکھاتی ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے جو ہر سطح پر آپس میں محبت اور پیار سے رہنا سکھاتی ہے۔ اگر اس تعلیم کو نہ سمجھنے والے اور نہ ماننے والے اپنی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے اس تعلیم پر الزام لگاتے ہیں اور اسے محبت، پیار اور بھائی چارے اور امن اور سلامتی کے دائرے سے باہر نکالنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کو یہی کہا جا سکتا ہے کہ اپنے عملوں کو صحیح کرو اور اپنی جہالت اور تعصّب کی آنکھوں کو صاف کرو اور اس میں حقیقی نور داخل کرو جو خدا تعالیٰ کے قرب سے ملتا ہے۔ آج جو دنیا کی حالت ہے اور جس تباہی کی طرف دنیا بڑھ رہی ہے اس میں بہتری پیدا کرنے اور تباہی سے بچانے کے لئے بس ایک ہی راستہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو جو انسانوں کو تباہی سے بچانے کے لئے اپنی رحمت اور سلامتی کے سائے تلے لانے کے لئے ہمیں بلا رہا ہے۔ اب دنیا چاہے جتنے نظام آزما لے کوئی نظام، کوئی قانون، کوئی معاہدہ، کوئی کوشش دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے نہیں بچا سکتی۔

پس مَیں دنیا والوں کو کہتا ہوں کہ اے دنیا والو! جو سلامتی اور امن کی تلاش میں ہو اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرنے کی بجائے آؤ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی آواز کو سنو جسے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو تباہی سے بچانے اور اپنی ناراضگی سے بچانے کے لئے بھیجا ہے، جو کہتا ہے کہ ”اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تُو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 269)

پس اس سے پہلے کہ وہ وقت آئے دنیا کو واحد و یگانہ خدا کی پہچان کی طرف لوٹنا چاہئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ”وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتا لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔“ آپ فرماتے ہیں کہ ”قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا، نہ کُند ہو گا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کَفّارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو مَیں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 304-305)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی خالص ہو کر اس توحید کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور سچا عابد بننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو حاصل کرنے والے ہوں اور دنیا کو حقیقت میں یہ بتانے والے بھی ہوں کہ اگر دنیا اپنی بقا چاہتی ہے تو اپنے خدائے واحد کو پہچانے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا ہوگی۔ دعا میں پاکستان کے احمدیوں کو بھی یاد رکھیں جو مشکلات میں گرفتار ہیں۔ الجزائر کے احمدیوں کو بھی یاد رکھیں اور عمومی اسلامی دنیا کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ جہالت کی وجہ سے وہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا عذاب سہیڑ رہے ہیں۔ دنیا کی عمومی حالت بھی بگڑتی جارہی ہے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا۔ دنیا کو عمومی طور پر بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ہمیں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کرلیں۔ (دعا)

..............................................

**دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ حاضری کی رپورٹ بھی سن لیں۔ اس سال کُل حاضری سینتیس ہزار تین سو ترانوے (37393) ہے۔ اور ایک سو چودہ (114) ممالک کی نمائندگی ہے۔

☆☆☆


**Morden Motor(UK)**

**Specialists in**
Electrical & Mechanical
**Repairs & Diagnostics**, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
**All Makes & Models**
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
**Contact:** Nusrat Rai@ 07809119621
**E:** mordenmotor@yahoo.com

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

..............................

## مکرم صوبیدار عبدالمنان دہلوی صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19 جنوری 2012ء میں سابق افسر حفاظت خاص مکرم صوبیدار عبدالمنان دہلوی صاحب کی زندگی سے چند خودنوشت واقعات (مرسلہ: مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب) شامل اشاعت ہیں۔ قبل ازیں محترم صوبیدار صاحب کے بارہ میں 18 جون 2004ء اور 13 اپریل 2007ء کے اخبارات کے ''الفضل ڈائجسٹ'' میں ذکرِخیر کیا جاچکا ہے۔

☆ مکرم صوبیدار صاحب رقمطراز ہیں کہ عاجز 1942ء میں انبالہ چھاؤنی میں تھا۔ والد صاحب نے نکاح فارم قادیان سے وہاں بھیج دیئے۔ فارموں کی خانہ پُری کی گئی بعدازاں تصدیقی دستخط محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب اور محترم کیپٹن شیر ولی خان صاحب سردار بہادر OBI نے کردیئے۔ نکاح کا اعلان حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ نے مسجد مبارک قادیان میں کیا۔

23 دسمبر 1943ء کو میں شادی کے لئے قادیان گیا اور سٹیشن سے تن تنہا گھر پہنچا تو گھر پر بھی کوئی موجود نہیں تھا سوائے شکور بھائی کے جو چھوٹے سے بچے تھے۔ اُن کی زبانی معلوم ہوا کہ گھر کے تمام افراد ایک ولیمہ پر گئے ہیں۔ مَیں نے کپڑے تبدیل کئے اور سفید قمیص شلوار پہن کر سر پہ ٹوپی دھری گھر کو تالا لگایا۔ چھوٹے بھائی کو ساتھ لے کر اپنی دلہن لینے چل کھڑا ہوا۔ پہلے ولیمہ والے گھر پہنچا۔ میدان میں نیچے دریاں بچھا کر دلہا کے لئے گاؤ تکیہ رکھ کر دعوت ولیمہ کا انتظام ہوا تھا۔ میدان کے سامنے میرے سسرال والوں کا گھر تھا۔ دعوت ولیمہ سے فارغ ہوکر اپنے سسرال کی بیٹھک میں جا کر بیٹھ گیا۔ عصر کے وقت ایک ایک کپ چائے پی۔ گھر کے دس پندرہ افراد تھے۔ چائے کے بعد حضرت ڈاکٹر عبدالکریم صاحب نے دعا کروائی۔ پھر نمازیں ادا کرکے ٹانگہ پر سوار ہوکر دلہن کو ساتھ لے کر ہم اپنے گھر پہنچ گئے۔ گھر پر کسی قسم کی رسم نہ ہوئی۔ دوسرے دن دوپہر بیٹھک میں فرش پر دسترخوان بچھا کر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اور نہایت سادگی سے سب کے سامنے کھانا رکھ دیا۔ دعوت ولیمہ کے بعد والد صاحب نے دعا کروائی اور یوں یہ تقریب بھی اختتام پذیر ہوئی۔

خدا کا شکر ہے کہ پانچ چھ سال کا عرصہ گزرا کہ میں نے بچیوں کے روبرو مقررہ حق مہر کی رقم مبلغ ایک ہزار روپیہ اہلیہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کی ہتھیلی پر رکھ دیا اور یوں بیوی کا مہر ادا کرکے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوا۔

☆ 11 مئی 1962ء کو مَیں نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد گھر آیا تو فیصل آباد سے ایک عزیز تشریف لائے ہوئے تھے اور گرمی کی شدّت سے پسینہ پسینہ ہو رہے تھے۔ مَیں نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو صرف ایک آنہ نکلا جو اپنے بیٹے عبدالرحمن مبشر کو دے کر برف لانے کو کہا۔ بیٹی شکر کا شربت بنا کر لائی۔ مہمان نے فرمائش کردی کہ کاش اس میں ستّو ہوتے تو کیا ہی لطف آتا۔ یہ فرمائش سن کر خیالات کی دنیا میں پرواز کرتا کہیں سے کہیں نکل گیا۔ اوّل تو میری جیب خالی تھی اور اگر پیسے ہوتے بھی تو ربوہ میں ان دنوں ستّو کہاں۔ ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ دروازہ پر کسی نے دستک دی۔ بچے نے دروازہ کھولا تو سامنے حضرت دین محمد صاحبؓ کھڑے تھے۔ انہوں نے ایک پوٹلی بچے کو پکڑاتے ہوئے فرمایا کہ صوبیدار کو یہ ستو دے دیں۔ (بس پھر کیا تھا میرا دل اسی وقت پگھل کر موم کی طرح آستانہ ربّ العزت پر بہنے لگا۔ ایک طرف اپنی بے مائیگی دوسری طرف مہمان کی فرمائش۔ ’رکھ لی مرے خدا نے میری بے کسی کی لاج‘۔

☆ 1954ء میں ایک دن مَیں اپنی دکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت مصلح موعودؓ پر حملہ ہونے کی اطلاع ملی۔ میری تو جان نکل گئی، فوراً مسجد مبارک کی طرف بھاگا۔ وہاں دیکھا تو حملہ آور چاروں شانے چت لیٹا ہوا تھا اور حضورؓ کی طرف سے حکم تھا کہ اسے کچھ نہ کہا جائے۔ بہرحال حضور کا حکم سرآنکھوں پر مقدّم تھا۔ دل تھام کر رہ گیا۔ محراب میں اور گھر کی سیڑھیوں پر خون ہی خون پڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد میں نے چوبیس گھنٹے حضورؓ کے قریب میں ہی ڈیوٹی مقدّم کرلی اور ملاقاتوں کے وقت حضورؓ کے قریب کھڑے ہوکر اس عظیم ذمہ داری کو نبھانے کے لئے دن رات کے لئے اپنے آپ کو پابند کرلیا۔ ایک دن جب ملاقاتیں ختم ہوئیں تو حضورؓ نے مولوی عبدالرحمن صاحب انور سے آفس آرڈر بُک میں لکھوایا کہ صوبیدار عبدالمنان کو ایک ماہ کے لئے افسر حفاظت ڈیوٹی پر باشرح تنخواہ پر رکھا جاتا ہے۔ نیچے حضورؓ نے دستخط فرما کر فرمایا: انجمن میں اس کی نقل بھیج دو۔

اس کے بعد حضور کا زخم مندمل ہونے تک میں نے اپنی چارپائی گھر سے لاکر حضور کی سیڑھیوں کے نیچے بچھادی اور یوں چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر موجود رہتا تھا۔

☆ یکم دسمبر 1958ء سے جب انجمن نے باقاعدہ طور پر مجھے آفیسر حفاظت خاص کی ڈیوٹی پر متعین کردیا تو میری یہ حالت تھی کہ حضورؓ کے مکانات کے گرد چوبیس گھنٹے موجود رہتا۔ اپنا آرام بھول گیا اور اس ذمہ داری کی ادائیگی میں دن رات ایک کردیا۔ مسلسل ڈیوٹی کے بعد روٹی کھانے کے لئے گھر جاتا تو جا کر چارپائی پر گر جاتا۔ بچے دبا رہے ہوتے میری بیوی بیٹھی ہوئی روٹی کے نوالے بنا بنا کر میرے منہ میں ڈالتی جاتی تھی۔ میں آرام سے روٹی بھی کھاتا رہتا پھر وقت بچانے کے لئے ڈیوٹی پر پہنچ جاتا اور وہاں جا کر پانی پی لیتا۔

☆ ایک روز کا ذکر ہے کہ حضور اپنے گھر کی سیڑھیوں سے اتر کر نماز کے لئے تشریف لے جارہے تھے۔ نیچے ایک طرف مولوی عبدالرحمن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری کھڑے ہوئے تھے اور دوسری طرف یہ عاجز دھوپ کی عینک لگائے کھڑا تھا۔ حضورؓ نے فرمایا کہ صوبیدار صاحب نے عینک شاید اس لئے لگا رکھی ہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ آپ عینکوں کا کاروبار کرتے تھے۔ میں نے عرض کی کہ حضور مَیں نے تو عینک اس لئے لگائی ہے کہ کوئی یہ نہ دیکھ سکے کہ میں کسے دیکھ رہا ہوں اور میں ہر طرف دیکھ سکوں۔ میرا یہ جواب سن کر حضور مسکراتے ہوئے مسجد مبارک میں داخل ہوگئے۔

☆ ایک دن حضورؓ مسجد مبارک میں نماز پڑھا کر گھر میں داخل ہونے لگے تو اس وقت محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ آپ کے ہمراہ تھے۔ حضور نے فرمایا: داؤد! آپ صوبیدار عبدالمنان کو تین دن کے لئے کمرے میں بند کرکے تالا لگادیں تاکہ یہ تین دن تک سوتے رہیں۔ ان کے خلاف شکایت ہے کہ یہ سوتے نہیں ہیں۔ عاجز نے عرض کیا کہ حضور! آپ کا ارشاد سرآنکھوں پر۔ مگر حضور مَیں سونے کے لئے نہیں بلکہ جاگنے کے لئے لایا گیا ہوں۔ میری اس جسارت کو حضور نے ازراہ شفقت برداشت فرمایا اور چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

☆ ایک روز ملاقات کے وقت لاہور سے دانتوں کے ڈاکٹر بھی آئے ہوئے تھے۔ حضور کی نظر جب اُن پر پڑی تو فرمایا کہ آج رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ مجھے نرم نرم مسواکیں دے کر کہہ رہا ہے کہ آپ یہ مسواکیں استعمال کریں، بہت مفید ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا: واقعی نیم کی مسواک دانتوں کے لئے بہت مفید ہے۔ مَیں نے اسی وقت احمد دین باڈی گارڈ کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی کوٹھی بھیج کر نرم نرم دو عدد مسواکیں منگوا کر تیار کرکے حضور کی خدمت اقدس میں پیش کردیں۔ حضورؓ نے خوشی سے قبول کرتے ہوئے فرمایا: اچھا صوبیدار صاحب وہ فرشتہ آپ ہیں۔ عاجز حضور کا ارشاد سن کر مسکرادیا اور دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔

اس پر ملاقات کرانے والے کارکن نے حضورؓ سے کہا کہ میں نے نوٹ کیا تھا کہ ملاقاتوں کے معاً بعد مسواکیں منگوا کر حضور کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ خدا نے جسے فرشتہ بنانا تھا وہ بن گیا۔ اصل میں بات یہ ہے کہ انسان پوری طرح سے صحبت صالحین سے فائدہ اٹھائے اور اہل اللہ کے منہ سے جب بھی کوئی بات سنے تو اس پر فوراً عمل کرے۔

اس کے بعد مجھے کافی مدّت بلاناغہ مسواکیں منگوا کر حضور کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی توفیق ملی۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے وقت میں دس دس مرلہ زمین کے چند قطعات تقسیم کرنے کے لئے محترم چوہدری صلاح الدین صاحب ناظم جائیداد تشریف لائے اور حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہونے سے قبل مجھے کہا کہ میں حضور کی خدمت میں سفارش کروں گا کہ صوبیدار صاحب بھی اس کے مستحق ہیں۔ میں نے اُن کو قطعی طور پر منع کردیا کہ آپ ہرگز میری سفارش نہ کریں، میں ہرگز نہیں لوں گا۔

میں نے دل میں خیال کیا میں اس در پر ذاتی مفاد کے لئے نہیں لایا گیا ہوں بلکہ خدمت اور محض یہاں رہ کر خداتعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والا ہوں۔

یہ زر و مال تو دنیا میں ہی رہ جائیں گے
حشر کے روز جو کام آئے وہ زر پیدا کر

☆ کوہ مری میں حضورؓ نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد کار میں تشریف فرما تھے کہ کچھ احباب نے حضور سے باتیں کرنی شروع کردیں۔ میرے داماد اپنی بیٹی کو گود میں لے کر پاس ہی کھڑے تھے اور وہ مجھ پر بار بار جھک کر خواہش کر رہی تھی کہ نانا جان کی گود میں چلی جاؤں لیکن مَیں بالکل اس طرف توجہ نہیں دے رہا تھا۔ اس پر حضرت بیگم صاحبہ نے حضورؓ سے کہا کہ میں اپنی نواسی کو بھی دیکھوں اور پیار کروں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ آپ بچی کو کیوں پیار نہیں کرتے۔ تب مَیں نے اُس کو قریب بلا کر پیار کیا اور اُس کے ہاتھ میں کچھ پیسے دے کر خوش کردیا۔

بظاہر تو یہ بات معمولی نظر آتی ہے مگر مَیں حضرت بیگم صاحبہ کے اس حسن سلوک کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے عاجز کو توجہ دلا کر الوداعی پیار کرنے کا ارشاد فرمایا۔

☆ موسم گرما میں حضور گھوڑا گلی کے بنگلہ میں مقیم تھے۔ اس موقع پر راولپنڈی سے میرے داماد اور بیٹی ملاقات کے لئے آئے۔ میں نے اپنی بیٹی کو حضرت بیگم صاحبہ کے پاس ملاقات کے لئے بھیج دیا۔ حضرت بیگم صاحبہ نے فرمایا کہ دونوں کے لئے مَیں اندر سے کھانا بھجواؤں گی۔ نیز اُسے 51 روپے دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ بھی ہماری بیٹی ہے۔ اور اپنے بچوں کا سا پیار کیا جس سے ہمارے دل سے بے اختیار دعائیں نکلیں۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ یورپ کے پہلے دورے سے واپسی پر کراچی میں اپنی قیامگاہ کی طرف جارہے تھے کہ راستے میں حضرت بیگم صاحبہ حضورؒ سے کہنے لگیں: دیکھتے ہیں صوبیدار صاحب اب کتنے دن ٹھہرتے ہیں، ربوہ پہنچنے پر کہیں واپس لندن نہ چلے جائیں۔

مَیں نے عرض کی میں حضور کو چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جاؤں گا، تازندگی آپ کا ساتھ نہ چھوڑوں گا۔

حضرت بیگم صاحبہ کے فرمان سے میں نے محسوس کیا کہ آپ کی دلی خواہش ہے کہ مَیں حضورؒ کے ساتھ رہوں۔ اس کے بعد جب تک صحت نے ساتھ دیا میں حضور کی خدمت کرتا رہا۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب صاحب فراش تھے تو مَیں حضور کے گھر کی ڈیوڑھی میں ڈیوٹی دے رہا تھا۔ اتنے میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ اپنی بیگم صاحبہ کے ہمراہ باہر تشریف لائے۔ آپ کے ہاتھ میں کھانے کا ایک بڑا برتن تھا۔ فرمایا کہ صوبیدار صاحب یہاں کوئی پہرہ دار ہے؟ میں نے عرض کیا: پہریدار ایک پیغام لے کر گیا ہوا ہے۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ یہ کھانا سید داؤد صاحب کے گھر پہنچانا ہے۔ مَیں نے بے تکلّفی سے عرض کی: مَیں پہنچادیتا ہوں لیکن آپ کو یہاں پر بیٹھنا پڑے گا، کوئی پہرہ دار آجائے تو اس کے حوالہ کرکے تشریف لے جاسکتے ہیں۔

حضرت میاں صاحبؒ نے حامی بھرلی۔ حضرت میاں صاحبؒ اور بیگم صاحبہ ڈیوڑھی پر موجود تھے۔ اور جب تک پہریدار نہ آگئے، جگہ نہ چھوڑی۔ پھر راستے میں مجھے ملے تو فرمایا: آپ کے حکم کی تعمیل کرآیا ہوں اب آپ مطمئن رہیئے۔ میں نے شکریہ ادا کیا۔ مگر ساتھ ہی ندامت بھی ہوئی اور میاں صاحب کی عظمت کا انمٹ نقش میرے دل و دماغ پر ثبت ہوگیا کہ حضور کی ڈیوڑھی کے ایک ادنیٰ خادم کے غیرمہذبانہ انداز گفتگو کو حضرت میاں صاحبؒ نے خندہ پیشانی سے نہ صرف برداشت کیا بلکہ بنظر استحسان دیکھا۔

---

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25 فروری 2012ء میں مکرم مبارک احمد ظفرؔ صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہے باعثِ سرورِ دل و جان اب تلک
پشتوں سے آلِ پاک سے ناطہ لگا ہوا
اس سلسلے کو پھولنا ، پھلنا ہے لازماً
وہ سلسلہ کہ جو ہے خدا سے جڑا ہوا
اب قافلوں پہ قافلے چلتے ہیں اس کے ساتھ
وہ مردِ فارسی جو اکیلا کھڑا ہوا
کرتا ہے تیغ و تیر و سپر کی طرح وہ کام
مردِ خدا کا ہاتھ دعا کو اٹھا ہوا
جا کر درِ حبیب پہ جب دی صدا ظفرؔ
لَوٹا ہوں اپنا خیر سے کاسہ بھرا ہوا

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide
**October 27, 2017 – November 02, 2017**

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530*

## Friday October 27, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat |
| 00:35 | Dars-e-Tehreerat |
| 01:05 | Yassarnal Qur'an: Lesson no. 1. |
| 01:30 | Inauguration Of Baitul Ghafoor Mosque |
| 02:55 | Spanish Service |
| 03:30 | Pushto Muzakarah |
| 04:10 | Tarjumatul Qur'an Class: Surah At-Tawbah, verses 123-129 and Surah Yoonus, verses 1-21. |
| 05:25 | Seekers Of Treasure |
| 06:00 | Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 93-120. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Yassarnal Qur'an: Lesson no. 16. |
| 07:00 | Beacon Of Truth: Recorded on December 11, 2016. |
| 08:00 | From Democracy To Extremism |
| 09:00 | Huzoor's Mulaqat With Dutch Guests: Recorded on May 19, 2012. |
| 10:00 | In His Own Words |
| 10:30 | Food For Thought |
| 11:00 | Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il |
| 11:30 | Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque |
| 12:00 | Live Friday Sermon |
| 13:00 | Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque |
| 13:30 | Tilawat [R] |
| 13:45 | Masjid Mubarak Rabwah |
| 14:00 | Seerat Sahaba Rasool |
| 14:30 | Shotter Shondhane: Recorded on October 31, 2014. |
| 15:30 | From Democracy To Extremism [R] |
| 16:30 | Friday Sermon [R] |
| 17:45 | History Of Langar Khana [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:30 | Beacon Of Truth [R] |
| 19:30 | Huzoor's Mulaqat With Dutch Guests [R] |
| 20:30 | Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R] |
| 21:00 | In His Own Words [R] |
| 21:30 | Friday Sermon [R] |
| 22:45 | A Brief History Of Denmark |
| 23:00 | From Democracy To Extremism [R] |

## Saturday October 28, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:30 | Tilawat |
| 00:45 | The Significance Of Flags |
| 01:00 | Yassarnal Qur'an |
| 01:30 | Huzoor's Mulaqat With Dutch Guests |
| 02:30 | In His Own Words |
| 03:00 | Beacon Of Truth |
| 04:00 | Friday Sermon |
| 05:30 | Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il |
| 06:00 | Tilawat |
| 06:10 | Dars-e-Hadith |
| 06:25 | Al-Tarteel: Lesson no. 55. |
| 07:00 | Pakistan In Perspective |
| 07:30 | Journey To Islam |
| 08:00 | International Jama'at News |
| 08:50 | Friday Sermon: Recorded on October 27, 2017. |
| 10:00 | In His Own Words |
| 10:35 | Dua-e-Mustaja'ab |
| 11:00 | Indonesian Service |
| 12:05 | Tilawat [R] |
| 12:25 | Al-Tarteel [R] |
| 13:00 | Live Intikhab-e-Sukhan |
| 14:05 | Bangla Shomprochar |
| 15:15 | Qur'anic Archeology [R] |
| 15:40 | The Concept Of Bai'at |
| 16:00 | Live Rah-e-Huda |
| 17:30 | Al-Tarteel [R] |
| 18:05 | World News |
| 18:30 | Pakistan In Perspective [R] |
| 19:00 | Journey To Islam [R] |
| 19:30 | Dua-e-Mustaja'ab [R] |
| 20:00 | Huzoor's Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 25, 2009. |
| 21:00 | International Jama'at News [R] |
| 22:30 | Friday Sermon [R] |
| 23:30 | Qur'anic Archaeology [R] |

## Sunday October 29, 2017

| | |
|---|---|
| 00:05 | World News |
| 00:25 | Tilawat |
| 00:40 | Dars-e-Hadith |
| 01:00 | Al-Tarteel |
| 01:35 | Huzoor's Jalsa Salana UK Address |
| 02:30 | In His Own Words |
| 03:00 | Pakistan In Perspective |
| 03:30 | Journey To Islam |
| 04:05 | Friday Sermon |
| 05:05 | The Prophecy Of Khilafat |
| 05:30 | Qur'anic Archaeology |
| 06:00 | Tilawat |
| 06:15 | Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein |
| 06:35 | Yassarnal Qur'an: Lesson no. 16. |
| 07:00 | Rah-e-Huda: Recorded on October 28, 2017. |
| 08:35 | One Minute Challenge |
| 09:10 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on May 3, 2015. |
| 10:30 | Seekers Of Treasure |
| 11:10 | Indonesian Service |
| 12:10 | Tilawat [R] |
| 12:20 | Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein |
| 12:40 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 13:00 | Friday Sermon [R] |
| 14:10 | Shotter Shondhane: Recorded on October 31, 2014. |
| 15:10 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R] |
| 16:25 | In His Own Words [R] |
| 16:55 | Adaab-e-Zindagi |
| 17:40 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:30 | Rah-e-Huda [R] |
| 20:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R] |
| 21:05 | In His Own Words [R] |
| 21:20 | Ghazwat-e-Nabi [R] |
| 22:10 | The Life Of Khalifatul-Masih I (ra) |
| 22:25 | Friday Sermon [R] |
| 23:35 | One Minute Challenge [R] |

## Monday October 30, 2017

| | |
|---|---|
| 00:10 | World News |
| 00:25 | Tilawat |
| 00:40 | Yassarnal Qur'an |
| 01:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna |
| 02:15 | In His Own Words |
| 02:50 | Ghazwat-e-Nabi |
| 03:40 | Friday Sermon |
| 05:00 | History Of MTA In Mauritius |
| 05:25 | One Minute Challenge |
| 06:00 | Tilawat |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Al-Tarteel: Lesson no. 55. |
| 07:00 | Rencontre Avec Les Francophones: Session no. 13. Recorded on December 1, 1997. |
| 08:05 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood |
| 08:25 | Jalsa Salana Speeches |
| 09:05 | Huzoor's Address At The Military Headquarters: Recorded on May 19, 2017 in Koblenz, Germany. |
| 10:25 | Kids Time |
| 11:00 | Friday Sermon: Recorded on May 12, 2017. |
| 12:00 | Tilawat [R] |
| 12:15 | Dars-e-Hadith [R] |
| 12:30 | Al-Tarteel [R] |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on November 25, 2011. |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:00 | Huzoor's Address At The Military Headquarters [R] |
| 16:15 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R] |
| 16:35 | International Jama'at News |
| 17:25 | Al-Tarteel [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Somali Service |
| 18:50 | Jalsa Salana Speeches [R] |
| 19:30 | Kids Time [R] |
| 20:00 | Huzoor's Address At The Military Headquarters [R] |
| 21:10 | In His Own Words [R] |
| 21:50 | Adaab-e-Zindagi |
| 22:35 | Rencontre Avec Les Francophones [R] |
| 23:35 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R] |

## Tuesday October 31, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:25 | Tilawat |
| 00:40 | Dars-e-Hadith |
| 01:00 | Al-Tarteel |
| 01:35 | Huzoor's Address At The Military Headquarters |
| 03:00 | International Jama'at News |
| 03:50 | Rencontre Avec Les Francophones |
| 04:50 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood |
| 05:20 | Jalsa Salana Speeches |
| 06:00 | Tilawat |
| 06:15 | Dars-e-Tehreerat |
| 06:25 | Yassarnal Qur'an: Lesson no. 17. |
| 06:45 | Liqa Ma'al Arab: Session no. 161. Recorded on May 15, 1996. |
| 07:45 | Story Time: Part 40. |
| 08:15 | InfoMate |
| 08:45 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on May 3, 2015. |
| 10:00 | In His Own Words |
| 10:30 | Khilafat-e-Haqqa Islamiya |
| 11:05 | Indonesian Service |
| 12:15 | Tilawat [R] |
| 12:30 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on October 27, 2017. |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R] |
| 16:20 | In His Own Words [R] |
| 16:50 | Signs Of The Latter Days |
| 17:40 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Story Time [R] |
| 18:45 | InfoMate [R] |
| 19:15 | Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R] |
| 19:55 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R] |
| 21:10 | In His Own Words [R] |
| 21:40 | Signs Of The Latter Days [R] |
| 22:35 | Liqa Ma'al Arab [R] |
| 23:35 | Tehrik-e-Jadid |

## Wednesday November 1, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat |
| 00:35 | Dars-e-Tehreerat |
| 00:50 | Yassarnal Qur'an |
| 01:10 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna |
| 02:25 | In His Own Words |
| 02:55 | Khilafat-e-Haqqa Islamiya |
| 04:05 | Liqa Ma'al Arab |
| 05:10 | Signs Of The Latter Days |
| 06:00 | Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 218-235. |
| 06:25 | Al-Tarteel: Lesson no. 55. |
| 07:00 | Question And Answer Session: Recorded on May 20, 1995. |
| 08:00 | Persecution Of Ahmadis |
| 09:00 | Huzoor's Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 26, 2009. |
| 10:25 | Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il |
| 11:00 | Indonesian Service |
| 12:00 | Tilawat [R] |
| 12:25 | Al-Tarteel [R] |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on October 27, 2017. |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:00 | Huzoor's Jalsa Salana UK Address [R] |
| 16:30 | Ghazwat-e-Nabi |
| 17:30 | Al-Tarteel [R] |
| 18:05 | World News |
| 18:20 | Horizons d'Islam |
| 19:25 | Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R] |
| 20:00 | Huzoor's Jalsa Salana UK Address [R] |
| 21:25 | Ghazwat-e-Nabi [R] |
| 22:30 | Question And Answer Session [R] |
| 23:25 | Al-Maa'idah |

## Thursday November 2, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat |
| 00:35 | Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein |
| 00:55 | Al-Tarteel |
| 01:30 | Huzoor's Jalsa Salana UK Address |
| 03:00 | Persecution Of Ahmadies |
| 03:55 | Question And Answer Session |
| 04:55 | Ghazwat-e-Nabi |
| 06:05 | Tilawat: Surah Muhammad, verses 1-39. |
| 06:20 | Dars-e-Tehreerat |
| 06:35 | Yassarnal Qur'an: Lesson no. 1. |
| 07:00 | Tarjamatul Qur'an Class: Surah At-Tawbah, verses 73 – 106. Class no. 107, recorded on December 27, 1995. |
| 08:10 | Shama'il-e-Nabwi |
| 08:45 | Tehrik-e-Jadid |
| 09:00 | National Waqfeen-e-Nau Ijtema: Recorded on February 26, 2011. |
| 09:30 | Pakistan in Perspective |
| 10:05 | In His Own Words |
| 10:35 | Hijrat |
| 11:20 | Japanese Service |
| 11:35 | History Of MTA In Mauritius |
| 12:00 | Tilawat [R] |
| 12:15 | Dars-e-Tehreerat [R] |
| 12:30 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on September 29, 2017. |
| 14:05 | Beacon Of Truth: Recorded on January 18, 2015. |
| 15:10 | National Waqfeen-e-Nau Ijtema [R] |
| 16:00 | In His Own Words [R] |
| 16:30 | Persian Service |
| 17:00 | Roots To Branches |
| 17:40 | World News |
| 18:00 | Live Al-Hiwar-ul-Mubashir |
| 20:05 | Friday Sermon [R] |
| 21:05 | In His Own Words [R] |
| 21:35 | Seekers Of Treasure |
| 22:20 | Tarjamatul Qur'an Class [R] |
| 23:30 | Roots To Branches |

***Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).***

**Al Fazl International Weekly, London**

**TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)**

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 27 October 2017 | Issue No. 43

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی اگست 2017ء

# سلوینیا۔ سنگاپور۔ قرغیزستان۔ البانیا۔ ملائشیا۔ قازقستان۔ انڈونیشیا۔ اسٹونیا۔ کوسوو اور پرتگال سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے الگ الگ ملاقات۔ شاملین کے استفسارات کے جوابات۔ جلسہ کے بارہ میں مہمانوں کے تأثرات۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

## 28 اگست 2017ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر تیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

### مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی ملاقاتیں

آج پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی ملاقاتیں تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دس بج کر پچپن منٹ پر اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

### سلووینیا کا وفد

سب سے پہلے ملک سلووینیا (Slovenia) سے آنے والے وفد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ سلووینیا سے چھ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا تھا۔

☆ ایک مہمان Mr. Gregor Sankovic نے جو کہ پیشہ کے لحاظ سے وکیل ہیں بتایا کہ جلسہ سالانہ کا پروگرام بہت اچھا تھا۔ مَیں تمام انتظامات سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ موصوف نے بتایا کہ ان کو حضور انور کے کئی خطابات کا سلووینین زبان میں ترجمہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس لحاظ سے میری بڑی خواہش تھی کہ مَیں حضور انور سے ملوں۔ جلسہ میں شامل ہونے سے میری خواہش پوری ہوگئی۔ مجھے جلسہ پر بہت سے احمدی دوستوں سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ پہلے مَیں صرف چند ایک کو جانتا تھا لیکن اب کئی احمدیوں سے تعارف ہوگیا ہے۔ احمدی مسلمان بہت مہمان نواز اور بہت پیار سے پیش آنے والے ہیں۔

☆ سلووینیا کے وفد میں ایک جرنلسٹ Urska Zagorc بھی شامل تھیں۔ موصوفہ نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ وہ اکنامک کرائسز کے حوالہ سے کام کر رہی ہیں۔ اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جلسہ کا انتظام بہت عمدہ تھا اور بہت اچھا ماحول تھا۔ بہت سے لوگ مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے اور سب ہمارے ساتھ عزّت و احترام سے پیش آتے رہے۔

حضور انور سے ملاقات کے بعد کہنے لگیں کہ ملاقات اس قدر دلچسپ تھی کہ اٹھنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ میری خواہش تھی کہ مَیں زیادہ دیر تک بیٹھتی اور حضور انور سے مزید باتیں کرنے کا موقع مل جاتا۔

☆ ایک مہمان خاتون Barbara Novak صاحبہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جلسہ کا انتظام سو فیصد نہیں بلکہ پانچصد فیصد تھا۔

ایک مہمان جن کا تعلق سیریا سے ہے لیکن وہ سلووینیا میں رہتے ہیں، کہنے لگے کہ جلسہ سالانہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ہمیں بہت سی نئی چیزیں سیکھنے کا موقع ملا جو کہ ہم اپنی زندگی کا حصّہ بنانے کی کوشش کریں گے اور کبھی نہیں بھولیں گے۔

☆ **شعبہ ریڈ کراس میں کام کرنے والے وکیل Mr. Gregor Sakovic نے اطاعت کے حوالہ سے سوال کیا۔**

اس سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا کہ** سٹیج کے پیچھے بینرز پر بھی لکھا ہوا تھا کہ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ، قرآن کریم کہتا ہے کہ اللہ اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو، جہاں تک اولی الامر کی اطاعت کا تعلق ہے اگر کوئی حاکم، کوئی حکومت آپ کے مذہب کے معاملہ میں مداخلت کرتی ہے اور آپ کو مذہبی تعلیمات پر عمل کرنے سے روکتی ہے تو پھر اس معاملہ میں اطاعت نہیں ہے۔

**حضور انور نے فرمایا کہ** پاکستان میں ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ السلام علیکم کہتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ اس معاملہ میں ہم ملکی قانون کو تسلیم نہیں کرتے مذہب میں مداخلت کا جو قانون ہے اس پر ہم عمل نہیں کریں گے۔ باقی جو دوسرے قوانین ہیں ان کا ہم احترام کرتے ہیں اور جو بھی حاکم ہے اس کا بھی احترام کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک قانون بنا کر نمازوں سے، عبادت سے روکا گیا تھا۔ مگر آپؐ نے اسے قبول نہ کیا۔

**حضور انور نے فرمایا کہ** پاکستان میں السلام علیکم کہیں تو تین سال کی سزا ہوسکتی ہے۔ کلمہ طیّبہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ (کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں) کہیں تو تین سال کی سزا ملتی ہے۔ بہت سے احمدیوں نے یہ سزا قبول کی اور وہ جیلوں میں گئے، انہوں نے سزا قبول کی مگر اپنے ایمان سے پیچھے نہیں ہٹے۔

☆ ایک مہمان خاتون کیتھولک تھیں اور انہوں نے ایک مسلمان مرد سے شادی کی تھی۔ حضور انور نے فرمایا اب مذہب کے معاملہ میں ایک دوسرے پر کوئی زبردستی نہیں کرنی کہ ان کا مذہب اختیار کریں۔ مذہب کے معاملہ میں دخل اندازی نہیں ہونی چاہئے۔ جو بچے پیدا ہوں گے وہ باپ کے مذہب پر ہوں گے۔ ان کی تربیت باپ کی طرح ہوگی۔

**حضور انور نے فرمایا کہ** اکثر معاملات میں دیکھا ہے کہ جب میاں بیوی کے مختلف مذہب ہوں تو بچے پیدا ہونے کے بعد جب ان کی تربیت کا وقت اور عمر آتی ہے تو آپس میں اختلافات شروع ہوجاتے ہیں۔ بجائے اختلافات کے یہ دیکھنا چاہئے کہ جس مذہب میں جو اچھائی ہے وہ قبول کرلی جائے۔ میاں دیکھے کہ اگر بیوی کے مذہب میں اچھائی ہے تو وہ اچھائی قبول کرلے اور بیوی دیکھے کہ اگر میاں کے مذہب میں اچھائی ہے تو بیوی اُسے قبول کرلے۔ لیکن ایک دوسرے پر زبردستی نہیں کرسکتے۔

سلووینیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

### سنگاپور کا وفد

بعد ازاں ملک سنگاپور سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

سنگاپور سے دو احباب جماعت پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے آیا تھا۔

وفد کے ایک ممبر نے بتایا کہ وہ سابق صدر خدام الاحمدیہ ہیں۔ جب حضور انور نے سنگاپور کا دورہ فرمایا تھا تو اس وقت صدر خدام تھے اور ان کو حضور انور کی گاڑی ڈرائیو کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی تھی۔ دونوں ممبران نے بتایا کہ ہم نے پہلی دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی ہے اور ہمیں ہر لحاظ سے بہت اچھا لگا ہے۔

حضور انور نے ازراہ شفقت ان دونوں احباب سے ان کی فیملیز اور بچوں وغیرہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا مَیں سنگاپور کو پسند کرتا ہوں۔

سنگاپور کے وفد سے ملاقات کا یہ پروگرام گیارہ بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر وفد کے ممبران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

### قرغیزستان کا وفد

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک قرغیزستان (Kyrgyzstan) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔

قرغیزستان سے بھی دو افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان میں سے ایک وہاں کے صدر جماعت تھے اور دوسرے جامعہ احمدیہ غانا کے طالبعلم آشیر علی غیاث بیگ صاحب تھے۔

صدر جماعت سلامت بیک کشتابائیف صاحب نے بتایا کہ انہوں نے سال 2006ء میں احمدیت قبول کی تھی اور اس وقت وہاں جماعت کے صدر ہیں۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں جماعت کی رجسٹریشن کے حوالہ سے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کوشش کرتے رہیں اور بار بار اپلائی کرتے رہیں۔ کسی وقت اچھی لیڈر شپ ہوگی تو ہوجائے گی۔ اپنے پبلک ریلیشن بڑھائیں اور اپنے روابط وغیرہ کے پروگراموں کے لئے اگر بجٹ نہیں ہے تو بجٹ بنائیں۔

صدر صاحب نے عرض کیا کہ قرغیزستان جماعت حضور انور کی خدمت میں سلام کہتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا وعلیکم السلام، فرمایا میرا سلام بھی اپنی جماعت تک پہنچائیں۔

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں